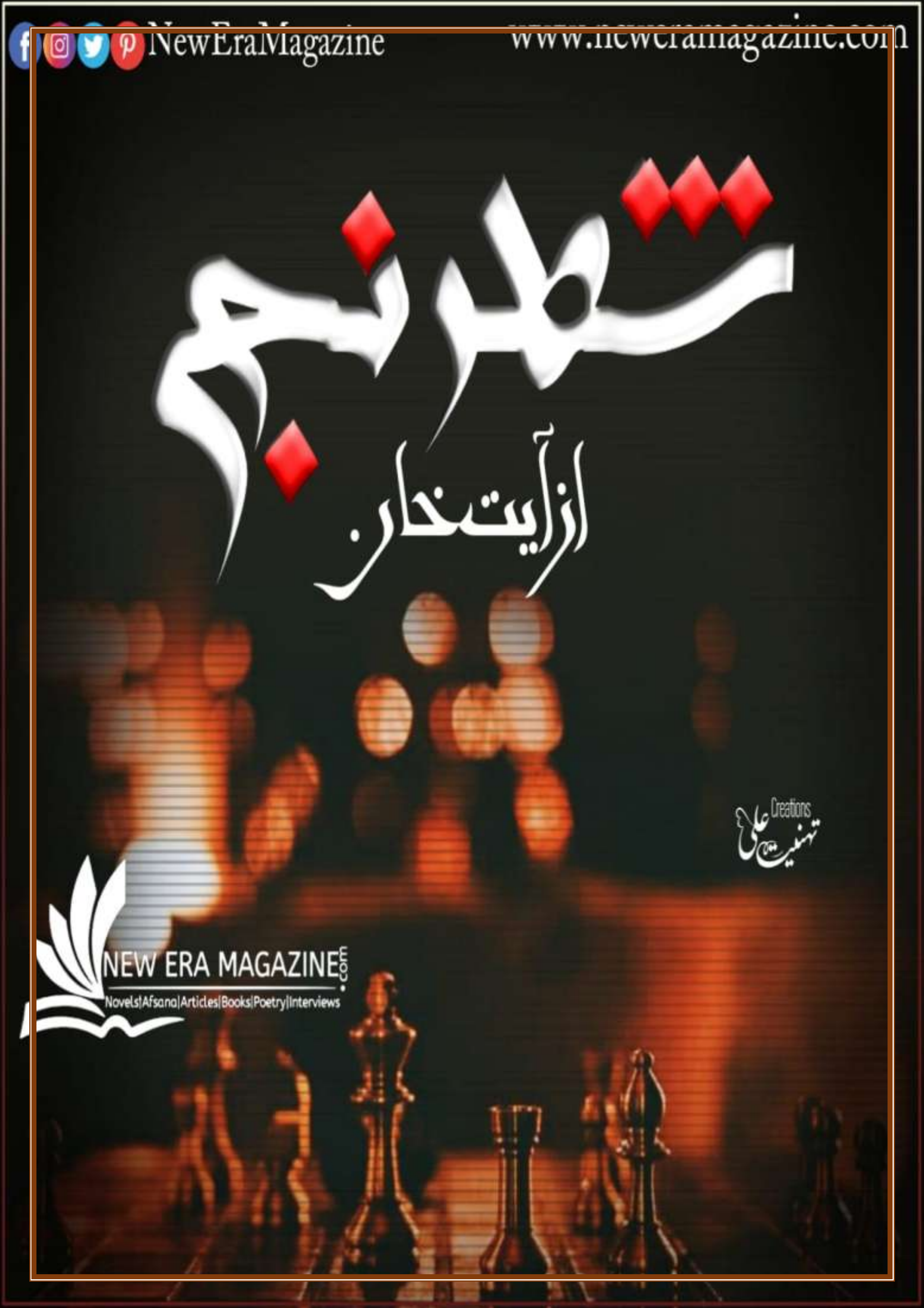
NewEraMagazine
www.neweramagazine.com
شطرنج
از آیت خان
Creations
تہنیت علی
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شطرنج

از آیت خان

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ناولٹ۔افسانہ۔کالم۔آرٹیکل۔شاعری۔پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

باب:نور محبت

محبت ایک پاک جذبہ ہے۔یہ احساس انسان کی مٹی گوندتے وقت ہی اس میں شامل کیا گیا تھا۔انسان کے اس دنیا میں آنے کے مقاصد میں سے ایک محبت پھیلانا بھی ہے۔زندگی کے تاریک سفر میں منزلوں کے طلب گار نور کے متلاشی ہوتے ہیں اور یہ نور محبت پیدا کرتی ہے۔محبت کے جذبے کو فضول کہنے والے یا تو محبت سے محروم ہیں یا پھر نا شکرے ہیں۔اللہ بشر سے محبت کرتا ہے۔۔اس سے زیادہ اس جزبے کو اور کیا اعزاز حاصل ہوگا۔

نور محبت تاریک دلوں میں اجالا پیدا کر کے انسان کو ایک نئی امنگ،ایک نئی زندگی دیتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوربین کے ذریعے دو آنکھیں سامنے کھڑی بی ایم ڈبلیو سے نکلتے اس 35 سالہ شخص پہ مرکوز تھیں۔ازلان سکندر سیکرٹ ایجنسی کے لئے کام کرنے والا ایک ایجنٹ تھا ۔۔۔ وہ اور اسکی ٹیم پچھلے دو ماہ سے ایک سمگلر جاوید شاہ پہ نظر رکھے ہوئے تھی۔۔۔ اور آج وہ دن تھا جب اسے اپنے ہاتھوں میں لینے کی اجازت مل گئ تھی ۔۔۔جاوید شاہ اپنے قدم آگے بڑھا رہا تھا ۔۔۔ازلان سکندر نے اپنے ایک ساتھی کو اشارہ کیا ۔۔۔اسکی ٹیم کے ایک فرد نے 5 سی الٹی گنتی گننا شروع کردی۔۔

5۔۔۔ازلان سکندر نے اپنی دوربین نیچے کرکے اپنی گن اوپر کی ۔۔۔

4۔۔۔۔ازلان نے گن کی دوربین سے جاوید شاہ کا نشانہ باندھا جوکہ موبائل پہ کسی کو میسج کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

3۔۔۔ازلان نے اپنا نشانہ جاوید کے ماتھے سے اسکی دائیں ٹانگ پہ منتقل کیا کیونکہ وہ اسے زندہ پکڑنا چاہتے تھے۔۔۔

2۔۔۔۔ازلان نے ایک لمبی سانس لی اور انگلی ٹریگر پہ رکھ دی۔۔۔

1۔۔۔وہ گولی چلانے ہی والا تھا جب ایک لڑکی جاوید شاہ سے آکے ٹکرائ۔۔ ازلان نے ضبط سے اپنے دانت بھینچے۔۔

اوہ سوری۔۔۔۔۔۔

ویٹ!میں تم سے سوری کیوں کہ رہی ہوں۔۔۔تمہیں دیکھ کہ چلنا چاہیے تھا۔۔حد ھے ویسے سڑک پہ چلنے کی تمیز نہیں ہے اور ٹشن دیکھو ان جناب کے ہہہ۔۔۔۔۔جاوید اپنے گوگلز اتار کے اس لڑکی کو دیکھا جو شیر کے منہ میں ھاتھ مار رہی تھی اور اس بات سے بے خبر تھی۔۔۔

اب ایسے کیا گھور رہے ہو۔۔شرم نام کی چیز تو تم میں ہوگی نہیں ۔۔۔ہٹو راستے سے۔۔۔جاہل کہیں کا!وہ غصے میں بولتے ہوئے آگے کو چل دی۔۔۔ جبکہ پیچھے جاوید شاہ کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ بکھری۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ایک کمرے میں موجود تھے ٹیبل کے ارد گرد بیٹھے وہ سب ازلان کو دیکھ رہے تھے۔۔اور سامنے والی کرسی پہ ازلان سکندر اپنی گردن پیچھے کو گرائے آنکھیں بند کیے کسی سوچ میں گم تھا۔۔

اب آگے کیا کرنا ہے؟؟ایجنٹ 21 نے سوال داغا ۔۔

ہمیں پھر سے پلاننگ کرنی ہوگی اس لڑکی کی وجہ سے سارا کام خراب ہوگیا۔۔ ایجنٹ 32 نے جواب دیا ۔۔۔جبکہ حماد کی نظریں ازلان پر ہی ٹکی تھیں ۔۔۔ حماد اور ازلان کافی گہرے دوست تھے۔۔مگر یہ بات ان دونوں کے علاوہ کسی کو نہیں پتہ تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم کیا کہتے ہو ازلان؟حماد نے اس سے سوال کیا ۔۔۔ ازلان نے اپنی آنکھیں کھولی اور وہاں موجود سب لوگوں پر ایک نگاہ ڈالی ۔۔

اب ہم اسکے گھر پر حملہ کریں گے۔۔اسکی یہ بات سنتے ہی سب نے اسکی طرف عجیب نظروں سے دیکھا ۔۔جبکہ ازلان کے چہرے پہ مکمل اطمینان چھایا تھا۔۔۔

عزہ اس وقت تھکی ہاری اپنے کمرے میں آئ ۔۔۔ جب اسکے کمرے کا دروازہ نوک ہوا۔۔

come in

فروہ اسکے کمرے میں داخل ہوئی ۔۔۔

ہاں تو بھئی کیسا گیا انٹر ویو۔۔۔فروہ نے اس کی بیزار سی شکل دیکھتے ہوئے پوچھا۔

یار وہی سب ڈرامہ۔۔کال کریں گے جو کہ مجھے پتا ہے کبھی نہیں آنی۔۔مجھے تو لگتا ہے میں نے نوکری تلاشتے تلاشتے ہی مر جانا ہے۔۔۔

اہونہہ!ایسے نہیں کہتے منحوس۔۔۔فروہ نے اسے ٹوکا ۔۔۔

موڈ کیوں اتنا خراب ہے۔۔؟؟

ایک تو مجھے نوکری نہیں مل رہی اوپر سے راستے میں اندھے لوگ چل رہے ہوتے ہیں۔۔ہر کسی میں جا کے ٹکر مار آتے ہیں۔۔اسنے جاوید شاہ سے ہوئی ٹکر کو سوچتے ہوئے برا سا منہ بنا کر کہا۔۔۔

اچھا چلو میں کھانا لگاتی ہوں تم فریش ہو کر آجاؤ۔۔۔

وہ اپنے بیڈ پہ بیٹھا کسی سوچ میں غرق تھا۔۔اچانک دروازہ نوک ہونے کی آواز پہ وہ چونکا۔۔جاوید شاہ کا رائٹ ہینڈ۔۔شیر خان،جو کہ اسکا جگری دوست بھی تھا،اندر داخل ہوا۔۔

مرشد جی کس سوچ میں ڈوبے ہیں۔۔

ایک دلکش حسینہ میری سوچوں پہ حاوی ہوگئ ہے۔۔جاوید نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

واہ جی!کب سے؟؟

کل سے شیر خان۔۔اسنے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

مرشد جی حکم دو۔۔۔

شیر خان مجھے وہ چاہیے۔۔۔وہ بے خودی کے عالم میں بولا۔۔

مل جائے گی۔۔۔میں دو دنوں میں اسے آپکے سامنے حاضر کرونگا مرشد جی۔۔

جاوید شاہ نے اسے جانے کا اشارہ کیا۔

الارم کی آواز پہ عزہ کی آنکھ کھلی۔۔

چل بھئ عزہ!پھر سے نوکری کی لیے دھکے کھانے ہیں۔۔جلدی سے تیار ہوجا۔۔

اسنے اٹھ کہ منہ دھویا اور انٹر ویو کے لیے تیار ہونے لگی۔۔فروہ کو خدا حافظ کہہ کے وہ بس سٹاپ پہ آکے کھڑی ہوگئ۔۔۔ابھی وہ بس کا انتظار کر ہی رہی تھی۔۔جب ایک کالی جیپ اسکے سامنے آکے رکی۔۔بس سٹاپ پہ وہ اکیلی کھڑی تھی۔۔۔کیونکہ گرمی کی وجہ سے کسی نے گھر سے نکلنے کی زحمت نا کی تھی۔۔۔

اسنے اس جیپ کی طرف زیادہ دھیان نا دیا۔۔اچانک اس جیپ میں سے دو

آدمی نکلے ان میں سے ایک نے اسکی کلائیوں کو پکڑا جبکہ دوسرے نے کلورو فام لگا رومال اسکے ناک پہ رکھا۔۔۔

اسے جیپ میں ڈال کر انہوں نے جیپ آگے بڑھا دی۔۔اچانک اس جیپ کے ٹائر پہ کسی نے گولی چلائی اور ٹائر پنکچر کر دیا۔۔

ان میں سے ایک لڑکا پستول تھامے باہر نکل کر ٹائر کو دیکھنے کے لیے جھکا ہی تھا جب اسکے سر پہ کسی نے گولی چلائی۔۔۔دوسرا لڑکا جلدی سے کار سے باہر نکل کر اس لڑکے کی ڈیڈ باڈی کے پاس آیا۔۔وہاں ایک نقاب پوش کو کھڑا دیکھ کر گولی چلانے ہی والا تھا جب کسے نے اسکے سر پہ ڈنڈا مارا وہ نیچے گرا اور پہلے نقاب پوش نے اس کے سر پہ گولی دے ماری۔۔

جب عزہ کو ہوش آیا تو اسنے اپنے آپ کو ایک کمرے میں پایا۔۔اسے ایک کرسی پہ باندھا گیا تھا۔۔۔اسکے سامنے ایک بڑا سا ٹیبل تھا۔۔۔ٹیبل کے اس طرف دو کرسیاں تھی۔۔جس پر ایک 28 سالہ شخص براجمان تھا۔۔۔دوسری کرسی خالی تھی۔۔کمرے کے دائیں جانب شیشہ لگا ہوا تھا۔۔۔

جی تو مس عزہ!امید ہے آپ مجھے سچ بتائیں گی۔۔۔

am I right?

حماد نے سر کو خم دیتے ہوئے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

am I supposed to say yes?

عزہ نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے اس سے کہا۔۔

اسی میں آپکی عافیت ہے۔۔اسنے مسکراتے ہوئے اسے جواب دیا۔۔

کون ہو تم اور مجھے یہاں کیوں لائے ہو۔۔۔عزہ نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا۔

calm down

یہاں پر مجھے آپ سے سوالات پوچھنے کی اجازت ہے آپکو نہیں۔۔اسنے ریلیکس سے انداز میں کہا۔۔۔

تو آپ جو کچھ جاوید شاہ کے بارے میں جانتی ہیں مجھے بتادیں میں آپکو آپکی مطلوبہ جگہ پہ پہنچا دونگا۔۔۔

ہاہا۔۔۔مجھے لگتا ہے تم کوئی سستا نشہ کر کے آئے ہو۔۔میں کسی جاوید شاہ کو نہیں جانتی۔۔اب مجھے کھولو۔۔۔وہ اپنے ہاتھوں کو آزاد کروانے کی کوشش کرنے لگی۔۔

oh really?

تو پھر جاوید شاہ کے لوگ آپکو اغوا کر کے کیوں لے جا رہے تھے۔۔اگر ہم

آپکو یہاں نا لاتے تو یقیناً آپ وہاں ہوتی۔۔۔اب چپ چاپ بتائے کہ جاوید شاہ کے بارے میں آپ کیا جانتی ہیں اور اسکا آپ سے کیا تعلق ہے۔۔۔

دیکھیں میں آپ کو پہلے بھی بتا چکی ہوں کہ میں اسے نہیں جانتی۔۔میں نے اسکا نام پہلی بار سنا ہے۔۔عزہ نے تھوڑا نرم لہجہ اپناتے ہوئے کہا تھا آخر کو انہوں نے اس پہ احسان کیا تھا اسے بچا کے۔۔۔

miss izzah!I am warning you--its last time--

اس سے پہلے کہ حماد کچھ کہتا دروازہ کھلا اور ازلان سکندر اندر داخل ہوا۔۔

یہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔یہ جاوید شاہ کو نہیں جانتی۔۔۔چھوڑ دو اسے۔۔

عزہ نے اس انسان کی طرف دیکھا جو شکل سے کافی سنجیدہ ہونے کے باوجود بھی کافی خوش شکل تھا۔۔۔

ہاں تو میں بھی تو گھنٹے سے یہی بکواس کر رہی ہوں مگر مجال ہے جو اس بے عقل انسان کو سمجھ آیا ہو۔۔۔عزہ زیادہ دیر تک اپنے غصے پہ کنڑول نا رکھ سکی۔۔

ازلان نے غصے سے اس کی طرف دیکھا اور اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے آنکھیں بند کر کے لمبی سانس لی۔۔۔

ایجنٹ 10 کو بولو کہ انہیں اسی بس سٹاپ پر ڈراپ کردے۔۔ازلان یہ کہتے

ہوئے باہر چلا گیا۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

الو کی پٹھے! کسے بھیجا ہے تم نے اسے لانے کو۔۔جاوید شاہ دھاڑا۔۔

مرشد جی! کوئی ان پر نظر رکھے ہوئے تھا جب ہم انکی جیپ کے پاس پہنچے تو ان دونوں لڑکوں کی لاشیں وہاں پڑی تھی مگر وہ لڑکی وہاں سے غائب تھی۔۔

شیر خان نے ڈرتے ڈرتے وضاحت دی۔

اگر۔۔۔۔اگر وہ لڑکی مجھے 24 گھنٹے کے اندر اندر نا ملی تو جان لو کہ یہ 24 گھنٹے تمہاری زندگی کے آخری 24 گھنٹے ہونگے۔۔جاوید شاہ دیوانہ وار بولتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

what are you saying?

ازلان کو جیسے انکی بات پہ یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔

خیر میں نے ایسی بھی کوئی مشکل بات نہیں کی جو تمہیں سمجھ میں نہیں آ رہی۔۔چیف نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

آپ چاہتے ہیں کہ میں اس لڑکی کو اپنے گھر میں رکھوں۔۔بٹ ائی ایم سوری۔ آپ کسی اور کو کیوں نہیں بول دیتے یہ سب کرنے کو۔۔ازلان نے جھنجلاتے

ہوئے کہا۔۔

اس کی وجہ بھی تم جانتے ہو ازلان۔۔۔میں تم پر سب سے زیادہ اعتبار کرتا ہوں۔۔اور میں اس لڑکی کو کسی اور کے گھر پر ٹھہرا کر کوئ رسک نہیں لے سکتا۔۔

چیف اسکے جواب کا انتظار کیے بغیر بولے۔

تو تم اسے اپنے گھر لے جا سکتے ہو ابھی۔۔ازلان بے دلی سے ہاں میں سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جلدی کرو مجھے گھر جانا ہے۔۔عزہ نے بے صبری سے کہا۔

میڈم آپ پلیز تھوڑا ویٹ کریں۔۔جیسے ہی سر باہر آتے ہیں ہم انکے آرڈر لے کہ آپکو چھوڑ دیں گے۔۔ان میں سے ایک شخص نے جواب دیا۔۔۔

اسی دوران ازلان چیف کے کمرے سے باہر نکلا اور اسنے عزہ کے پاس کھڑے دو آدمیوں کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔

ایجنٹ 21 اور ایجنٹ 10 آپ لوگوں کو جو کام دیا گیا ہے اس کو جلد از جلد پورا کر کے مجھے رپورٹس سینڈ کر دیں۔۔

اوہ ہیلو! یہ کام وام بعد میں کرنا پہلے مجھے میرے گھر چھوڑو۔۔عزہ چڑتے ہوئے

بولی۔

تم میرے ساتھ آؤ۔۔ازلان نے اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔۔عزہ کا دل کیا وہ اس شخص کا سر پھاڑ دے۔۔

سمجھتا کیا ہے اپنے آپ کو۔۔۔ہہ۔۔۔۔۔۔

وہ اسکے ساتھ کار میں بیٹھی۔۔ازلان نے کار سٹارٹ کر کے سفر کا آغاز کر دیا۔ کار میں مکمل خاموشی تھی۔۔تب تک جب تک عزہ نے راستے پر غور نہیں کیا تھا۔۔۔

ارے یہ کہاں لے جا رہے ہو۔۔۔یہ میرا راستہ نہیں ہے۔۔عزہ نے سٹیرنگ کو موڑتے ہوئے کہا۔۔

جبکہ ازلان اسکی اس حرکت پہ تپ گیا تھا۔۔

میں اچھی طرح جانتا ہوں میں کہاں جا رہا ہوں۔۔اب اپنا منہ بند کرو۔۔۔

ازلان نے پھر سے سٹیرنگ سنبھالا۔۔

کار ایک بڑے سے بنگلے کے سامنے آ کے رکی۔۔

یہ۔۔۔۔۔یہ مجھے کہاں لے آئے۔۔۔عزہ گھبرا ہی تو گئ تھی۔۔۔

کار سے اترو۔۔۔ازلان نے اسے اپنا حکم سنایا۔۔

میں نہیں اتروں گی سمجھے تم میں نہیں اتروں گی۔۔عزہ نے چلاتے ہوئے کہا۔

ازلان نے درشتی سے کار کا دروازہ کھولا۔۔اور اسکی کلائی پکڑ کے اسے نیچے اتارا اور اسے کھینچنے والے انداز میں اندر بنگلے میں لے گیا۔۔۔

بنگلے میں گپ اندھیرا تھا۔۔ازلان نے ایک کمرے میں آ کہ اسکا ہاتھ چھوڑا۔۔۔

دیکھو تم جتنے پیسے کہو گے میں تمہیں دے دوں گی پلیز۔۔عزہ نے فریاد کرتے ہوئے کہا۔۔وہ اس وقت بھول چکی تھی کہ وہ خود بے روزگار تھی۔۔۔

تم کچھ دنوں کے لیے یہاں رکو گی جیسے ہی ہمارا مشن پورا ہو جائے گا تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دیا جائے گا۔۔۔ازلان واپس جانے لگا۔

اور ہاں اس گھر کو چاروں طرف سے فوج نے گھیر رکھا ہے اس لیے کوئی چالاکی نہیں۔۔

وہ بغیر مڑے ہی بولتا ہوا وہاں سے کمرے کا دروازہ بند کر کے چلا گیا۔۔۔

وہ نیچے آیا تو حماد اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

اس لڑکی کو یہاں کیوں لائے؟؟

اسنے کمر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس سے پوچھا۔

چیف کا آرڈر تھا۔۔ازلان نے مختصر سا جواب دیا۔

اس آرڈر کی لاجک؟؟حماد اسکا پیچھا چھوڑنے کے موڈ میں نہیں تھا۔

جاوید شاہ اس لڑکی کو اغواہ کرنے کی پھر سے کوشش کرے گا۔۔اس لیے۔۔۔

اوہ۔۔۔

حماد نے سب سمجھ آنے کی خوشی میں یہ اوہ منہ سے نکالا۔۔۔

پتا کرو اس لڑکی کا۔۔اگر تم لوگوں کو اپنی جان پیاری ہے تو اسے ڈھونڈو۔۔۔
شیر خان نے وہاں موجود 10 لوگوں کو تنبیہہ کرتے ہوئے کہا۔۔

تبھی ایک لڑکا اس ہال میں داخل ہوا۔

خان صاحب آپ بہت خوش نصیب ہیں۔۔میں نے اس لڑکی کا پتہ لگوا لیا ہے
اور اس ایجنٹ 61 کا بھی۔۔اسکی تصویر مل گئ ہے مگر مزید کچھ نہیں مل سکا۔

وہ لڑکا نخوت سے بولا۔

اوہ واہ بھئ!کاکے یہ تو تو نے بہت اچھا کیا۔۔۔تو اب اپنے مخبری کو چوکنا رکھ
کہیں اسکا پتہ نا چل جائے ابھی تو اس خنزیر کو بھی پکڑنا ہے۔۔۔اچھا چل اب

مجھے سب کچھ بتا۔۔۔

شیر خان نے اسے خوشی سے کہتے ہوئے مزید حکم سنا دیا۔

ﭪﭪﭪﭪﭪﭪﭪﭪﭪﭪﭪﭪﭪﭪﭪﭪ

یا اللہ! کہاں پھنس گئ میں۔۔عزہ اس کمرے میں ادھر ادھر ٹہل رہی تھی۔۔

ایک منٹ اس نے کہا تھا کہ اس گھر کو فوج نے گھی رکھا ہے۔۔مطلب۔۔۔۔
یا میرے اللہ کہیں یہ کسی ایجنسی سے تو نہیں؟؟؟

عزہ کے اوپر عجیب سا خوف چھا گیا۔۔

یہ لوگ تو کسی کو چھوڑتے بھی نہیں۔۔وہ اب اپنی عافیت کو دعائیں مانگنے لگی۔

تبھی دروازے پہ دستک ہوئی اور ایک شخص نقاب پہنے ہوئے اس کمرے میں داخل ہوا اور اسکے سامنے کھانے کی ٹرے رکھ کی کمرے کو لاک لگا کہ واپس چلا گیا۔

ﭪﭪﭪﭪﭪﭪﭪﭪﭪﭪﭪﭪﭪﭪﭪﭪ

مبارک جاوید شاہ مبارک۔۔۔

شیر خان بازو پھیلائے جاوید کے پاس آیا۔۔

کس بات کی مبارک۔۔جاوید شاہ نے بے زاری سے پوچھا۔۔

تمہاری شہزادی کا پتہ لگوا دیا ہے میں نے۔۔شیر خان نے فاتحانہ مسکراہٹ لبوں پہ سجائے جواب دیا۔۔۔

کیا۔۔۔کب۔۔۔میرا مطلب کہاں ہے اسے یہاں لاؤ۔۔جاوید نے بے تابی سے جواب دیا۔۔۔

ایک ایجنٹ کے گھر میں ہے۔۔میرے مخبر نے مجھے سب معلومات دے دی ہیں۔۔

اسے جلد از جلد یہاں لاؤ۔۔

وہ صوفے پہ بیٹھی تھی۔۔۔

عزہ!اگر تو یہاں مر گئ تو۔۔۔۔۔ارے نہیں ایسے کیسے مر جاؤنگی۔۔۔اسنے اپنی ہی سوچوں کو جھٹکا۔۔۔

لیکن یہ لوگ تو اپنا کام پورا ہونے کے بعد مار دیتے ہیں۔۔اب اسے رونا آنے لگا تھا۔۔دفعتا دروازے پہ دستک ہوئی۔۔۔

ایک 25 سالہ لڑکی کمرے میں داخل ہوئی۔۔اس کا قد نارمل تھا عزہ سے 2 انچ لمبا۔۔۔رنگ صاف اور آنکھیں ڈارک براؤن تھیں۔۔۔

اوہ۔۔۔تو کیسا گزر رہا ہے تمہارا ایڈونچر؟؟

عزہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔

سوری۔۔

ہائے۔۔۔میرا نام نتاشا ہے۔۔اور تم عزہ۔۔۔عزہ لیاقت۔۔۔

عزہ نے اس سے ھاتھ ملاتے ہوئے پوچھا۔

آپکو میرا نام کیسے پتا؟؟

اوہ سویٹ کم آن۔۔۔۔مجھے بھائی نے تمہاری ساری انفارمیشن دے دی تھی۔

بھائی؟؟؟عزہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی۔۔

اوہ حماد میرا بھائی ہے۔۔ویسے تو ازلان بھی میرا بھائی ہے۔۔مگر حماد سگا ہے۔۔

معاف کرنا میں بہت زیادہ بول گئی کیا؟

نتاشا نے شرمندگی سے پوچھا۔

ارے نہیں میں بھی بہت زیادہ بولتی ہوں۔۔۔

can you believe this

کی میں۔۔۔

اور اس طرح ان دونوں کی باتوں کا نا ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔۔۔

ازلان سکندر اپنے کمرے میں پڑے سٹڈی ٹیبل کے اوپر جھکا تمام فائلز کا جائزہ لے رہا تھا۔جب نتاشا کمرے میں داخل ہوئی۔۔

کتنی مرتبہ کہا ہے کہ دروازہ نوک کرکے آیا کرو۔

ازلان نے فائلز بند کرتے ہوئے کہا۔

اور میں نے بھی کتنی بار کہا ہے کہ جلدی سو جایا کریں اتنا کام نا کیا کریں۔۔وہ اسی کے انداز میں بولی۔۔ازلان اس کی بات پہ مسکرادیا۔

پر لگ گئے ہیں تمہیں بھی۔۔۔

وہ تو لگنے ہی تھے۔۔۔اسنے گردن تانتے ہوئے کہا۔

کھانا کھا لیا؟؟ازلان نے سوال پوچھا۔

ہاں کھا لیا میں نے بھی اور اس نے بھی۔۔۔

اس نے کس نے؟؟؟

ارے بھائی بھول گئے۔۔عزہ نے۔۔۔اسنے آنکھیں دکھاتے ہوئے جواب دیا۔

اوہ ہاں۔۔۔اس نے اپنا ہاتھ اپنے سر پہ مارا۔

آپ نے کھانا کھایا؟

نہیں۔۔

کیوں؟؟

بس ویسے ہی۔۔۔ازلان نے بے نیازی سے کہا۔

چلیں اٹھیں۔۔نتاشا اسے بازو سے پکڑتی ہوئی باہر لے گئی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

7 دن گزر گئے تھے اسے اس بنگلے میں آئے ہوئے۔

پتا نہیں فروہ کیا کرتی ہوگی اس وقت۔۔۔۔

وہ رات کے 12 بجے اپنی بے معنی سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔اچانک اس کمرے میں اندھیرا ہوگیا۔سب لائیٹیں اچانک سے بند ہوگئی۔۔۔عزہ جسے اندھیرے سے خار تھی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

ک۔۔۔۔کون ہے؟؟؟اسنے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔

حالانکہ وہاں پہ کوئی نہیں تھا۔وہ دیوانہ وار دروازے کی طرف بھاگی۔۔اسنے دروازہ کھولنے کی کوشش کی مگر وہ لاکڈ تھا۔

دروازہ کھولو۔۔۔۔

اسے لگا جیسے وہ آج مر جائے گی۔۔۔اسے ہمیشہ سے اندھیرے سے ڈر لگتا تھا۔۔اسکی سانس بند ہونے لگی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں کہتی ہوں دروازہ کھولو۔۔وہ حلق کے بل چلائی۔۔

اسنے جلدی سے تیز تیز سانسیں لینا شروع کردی۔۔اسے پینک اٹیک ہو رہا تھا۔وہ اندھیرے میں ٹیبل پہ پری چیزیں ٹٹولنے لگی۔۔وہ بس روشنی کو تلاش رہی تھی۔اچانک سے ایک شیشے کا پیس نیچے آکے گرا اور اسکے پاؤں کو زخمی کر گیا۔۔

سسس۔۔۔وہ سسک اٹھی۔اسکا چہری آنسوؤں سے تر ہو گیا تھا۔

پلیز۔۔۔پلیز مجھے یہاں سے نکالو۔۔۔تمہیں خدا کا واسطہ ہے مجھے نکالو پلیز۔۔۔وہ بس دیوانہ وار دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے دیوانہ وار چلا رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ازلان اچانک لائٹ جانے سے چوکنا ہوگیا تھا۔پہلی سوچ جو اسکے دماغ میں آئی تھی وہ جاوید شاہ کی عزہ کو کڈنیپ کرنے کی سازش تھی۔۔اسی لیے وہ فوراً اوپر کی جانب بھاگا۔۔جلدی سے اسنے ایجنٹ 10 کو آواز دی تاکہ وہ اس سے چابی لے کر دروازہ کھول سکے مگر ایجنٹ 10 اتنی آوازوں کے باوجود بھی وہاں نا آیا۔ازلان نے زور سے اپنا کندھا دروازے پر مارا۔۔۔کئی مرتبہ یہ عمل کرنے کے بعد آخر کار دروازہ کھل گیا۔۔اسنے اپنی نظر سامنے پڑے وجود پر ڈالی ہوئی تھی۔ازلان نے اطمینان کی سانس لی۔۔

اٹھو یہاں سے۔۔۔ازلان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

عزہ نے خاموشی سے اپنے پاؤں کی طرف اشارہ کیا جہاں سے خون رس رہا تھا۔۔

اسی دوران لائٹ آن ہو گئی۔۔۔ایجنٹ 10 بھاگتا ہوا اوپر آیا۔

سر میں وہ جنریٹر آن کرنے گیا تھا۔۔۔اسنے پھولے ہوئے سانس لیتے ہوئے اسے بتایا۔

فرسٹ ایڈ بوکس لے کر آو۔۔۔اسنے سرد لہجے میں اس سے کہا۔

یس سر۔۔۔۔ایجنٹ 10 وہاں سے چلا گیا۔

ازلان وہیں زمین پر عزہ کے پاس بیٹھ گیا۔عزہ ازلان کے بیٹھنے پر زرا سمٹ کے بیٹھ گئی۔۔۔ازلان اس کے پاؤں کے اوپر جھکتے ہوئے اسکے پاؤں کا معائنہ کرنے لگا۔۔

یہ تم کیا کر رہے ہو؟؟

عزہ نے ڈرتے ہوئے اس سے پوچھا۔

تمہارا پاؤں چیک کر رہا ہوں۔۔اس نے بے نیازی سے جواب دیا۔

ازلان نے اسکا پاؤں پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ عزہ نے اپنا پاؤں پیچھے کھینچ لیا۔

کیا مسئلہ ہے۔۔۔اس نے کڑے تیور لیے اس سے پوچھا۔۔

وہ۔۔۔وہ تم میرے پاؤں کو ہاتھ لگا رہے ہو۔۔

ہاں میں جانتا ہوں۔۔۔ازلان کو وہ ایک ابنارمل انسان لگی۔

تم تو ایک مرد ہو۔۔تم میرے پاؤں کو کیوں ہاتھ لگا رہے ہو۔۔اس نے وضاحت دی۔

ہاں میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میں ایک مرد ہوں اور پھر بھی میں ایسا کر رہا ہوں۔۔

عزہ نے اسکی طرف حیرانی سے دیکھا۔۔

دیکھو مرد عورت عزت کے لحاظ سے برابر ہیں اور مجھے ایسا کرنے میں کوئی شرمندگی نہیں ہے۔۔

اسی دوران ایجنٹ 10 فرسٹ ایڈ بوکس لے کر آیا ازلان نے وہ بوکس لیا اور اسے سر کے اشارے سے جانے کا کہا۔۔اب ازلان اسکی بینڈیج کر رہا تھا اور عزہ اس شخص کو دیکھ رہی تھی جسنے اسکے خاندان کی 15 سال کی بتائی ہوئی باتوں کو 2 سیکنڈ میں غلط ثابت کر دیا تھا۔۔

تمہیں کہا تھا نا کہ اسے جلد از جلد یہاں لے کر آو۔کہاں ہے وہ۔۔۔جاوید شاہ شیر خان کا گریبان پکڑتے ہوئے چیخا تھا۔

م۔۔۔مرشد وہ۔۔۔وہ کل کا پلان فیل ہو گیا تھا۔م۔۔۔مجھے تھوڑا وقت دو۔۔شیر خان ڈرتے ہوئے بولا۔

دفعہ ہو جاو یہاں سے لعنتی شخص۔۔۔۔اسنے دھاڑتے ہوئے اسے دھکا دیا۔۔

نتاشا کیا میں اس کمرے سے باہر جا سکتی ہوں۔۔۔میرا دم گھٹتا ہے یہاں۔۔

آج صبح جب نتاشا کمرے میں آئ تو عزہ نے اس سے سوال پوچھا۔نتاشا نے کچھ دیر اسکے چہرے پہ چھائ اداسی کو دیکھا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے بولی۔۔

ہاں کیوں نہیں۔۔۔

اب نتاشا اسے بنگلا دکھا رہی تھی اور عزہ اسے اپنی زندگی کے بارے میں بتا رہی تھی۔

7 لوگ ایک کمرے میں موجود تھے۔۔سبھی لوگ ایڑنٹ 61 کے بنائ گئ سلائیڈز کو دیکھ رہے تھے جو کہ دراصل جاوید شاہ کے گھر کا سکیورٹی سسٹم ماڈل تھا اور ایجنٹ 61 انہیں اپنے پلان سے آگاہ کرنے لگا تھا۔۔

ازلان جب حماد کے ساتھ واپس آیا تو عزہ اور نتاشا کو لاونج میں بیٹھا دیکھ کر

ٹھٹھکا۔۔

اسے باہر کس نے نکالا؟؟حماد نے عزہ پہ نظر ڈالتے ہوئے پوچھا جو اس وقت چپس کھاتے ہوئے ٹی وی دیکھ رہی تھی اور اسکی باتوں کو ان سنا کر رہی تھی۔۔

یہ عظیم کارنامہ میں نے سر انجام دیا ہے۔۔نتاشا نے اپنے فرضی کالر کھڑے کیے۔

اسے سمجھا دو کہ کوئی چالاکی کرنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ انجام کی ذمےدار یہ خود ہوگی۔۔ازلان سرد مہری سے کہتے ہوئے وہاں سے جانے لگا۔تبھی عزہ نے اسکے سامنے آکہ اسکا راستہ روکتے ہوئے کہا۔

وہ کیوں مجھے سمجھائے۔۔تم ڈائریکٹ ہی مجھے کیوں نہیں سمجھا دیتے منافق شخص۔۔۔

عزہ اپنی ناک سکیڑتے ہوئے بولی۔۔منافق سے اسکا اشارہ رات والے عاجز ازلان اور اب والے کھڑوس ازلان کی طرف تھا۔

ازلان نے ایک نظر سامنے کھڑی عزہ کو دیکھا پھر پیچھے کھڑے حماد کو دیکھا جو اپنے ہنسی دبائے اسے ہی دیکھ رہا تھا اور پھر نتاشا کو دیکھا جو ٹی وی کی طرف منہ کر کے انہیں نا دیکھنے کی ایکٹنگ کر رہی تھی حالانکہ ترچھی نگاہوں سے وہ ان دونوں کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔

ازلان نے اپنا رخ دوبارہ عزہ کی طرف کیا اور اسکا بازو پکڑ کے اسے اپنے راستے سے ہٹایا اور اپنے کمرے کی طرف تیز تیز قدم اٹھاتا وہاں سے چلا گیا۔

ویل ڈن عزہ لیاقت ویل ڈن۔۔۔حماد نے تالیاں بجاتے ہوئے اسے سراہا۔

زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے مجھے بھوک لگی ہے اپنے دوست سے بولو میرے لیے کھانے کا بندوبست کرے۔عزہ یہ کہتے ہوئے اوپر اپنے کمرے میں چلی گئ جبکہ نتاشا اور حماد ایک دوسرے کو دیکھ کہ دوبارہ ہنس دیے۔۔

دروازہ نوک ہونے کی آواز پہ ازلان نے دروازے کی طرف دیکھا۔

آجاو بھائ۔۔حماد کمرے میں داخل ہوا۔

تم نے دیکھا اسے۔۔۔حماد نے ازلان کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

کسے؟؟؟ازلان اپنے بیڈ پہ گرتے ہوئے اس سے پوچھا۔

اسی لڑکی کو جس نے آج تمہارا راستہ روکا۔۔۔حماد بھی اسکے ساتھ ہی بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔

ہاں۔۔۔ازلان نے دونوں ہاتھ اپنے سر کے نیچے باندھے۔۔

وہ پاگل ہے۔۔۔ازلان آنکھیں بند کرتے ہوئے بڑبڑایا۔

پتا نہیں کیوں عزہ کو ازلان اچھا لگا تھا اور یہ معجزہ اس رات ہوا تھا جب اسنے اسکے پاوں کی بینڈیج کی تھی۔۔وہ اب بھی اسی کو سوچ رہی تھی اور یہ سوچتے سوچتے وہ نیند کی وادیوں میں کھو گئ۔۔

عزہ کو محسوس ہوا کہ اسکے پاس کوئ موجود ہے۔۔وہ اچانک ہڑبڑا کہ اٹھ بیٹھی۔اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔وہ اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئ اب اس کے دروازے کو لاک نہیں کیا جاتا تھا۔وہ رات کے 3 بجے باہر گراؤنڈ میں اکے ٹہلنے لگی۔۔اس نے محسوس کیا کہ کوئ اس پر نظر رکھے ہوئے ہے اسنے اپنے دایئں جانب دیکھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کون ہے؟؟وہ اس طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔

اچانک اسکے ناک پہ کسی نے رومال رکھا۔۔وہ اپنے آپ کو چھڑوانے کی تگ و دو کرنے لگی۔۔آخری خیال اس کے دل میں ازلان سکندر کا آیا۔وہ اسے پکارنا چاہتی تھی مگر ایسا ممکن نا ہو سکا۔۔وہ اپنے ہواس کھونے لگی تھی۔۔

آج جب ایجنٹ 10 اسکے کمرے میں کھانا دینے گیا تو وہ وہاں موجود نہیں تھی۔۔اس نے فوراً ازلان کو اسکی اطلاع دی۔۔ازلان نے پورا گھر چھان مارا مگر وہ کہیں نہیں تھی۔۔۔

یہ کیا ہوگیا وہ ایسے کیسے بھاگ سکتی ہے۔۔۔حماد اپنا سر پکڑتے بولا۔۔

اسے اغوا کیا گیا ہے۔۔ازلان کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

مگر کون کرے گا ایسا؟؟حماد نے پریشانی سے پوچھا۔

جاوید شاہ۔۔۔ازلان نے حماد کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

عزہ کو جب ہوش آئ تو وہ ایک شاندار کمرے میں بیڈ پر لیٹی تھی۔۔وہ کمرہ نہایت بڑا اور خوبصورت تھا۔۔یقیناً اس پہ بہت خرچہ کیا گیا تھا۔۔

وہ کمرے کی ایک ایک چیز کو غور سے دیکھ رہی تھی جب جاوید شاہ کمرے میں داخل ہوا۔

اوہ سویٹ ہارٹ۔۔۔کیسا محسوس کر رہی ہو؟؟

عزہ کا اسے دیکھ کے پارہ ہی ہائ ہو گیا۔۔

تم۔۔۔تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔

cheapster۔۔۔

عزہ غصے سے بولی۔

اوہ تو میری بلی مجھے ہی میاوں۔۔جاوید شاہ نے خباثت سے کہا۔

بکواس بند کرو۔۔۔گھٹیا انسان۔۔

تمیز سے ورنہ جب اپنی آئی پہ آیا نا تو تم بہت پچھتاؤ گی۔۔۔جاوید نے اسکے بال دبوچتے ہوئے کہا۔

لعنت ہے تمہاری آئی پہ اور لعنت ہے تم پہ۔۔۔عزہ نے یہ کہتے ہی اس کے منہ پہ تھوکا۔۔۔

جاوید شاہ نے اسکی اس حرکت پہ ایک زوردار تھپڑ اسکے منہ پہ دے مارا۔تھپڑ اتنی زور کا تھا کہ عزہ کا سر بیڈ کے کونے سے ٹکرایا اور اسکے سر سے خون بہنے لگا۔۔اسکی آنکھیں اب بند ہو رہی تھی۔۔

میں تو کہتا ہوں کہ لگے ہاتھوں اس لڑکی سے ایجنٹ 61 کے بارے میں بھی پوچھ لیں مرشد جی۔۔۔شیر خان اسکے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔

اس لڑکی کو عزت راس نہیں ہے ۔۔ جو پوچھنا ہے،جیسے پوچھنا ہے پوچھ لو اب یہ میرے کسی کام کی نہیں ہے۔۔جاوید شاہ نے حقارت سے عزہ کو دیکھتے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا ۔۔ اسے عزہ کے تھوکنے پہ بے تحاشا غصہ آیا تھا ۔۔ جاوید شاہ سب کچھ برداشت کر سکتا تھا مگر بے عزتی نہیں ۔۔ وہ بھی کسی لڑکی کے ہاتھوں تو بلکل نہیں۔

چیف! ہمیں اس پلان پہ عمل کرنے کے لیے آپکی اجازت چاہیے۔حماد نے چیف کو سارا ازلان کا بنایا ہوا پلان بتایا اور آخر میں ان سے اجازت چاہی۔

ازلان کیا تم تیار ہو؟چیف نے ازلان کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا جو کسی گہری سوچ میں گم تھا۔۔

اہم اہم۔۔۔ ازلان سکندر کہاں گم ہو۔۔حماد نے اسکی آنکھوں کے سامنے چٹنی بجاتے ہوئے سوال کیا۔

ہاں۔۔ ک کچھ نہیں۔۔ازلان ہڑبڑاتے ہوئے بولا۔

تو ایجنٹ61 کیا تم تیار ہو؟؟چیف نے اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے پوچھا۔

یس سر!ازلان چٹانی لہجے میں بولا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

کیا بے ہودگی ہے یہ؟؟

عزہ اپنے آپکو رسیوں سے آزاد کروانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔

کونسی بے ہودگی؟؟ شیر خان نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

جسکا دل کرتا ہے مجھے پکڑ کے باندھ دیتا ہے حد ہے۔ انسان تھوڑا تہزیب سے بھی تو پیش آسکتا ہے نا۔۔عزہ پھر سے اپنے پرانے لہجے میں واپس آگئ تھی۔

اچھا چلو! پھر شاباش مجھے ایجنٹ 61 کے بارے میں بتاو۔۔

شیر خان اسکے سامنے کرسی پہ بیٹھتے ہوئے بولا۔

کون ایجنٹ 61؟؟

عزہ نے اسکی طرف آنکھیں سکیڑتے ہوئے دیکھا۔

اس انسان کو پہچانتی ہو؟؟ شیر خان نے عزہ کے سامنے ایک تصویر لہراتے ہوئے پوچھا۔

عزہ نے جب اس تصویر کی طرف دیکھا تو وہ ساکت رہ گئی۔ وہ ازلان سکندر تھا۔ اسے پہچاننے میں وہ کیسے دیر کر سکتی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ اسے کسی بھی صورت میں ازلان کو ایکسپوز نہیں کرنا تھا۔ وہ شخص اسے ایک نئی امید لگتا تھا۔

بولو۔ اسکا نام کیا ہے؟؟ شیر خان نے اس سی سختی سے پوچھا۔

م۔۔ میں۔۔۔۔ اسے نہیں جانتی۔۔عزہ نے اپنے تاثرات چھپانے کی ناکام کوشش کی۔ وہ کسی بھی طرح اپنا خوف چھپانا چاہ رہی تھی۔

دیکھو میں تم سے پیار سے پوچھ رہا ہوں۔ بتاو کیا ہے اسکا نام؟؟؟

شیر خان نے اسکا گال تھپتھپایا۔

جب میں اسکے بارے میں جانتی ہی نہیں تو کیا بتاوں؟؟

عزہ اپنے لبوں کو کاٹتے ہوئے بولی۔

ٹھیک ہے۔تم نے اپنی چال چل لی ہے اب میری باری۔۔عزہ نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔۔

ٹائگر۔۔۔وہ چلایا۔

اپنی ڈیوٹی سر انجام دو۔۔شیر خان نے مسکراتے ہوئے اس سانولے سے مضبوط جسامت والے آدمی سے کہا۔۔

ٹائگر آگے بڑھا اور ایک ڈبے میں سے ایک باریک سا روڈ نکالا۔جو تازہ تازہ گرم کیا گیا تھا۔ غالبا اس ڈبے میں دہکتا کوئلہ تھا۔ عزہ اسکی اگلی حرکت کا اندازہ لگا رہی تھی جب ٹائگر نے آگے بڑھ کہ اسکی ایک بازو پہ روڈ رکھ دیا۔ عزہ ایک دم سے چیخ اٹھی۔ اس روڈ کی وجہ سے اسکی آستین وہاں سے جل گئ تھی۔ اور اسکی بازو وہاں سے جل گئ تھی ۔ اس نازک سے وجود پہ یہ جلن اس قدر شدید ہوئ کہ اسکے آنسو نکل ائے۔

بتاو کون ہے یہ؟؟

شیر خان نے اس سے پھر سے سوال کیا۔

نہیں جانتی میں اسے۔۔۔

عزہ حلق کے بل چلائ۔ اسنے اپنی آنکھیں سختی سے میچ لیں۔۔

اوکے۔۔شیر خان نے ٹائگر کو اشارہ کیا۔۔اسنے اب وہی روڈ دوبارہ اسکی دوسری بازو پہ رکھ دیا۔

آآآہ۔۔۔۔عزہ کو لگا اسکی بازو اب کبھی ہل نہیں پائے گی۔ تکلیف تھی کہ کلیجہ پھٹ رہا تھا مگر اس تکلیف سے رہائی کی قیمت ازلان سکندر تھا اور عزہ کے لیے یہ بہت بڑی قیمت تھی۔۔

بتاو کون ہے یہ؟؟ شیر خان نے بالوں سے پکڑ کے اسکا سر اوپر کو کیا۔۔

میں۔۔۔۔۔میں۔۔۔ن۔۔نہیں جانتی۔۔۔وہ سسکتی ہوئی بولی۔

ٹائگر نے اسکے بازو پہ زرا نیچے کر کے روڈ رکھا۔۔

اور یہ عمل کئی مرتبہ دہرایا گیا۔ وہ کمرہ اب عزہ کی چیخوں اور سسکیوں سے گونج رہا تھا۔ تکلیف کیا ہوتی ہے کوئی اس سے پوچھتا۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ جلن کی تکلیف زیادہ ہے یا پھر ازلان کو کھو دینے کا خوف۔۔۔

نہیں جانتی تم اسے۔۔۔؟؟شیر خان نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے اس سے یہ سوال 12ویں مرتبہ پوچھا اور جواب پھر وہی تھا۔ عزہ نے نا میں سر ہلایا۔ٹائگر نے اسکے بازو پہ پھر سے روڈ رکھا۔ اب کی بار عزہ چلا نہیں سکی تھی۔ اسے لگا کوئی اسکی روح کھینچ رہا تھا۔ تکلیف اپنی حد سے گزر گئی تھی۔ اسکا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا تھا۔ اسے اسکی سانسیں بند ہوتی محسوس ہوئی۔ اور آنکھوں کے سامنے ازلان سکندر کا چہرہ آیا۔ مگر یہ آنکھیں مند گیئں۔وہ اب ہوش سے بے گانہ

ہو چکی تھی۔۔۔

شاہ ویلا کے باہر ایک بری سے ویگن آ کے رکی

کدھر واچ میں نے ویگن کے ڈرائیور سے ہوچھا

مال پہنچانا ہے نقاب پوش نے جواب دیا۔ اسی اثنا میں ڈکی میں بیٹھا ازلان دھیرے سے ڈکی سے باھر نکلا اور ویگن کے نیچے لیٹ گیا

چیکنگ کرنی پڑے گی مجھے واچ مین ویگن کے دروازے کے قریب آیا۔ڈرائیور نے دروازہ کھولا۔ تو پوری ویگن سفید پیکٹوں سے بھری پڑی تھی۔

جانے دو،جانے دو۔۔۔وہ واچ مین گیٹ پہ کھڑے 5 گارڈز کی طرف دیکھتے ہوئے زور سے بولا۔

جیسے ہی ویگن سٹارٹ ہوئی ازلان نے اسکے نچلے حصے کو پکڑ کی ویگن کے ساتھ چپک گیا اور 5 منٹ بعد وہ ایک بڑی سی عمارت کے سامنے موجود تھے۔۔

ازلان ویگن کی نیچے سے محتاط ہو کہ نکلا یہاں اتنے لوگ نہیں تھے۔۔

ازلان سکندر اپنی مخصوص چال چلتا ہوا سکیورٹی روم کے باہر کھڑا ہوگیا۔۔اسی دوران ایک شخص وہاں سے گزرا۔ ازلان نے اسکو دیکھ کہ موبائل نکالا اور سیٹیاں بجانے لگا۔ اس آدمی نے غور سے اسے دیکھا اور کندھے اچکاتا ہوا آگے

بڑھ گیا۔ ازلان نے سکھ کا سانس لیا۔ اور اب وہ کمرے میں داخل ہوا۔وہاں دو لوگ موجود تھے۔

ابے کون ہے تو۔۔

ان میں سے ایک اسے دیکھتے ہوئے کھڑا ہوا۔

ازلان نے تیزی سے اس لڑکے کا سر پکڑ کے پیچھے کی طرف موڑا۔ ایک آواز سے اسکی گردن ٹوٹ گئی۔ یہ سب کچھ اتنا تیزی سے ہوا کہ دوسرا لڑکا ابھی ہستول نکاک ہی رہا تھا کہ ازلان نے اسکے بازو پہ اپنی ٹانگ ماری اور پھر اسکے سر پہ ایک گولی مار دی۔ اسکے بعد ازلان سکندر اپنے بال پیچھے کرتا ہوا کمپیوٹرز پہ جھک کہ انکا سکیورٹی سسٹم ہیک کرنے لگا۔۔

done!

تین منٹ بعد ازلان نے ایک مائکروفون میں یہ جملہ کہا۔

عزہ کو جب ہوش آیا تو وہ اسی کمرے میں موجود تھی فرق صرف اتنا تھا کہ اب اسکے ہاتھ پاؤں آزاد تھے مگر اسکے بازوں میں جان نہیں تھی۔ اسکے بازو پہ جگہ جگہ جلنے کے نشان تھے۔ اسکی آنکھیں سوجھی ہوئی تھی۔ آستین جگہ جگہ سے پھٹی ہوئی تھی۔

میں کتنی ناشکری تھی۔م۔۔میں ایک جاب نا ملنے پہ اتنے شکوے کرتی تھی۔ اور اب۔۔۔ اب میرا کیا حال ہو گیا ہے۔ وہ بھی اس شخص کی پیچھے جسے ملے ہوئے مجھے صرف دو ہفتے ہوئے ہیں میں تو اسکے نام کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں جانتی وہ اپنی سوچوں میں گم تھی

یقینان انسان بہت بڑا نا شکرا ہے۔ یہ دل ہے نا جو اس میں خواہشوں کا سیلاب اُمڈتا ہے۔ یہ خواہشیں ہمیں کبھی بادشاہ نہیں بننے دیتی۔ عمر بھر فقیر بنائے رکھتی ہے۔ ایک خواہش پوری ہوتی ہے تو دوسری شروع۔ دوسری پوری ہوتی ہے تو تیسری شروع۔۔ ان فیکٹ یہ خواہشیں ہمیں انسان بنائے رکھتی ہیں۔ ان خواہشوں کے پیچھے بھاگ بھاگ کے ہلکان ہونا ہی زندگی ہے۔

یہ خواہشیں ہی تو ہمارا خدا سے تعلق بنائے رکھتی ہیں جیسے ہی خواہش ختم۔خدا سے تعلق ختم۔ اور یہ تعلق تب بحال ہوتا ہے جب ایک نئی خواہش سر اٹھاتی ہے۔

سراپا آرزو ہونے نے بندہ کر دیا ہم کو

وگرنہ ہم خدا تھے گر دل بے مدعا ہوتے

اچانک باہر فائرنگ کی آواز آنے لگی۔

یہ یہ کیا ہو رہا ہے باہر شیر خان نے اپنے ایک آدمی سے ہوچھا

سایئں وہ۔۔۔ ہم پہ حملہ ہوا ہے اس شخص نے ڈرتے ہوئے لہجے میں کہا

کیا شیر خان کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئیں

وہ دوڑتا ہوا جاوید شاہ کے کمرے میں گیا مگر وہاں جا کر اسکی سٹی بٹی گم ہو گئ

جاوید شاہ وہاں پر نہیں تھا اسکا مطلب ۔

بھاگ گیا بھگوڑا شیر خان نے غصے سے مٹھیاں بھینچیں

ایجنٹس 62 (حماد) کیا اپڈیٹ ہے ازلان مائکروفون میں بولا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہم نے باہر کا راستہ

clear

کر دیا ہے۔ میدان صاف ہے ایجنٹ حماد پر جوش لہجے میں بولا

ok

اب تم اپنی ٹیم کو لے کر سب کمروں کی تلاشی لو۔میں تمھیں ٹوپ فلور پہ ملونگا

ازلان تیزی سے کہتا اپنے راستے پہ آگے بڑھنے لگا۔ جتنے لوگ اسکے سامنے آ رہے تھے وہ ان سب کے جسم کے پار سے ایک گولی گزار دیتا۔

اب وہ جاوید شاہ کے کمرے میں موجود اسکے ڈاکومنٹس کا جائزہ لے رہا تھا

damn it

ازلان نے اپنے ہاتھ کا مکا بنا کے دیوار پہ مارا۔ جاوید شاہ کافی چالاک تھا۔ وہ اپنے سارے ڈاکومنٹس اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

کسی کو جاوید شاہ ملا ازلان نے مائکروفون سے اپنی ٹیم سے پوچھا۔

سر ہم نے سب جگہ ڈھونڈ لیا مگر وہ کہں نہیں ہے ایجنٹ 21 نے جواب دیا

اوکے تم لوگ اسکے گھر کو

seal

کرو

yes sir!

حماد اوپر والے فلور پہ پہنچا۔ وہ سنبھل سنبھل کے اپنے قدم بڑھا رہا تھا۔ اسنے اس فلور کا پہلا کمرہ کھولا تو وہاں 2 آدمی موجود تھے۔ ایک کا بازو پکڑ کے حماد نے اپنے قریب کیا اور اسکی کن پٹی پہ پستول تان کہ گولی اسکے آر پار کردی۔

دوسرے آدمی نے جیسے ہی حماد پہ گولی چلائ تو حماد نے اس آدمی کا مردہ جسم

سامنے کر کے اپنے آپ کو بچایا۔ اور اس آدمی کے اوپر مردہ آدمی کی لاش پھینکی۔ وہ آدمی ابھی سمبھلا نہیں تھا کہ حماد نے اس کے دل کا نشانہ تان کی گولی اسکے آر پار کردی۔۔۔۔

اب حماد دوسرے کمرے میں گیا اس کمرے کا دروازہ کھلا اور اپنے سامنے اس ادمرے وجود کو دیکھ کہ اسے سکتا ہو گیا۔

ٹھاااہ اچانک گولی کی آواز سنائی دی۔ حماد نے اپنے بائیں جانب دیکھا تو ایک شخص پستول تھامے نیچے گر رہا تھا اسکے سینے سے خون بہہ رہا تھا وہ غالبا حماد پہ گولی چلانے والا تھا۔

اب حماد نے اپنی دائیں جانب دیکھا تو ازلان سکندر ہاتھ باندھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

دیہان کدھر ہے تمھارا ازلان نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا

ازلانth۔۔ حماد نے اتنا کہہ کے کمرے کے اندر دیکھا۔ ازلان سکندر کی 6 سینس نے اسے کسی ان ہونی کا اشارہ دیا۔ حماد کی نگاہوں کے تعاقب میں جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو ایک منٹ کے لیے اسکے قدم زمین پہ جم گئے

عزہ نے تھوڑی دیر بعد اپنا سر اوپر اٹھایا۔ اسکی آنکھیں لال تھیں جن میں پانی بہہ رہا تھا۔ ازلان سکندر نے اسکا جائزہ لیا۔ اسکی آستینیں پھٹی ہوئی تھی۔ بازوں پہ جا بجا جلنے کے نشان تھے۔ حماد نے ازلان کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

جبکہ ازلان سکندر عزہ سے نظریں چرا کے اپنی آنکھیں نیچے کر گیا۔

♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆

لیکن ایسا ممکن نہیں ہے کہ وہ عزہ کو اغوا کر لیتا۔ اتنی سکیورٹی کے باوجود کیسے حماد اپنا سر تھام کے بولا

ہم میں کوئی غدار موجود ہے ازلان نے سخت لہجے میں کہا

لیکن کون

یہی تو پتا کرنا ہے حماد کیانی ازلان سکندر پین کو اپنی انگلیوں میں دباتے ہوئے بولا۔

NEW ERA MAGAZINE.com

♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆

ازلان، نتاشا،چیف اور حماد عزہ کے کمرے میں موجود تھے۔ ازلان ڈریسنگ ٹیبک سے ٹیک لگائے کھڑا تھا جبکہ اسکی نظریں زمین کو گھوڑ رہی تھی۔ جبکہ چیف ایک کرسی پہ بیٹھے تھے۔ بیڈ پہ عزہ کے ساتھ نتاشا اسکے ہاتھ تھامے بیٹھی تھی۔تاکہ اسکی کنفیوزن دور کر سکے۔ جبکہ حماد چیف کے دائیں جانب کھڑا تھا۔

تو بیٹا ! بتائیں کہیں جاوید شاہ نے آپکے ساتھ۔۔۔

نہیں اسنے ایسا کچھ نہیں کیا وہ نتاشا کے ہاتھوں پہ اپنی گرفت مظبوط کرتے

ہوئے چیف کی بات کو کاٹتے ہوئے بولی۔

حماد نے ازلان کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں تھا

کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ آپ سے کس بارے میں پوچھ تاچھ کی

چیف نے اس سے رازدارانہ طریقے سے پوچھا

عزہ نے ایک نظر ازلان سکندر کو دیکھا جو اب بھی زمین کو ہی گھوڑ رہا تھا

جیسے اس سے ضروری کام کوئی ہے ہی نہیں

ا۔۔ ایجنٹ 61 کے بارے میں عزہ نے چیف کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حماد اور چیف نے بیک وقت ازلان سکندر کی طرف دیکھا جو کہ عزہ کو ہی دیکھ رہا تھا

ازلان کے بارے میں چیف حیرانی سے بولے۔

عزہ نے ہاں میں سر ہلایا۔

تو تم نے کیا جواب دیا اس بار حماد نے سوال کیا

وہی جو مجھے دینا چاہیے تھا عزہ بے نیازی سے کندھے اچکاتے ہوئے بولی

کیا۔۔ اب کی بار چیف متجسس ہوئے

میں ایجنٹ 61 کو نہیں جانتی عزہ نے مطمئین سے انداز میں جواب دیا۔

ازلان سکندر نے لمبی سانس کھینچی۔ اور اپنی پیشانی کو اپنے ہاتھوں سے رگڑا۔

کیا کیا انہوں نے تمہارے ساتھ چیف نے اس سے سوال کیا جس پر عزہ انہیں اب ساری تفصیل بتا رہی تھی۔ اور ازلان سکندر زمین کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا

وہ بالکونی میں کھڑا آسمان کو گھوڑ رہا تھا۔ کیا وہ عزہ کا مجرم تھا۔ وہ اسی نکتے پہ آ کہ اٹکا تھا۔ رات کی ٹھنڈی ہوا اس کے چہرے سے ٹکراتی ہوئی اسکے چہرے کو سرخ کر رہی تھی۔ اگر عزہ اس گھر میں نا آئی ہوتی تو اسکے ساتھ یہ سب کبھی نا ہوتا۔ ازلان سکندر نے آنکھیں موند لی تھی۔ کچھ دیر یونہی کھڑا رہنے کے بعد اس نے سانس ہوا میں خارج کی۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے اور اب تمہیں ہی ٹھیک کرنا ہوگا ازلان سکندر ۔ وہ فیصلہ کر چکا تھا۔ اور اب اسے اس فیصلے پہ بہت جلدی عمل کرنا تھا۔

دروازے پہ دستک ہوئی تو عزہ نی صوفے پہ پڑا دوپٹہ لیتے ہوئے دروازہ کھولا۔ ازلان سکندر کو اپنے کمرے میں دیکھ کر اسے حیرانی ہوئی تھی۔

اندر آ سکتا ہوں ازلان نے عزہ کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا

کتنا عجیب شخص ہے بھلا اسے اجازت کی کیا ضرورت۔ اسکا تو اپنا گھر ہے۔ عزہ نے اپنی سوچوں کو جھٹکتے ہوئے اسے راستہ دیا۔

ازلان صوفے پہ آ کہ بیٹھ گیا۔ جبکہ عزہ بیڈ پر بیٹھی اسکے چہرے کو پڑھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

وہ مجھے تم سے بات کرنی تھی ازلان اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پھسائے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

جی کہیے

ازلان اس کے الفاظ پہ چونکا تھا (ظاہر ہے اتنی عزت جو دے رہی تھی)۔
ازلان کچھ دیر خاموش بیٹھا رہا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ بات کیسے شروع کرے۔

عزہ کی نظریں ازلان سکندر پہ اٹکی تھیں۔ گرے ٹی شرٹ کے اوپر میرون کلر کا کھلی زپ والا اپر پہنے ہوئے تھا۔ یقینان وہ ہینڈسم تھا

لعنت ہے عزہ تمہاری سوچ پر اسنے خود ہی اپنی سوچ پہ لعنت بھیجی۔

وہ۔۔ مجھے۔۔۔ ازلان بات کرتے کرتے اٹک گیا تھا

کیا مجھے عزہ نے پوری آنکھیں کھولتے ہوئے پوچھا۔

ازلان نے ایک لمبی سانس لی

میں تم سے نکاح کرنا چاہتا ہوں

ازلان نے اپنے ہاتھ کی لکیروں پی انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا

۔عزہ کو تو 230 وولٹ کا جھٹکا لگا تھا۔ وہ بھلا اس سے نکاح کیوں کرے گا۔

کیا وہ مجھ پہ ترس کھا رہا ہے۔ عزہ کو اب اس پہ غصہ آیا تھا

مگر میں نہیں چاہتی۔

ازلان نے آنکھیں سکیڑ کے اسکی طرف دیکھا۔

وہ اب اٹھ کہ کھڑا ہو گیا۔

کیوں وہ چہرے پہ سخت تاثر لیے اسے گھوڑ رہا تھا۔

کیونکہ تم مجھ پہ ترس کھا رہے ہو عزہ نے برا سا منہ بنا کہ کہا

ازلان اب بھی اسے سخت نگاہوں سے گھوڑ رہا تھا

ہے نا؟؟تم کھا رہے ہو نا ترس عزہ نے اس سے یقین دہانی چاہی۔ دل نے شدت سے خواہش کی کہ ازلان کا جواب نا ہو۔

میں تمہیں کسی بھی طرح کی وضاحت نہیں دونگا۔ آج رات کو ہمارا نکاح ہے۔ اپنے آپ کو ذہنی طور پہ تیار کر لو

یہ کہتے وہ وہاں رکا نہیں بلکہ تیزی سے باہر نکل گیا

اور عزہ بند ہوتا دروازہ دیکھنے لگی

یہ کیا تھا

ہاں حماد ٹیم کے تمام ممبرز کو سیکرٹ اسیمبل روم میں لا ئو

عزہ کے کمرے سے نکل کر اسنے فورا حماد کو کال کر کے جلد از جلد یہ کام کر دینا چاہا۔

تقریبا 30 منٹ بعد وہ ایک بڑے سے کمرے میں موجود تھے۔ چیف صدارتی کرسی پر بیٹھے ازلان کو دیکھ رہے تھے جو کہ پورے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ ٹیم کے بقایا ممبرز بھی اسے دیکھنے میں مصروف تھے۔

اہم اہم چیف نے اپنا گلہ کھنکاڑا۔

ازلان رکا اور ٹیبل سے ذرا دور ہٹ کے جا کھڑا ہوا۔

ہماری ٹیم میں کتنے افراد ہیں ازلان کے اس بے تکے سوال نے تمام ٹیم ممبرز کو اسے دیکھنے پہ مجبور کر دیا تھا

چیف کو اور آپ کو نکال کے 6 سر ایجنٹ 32 بولا

کون کون ازلان سکندر پین کو اپنی انگلیوں میں گماتا ہوا بولا

حماد نے اپنا سر نیچے کر کے اس پہ اپنا ہاتھ رکھا۔ جیسے وہ اپنے ٹیم ممبرز کے سامنے شرمندہ محسوس کر رہا ہو۔ اسے ازلان ازلان کی دماغی حالت پہ شک ہوا۔

ایجنٹ 21

ایجنٹ 32

ایجنٹ 62

ایجنٹ 10

ایجنٹ 12

ایجنٹ 15

اور آپ ایجنٹ 61 ایجنٹ 12 نے اسے اس تفصیل سے آگاہ کیا۔

کیا آپ سب جانتے ہیں کہ غداری کی سزا کیا ہے ازلان نے اپنے ہاتھوں میں موجود پین کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

سب لوگوں نے اس کی طرف نا سمجھی سے دیکھا۔

پتا ہے ایجنٹس! غدار کے خون کی بو ہی الگ ہوتی ہے۔ بلکل حرام جانوروں کے خون کی طرح۔۔۔ چیف نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے اس بے نیاز بادشاہ کو دیکھا جو پین کے ساتھ خود کو مصروف کیے ہوئے تھا۔

اور مجھے اس کمرے سے وہ بو آرہی ہے ازلان نے ایک نظر ان لوگوں پر ڈالتے ہوئے حتمی انداز میں کہا۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ بو کس کے خون سے آ رہی ہے۔ ازلان نے اپنی پاکٹ سے ایک تیز خنجر نکالا

!لیکن اسی پتا کرنے کا ایک اور طریقہ بھی ہے جینٹلمین

اب ازلان سکندر اس ٹیبل کے گرد چکر لگا نے لگا۔

پتا ہے غدار کا خون کالا ہوتا ہے وہ ایجنٹ 12 کے پاس جھکتے ہوئے بولا۔

can you believe this؟

ایجنٹ 12 نے خوف کے مارے نا میں سر ہلایا۔

but I can prove this!

ازلان اپنے بازو پھیلاتے ہوئے بولا

تم نے بہت بڑی غلطی کردی ہے یہ کہتے ہی ازلان تیزی سے ایجنٹ 10 کے طرف مڑا اور وہ خنجر اسکی گردن کے وسط میں گھونپ دیا۔خون کی ایک لکیر اسکی گردن سے بہہ نکلی

تمہیں یاد رکھنا چاہیے تھا کہ غداری کی سزا موت ہوتی ہے

رات کو وہ چیف اور حماد کے ساتھ گھر پہنچا تو نتاشا وہاں پہلے سے موجود تھی۔

نتاشا تم اوپر جا کہ عزہ کو دیکھو میں مولوی صاحب کو لاتا ہوں حماد اسے ہدایت دے کہ باہر چلا گیا۔ جبکہ ازلان اور چیف سیاست کی باتیں لے کر بیٹھ گئے

ارے یہ کیا تم ایسے ہی بیٹھی ہو نتاشا اسے بیڈ پہ بیٹھا دیکھ کر بولی۔

نتاشا

ہاں وہ الماری سے اس کے لیے جوڑا نکالنے لگی۔

مجھے اس سے نکاح نہیں کرنا وہ گھٹی گھٹی آواز میں بولی۔

تمہیں اب کیا مسلہ ہے تم تو اسے پسند کرتی ہو نا نتاشا نے اسے حیران کیا تھا

ک۔۔کیا عزہ خود کو سنمبھالتے ہوئے بولی

ہاں سب کو پتا ہے

نتاشا نے کندھے اچکائے

سب کو کسکو اسنے آنکھیں پھاڑتے ہوئے اسے دیکھا۔

مجھے ،حماد کو اور ازلان کو بھی۔۔۔۔ شاید

اسنے اپنے سر پہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

وہ مجھ پر ترس کھا رہا رہاہے ، اور میں نہیں چاہتی کہ وہ ترس کو اس رشتے کی بنیاد بنائے

اسنے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

نتاشا اب اسکے پاس بیڈ پہ آ کے بیٹھ گئ

دیکھو عزہ ! اللہ نے ہمارے نصیب میں جو لکھا ہوتا ہے وہی ہمارے لیے بہتر ہوتا ہے۔ تمہیں بس خود کو اس کی رضا کے مطابق چھوڑ دینا ہے۔ پھر یہ ازلان سکندر کیا چیز ہے پوری دنیا تمہارے قدموں میں ڈھیر ہو گی سمجھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسنے اسکی ٹھوڑی کو چھوتے ہوئے پوچھا

عزہ نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔

عزہ لیاقت کیا آپکو ازلان سکندر کے ساتھ ،بمع 50 لاکھ حق مہر، یہ نکاح قبول ہے مولوی صاحب کی آواز گونجی

سوچ لے عزہ ، تو اس پر بوجھ بن جائے گی عزہ نے گہری سانس لی

ازلان نے اس کی طرف دیکھا جو اپنی انگلیاں مسلسل چٹکا رہی تھی۔

نتاشا نے اسے پیچھے سے تھپکی دی مگر عزہ ڈھیٹھوں کی طرح خاموش بیٹھی رہی

عزہ کہدے ، ورنہ تو اس پر زبردستی مسلط کر دی جائے گی

نہیں مجھے یہ نکاح قبول نہیں ہے عزہ نے زور سے آنکھیں بند کرتے ہوئے جلدی سے بول ڈالا۔

ازلان سکندر کے ماتھے پہ بل پڑے۔

وہ غصے سے صوفے سے اٹھا

جانتا تھا تمہیں آرام سے بات سمجھ میں نہیں ائے گی ازلان نے اپنے ہاتھ میں ریوالور پکڑا۔

حماد کی آنکھیں تو جیسے پھٹ سی گئ تھی کیا یہ پاگل ہے حماد نے دل میں سوچا

اور وہاں چیف کبھی ازلان کو تو کبھی عزہ کو دیکھتے جو کہ خود بت بن گئ تھی۔

بولو قبول ہے وہ ریوالور عزہ پہ تانے کھڑا تھا

عزہ کبھی اسکو تو کبھی اسکی ریوالور کو دیکھتی۔

میں نے کہا بولو وہ دھاڑا تھا۔ عزہ تو پوری سہم گئ تھی۔

عزہ لیاقت کیا آپکو ازلان سکندر کے ساتھ بمع 50 لاکھ حق مہر ،نکاح قبول ہے

مولوی صاحب نے اپنے الفاظ دہرائے

ق۔۔بول ہے عزہ کی آواز لرکھڑائی تھی۔

عزہ لیاقت کیا آپکو ازلان سکندر کے ساتھ بمع 50 لاکھ حق مہر ،نکاح قبول ہے

جی قبول ہے

عزہ لیاقت کیا آپکو ازلان سکندر کے ساتھ بمع 50 لاکھ حق مہر ،نکاح قبول ہے

قبول ہے اور ازلان سکندر نے گہرا سانس لیتے ہوئے مسکراہٹ اپنے لبوں پہ سجائی تھی۔

بد تمیز ! جاہل ! منافق ! اللہ کرے تم۔۔۔۔۔۔ آہ وہ ازلان پہ غصہ تھی۔ اب آئے تو سہی اسکو چھٹی کا دودھ نا یاد دلا دیا نا تو میرا نام بھی عزہ لیاقت عرف مسز ازلان نہیں۔ وہ سوچ سوچ کہ خود کو خوش کر رہی تھی۔ ازلان اپنے کمرے میں لیٹا تھا۔ وہ اس کا سامنا تو فلحال نہیں کرنا چاہتا تھا۔

صبح ازلان اٹھ کے کمرے سے نیچے آ یا تو لاؤنج میں عزہ کے ساتھ نتاشا اور حماد کو دیکھ کر حیران ہوا۔

تم لوگ اس وقت ازلان نے اپنی کلائی پہ بندھی گھڑی کو دیکھتے ہوئے ان سے پوچھا۔

تو اٹھ گئے تم۔۔ بولنے والی عزہ تھی۔ پتا ہے کیا ٹائم ہو رہا ہے عزہ اپنے بھنویں اٹھاتے ہوئے بولی۔

ازلان سکندر چپ چاپ ڈائننگ ٹیبل پہ بیٹھ گیا۔

ارے یہ کیا۔ آپ کچن میں جا کہ ناشتہ بنائے نا، حماد اور نتاشا نے بھی ناشتا نہیں کیا اور آپکی بیوی بھی کل رات سے بھوکی ہے۔

ازلان اس کے تم سے آپ تک کے سفر پہ غور کر رہا تھا۔

اوہو عزہ نے اپنے سر پہ ہاتھ مارا اور پھر اسکے پاس گیٔ اور ازلان سکندر کا بازو ۔ پکڑ کے اسے کچن میں لے گیٔ

اسکے سامنے مصالحوں والا ڈبہ رکھا۔ اور ایک ریسیپی بوک کھول کے اسکے سامنے کردی۔

امید ہے تم آدھے گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں لوگے عزہ اپنی کمر پہ ہاتھ رکھتے

ہوئے بولی۔

آپ کچھ زیادہ ہی نہیں بول رہی مس عزہ لیاقت! ازلان سکندر نے ایک ایک لفظ چبا چبا کہ کہا۔

اونہونہ ... عزہ ازلان سکندر! اسنے ازلان کی اصلاح کی۔ اور پھر وہ دوبارہ لائونج میں ان دونوں کے پاس جا کہ بیٹھ گئی

چیف مجھے جاوید شاہ کی اب تک کی ساری انفارمیشن دیدیں۔ ازلان سکندر چیف سے فون پہ بات کر رہا تھا۔

اوکے۔۔ایم ویٹنگ ازلان نے کلائی پہ بندھی گھڑی کو دیکھا اور فون بند کر دیا۔

After 5 months

مجھے فروہ سے ملنے جانا ہے جب سے ان دونوں کا نکاح ہوا تھا عزہ پورے گھر میں اپنی مرضی سے دھندھناتے پھر رہی تھی اور اس وقت وہ ازلان کے کمرے میں اچانک آ ٹپکی تھی۔

کون فروہ ازلان نے اپنی انگلیاں لیپ ٹاپ پہ چلاتے ہوئے بے دیہانی سے

کہا۔

میری دوست

تو جائو ازلان اپنی نظریں لیپ ٹاپ کی سکرین پر مرکوز کرتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔ شوہر ہو تم میرے یہ تمہاری ذمہ داری ہے عزہ چڑتے ہوئے بولی

اوہ اچھا کیا یاد دلا دیا کہ میں آپکا شوہر ہوں مس عزہ

مسز ازلان سکندر بھی ہوں میں عزہ نے اپنے ہاتھ سینے پہ باندھتے ہوئے کہا

کل لے جاونگا اگر ٹائم ملا تو ازلان نے جان چھڑاتے ہوئے کہا۔

ہنہہ۔۔ بڑا آیا وہ دل میں سوچتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئ۔

دروازہ بند کر کے جائو ازلان سکندر نے آواز لگائ

خود ہی کرلو عزہ نے باہر سے یہ چلاتے ہوئے جواب دیا

کس پاگل سے پالا پڑ گیا ہے میرا۔ ازلان اپنا سر کھجانے لگا

جاوید شاہ کے بارے میں وہ اسری انفارمیشن لے چکا تھا۔ جب ازلان اور اس کی ٹیم نے اس کے گھر پہ حملہ کیا تو جاوید شاہ کو ایجنٹ 10 پہلے ہی آگاہ کر

چکا تھا۔ اس لیے وہ اپنے سارے ڈاکومنٹس لے کر دبئ چلا گیا تھا۔ اور اس بات کا جاوید شاہ کی کسی بندے کو نہیں پتا تھا۔ شیر خان کو انہوں نے اپنی حراست میں لے لیا تھا۔ ایجنٹ 10 کے بارے میں بھی شیر خان نے بے پناہ ٹارچر سہنے کے بعد بتایا تھا۔

ازلان سکندر ایک بند کوٹھری میں موجود تھا۔ اس کوٹھری کے درمیان میں ایک کرسی تھی جس پر شہر خان کو بٹھایا گیا تھا۔ اسکے بازوں کو زنجیرے ڈال کے اوپر چھت کی طرف کیا گیا تھا۔

ازلان سکندر اب بازو اپنے سینے پہ باندھے اسے دیکھ رہا تھا۔

میرا یقین مانو۔ جاوید شاہ تمہاری شکل ہی پہچانتا ہے اسکے علاوہ ایجنٹ دس نے ہمیں تمہارے بارے میں کوئی انفارمیشن نہیں دی تھی۔ یقین جانو وہ ایجنٹ 61 کے چہرے کے علاوہ کچھ نہیں جانتا شیر خان نے تھکے تھکے لہجے میں کہا۔

ازلان سکندر نے آنکھوں سے اشارہ کیا اور ایک آدمی نے آگے بڑھ کہ اسے کرنٹ کا ایک جھٹکا دیا اور شیر خان بے ہوش ہو گیا۔ ازلان سکندر کوٹھری سے باہر نکلا تو اسکا سیل بجا

اسنے ان نائون نمبر سے کال ریسیو کی۔

کہاں ہو تم۔ مجھے آج فروہ سے ملنے جانا تھا عزہ غصے میں بولی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ازلان سکندر ایک دم چونکا تھا۔

تمھارے پاس موبائل کہاں سے آیا اسنے حیرانی سے سوال کیا تھا کیونکہ اس نے اسے ابھی تک سیل فون نہیں لے کہ دیا تھا۔

مسٹر ازلان سکندر! آپکو تو اپنی بیوی کی فکر نہیں ہے مگر نتاشا کو ہے۔ اسنے لے کے دیا ہے دوسری جانب سے عزہ کی طنزیہ آواز آئ۔

اس نتاشا سے تو میں پوچھتا ہوں ازلان نے دانت بھینچتے ہوئے کہا

ڈئیر ازلان سکندر آپکو غصہ ہونے کے بجائے شرمندہ ہونا چاہیے۔ جو آپکی ذمہ داری کوئ اور پوری کر رہا ہے۔۔۔ میں بلکل تیار ہوں پلیز جلدی آجانا عزہ نے آخری جملہ التجائیہ لہجے میں کہا

اوکے ازلان نے مسکراتے ہوئے کال کٹ کردی۔ عزہ زیادہ نہیں تو کم از کم اسے تھوڑی سی تو اچھی لگنے لگی تھی۔ جبکہ عزہ بھی نکاح کے بعد کافی کانفیڈینس سے اس سے بات کرتی تھی۔ اب وہ ازلان سکندر سے ڈرتی نہیں تھی یا شاید ازلان سکندر نے کبھی اسے ڈرانا نہیں چاہا تھا

ازلان انہیں سفر شروع کیے 10 منٹ ہی ہوئے تھے جب عزہ نے معصوم سی شکل بنائے اسے پکارا تھا۔

ہمم ازلان نے ڈرائیونگ پہ دیہان دیتے ہوئے اسے جواب دیا

وہ میں راستہ بھول گئ ہوں عزہ نے لب کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

ازلان سکندر نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے اس کی طرف دیکھا

تو میں کیا کروں!! میں پچھلے ایک سال سے یہاں نہیں آئ عزہ نے اپنی وضاحت دی۔

ازلان نے سر جھٹکتے ہوئے اپنی تمام تر توجہ ڈرائیونگ پہ مرکوز کر دی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

مزید 15 منٹ بعد وہ ایک گھر کے سامنے کھڑے تھے۔

اوہ واؤ ! ازلان یہی گھر ہے میرا اور فروہ کا عزہ شوخ سے لہجے میں بولی

تمہارا گھر تھا اس بار ازلان نے اصلاح کی۔

ہاں وہی کہنا چاہ رہی تھی میں عزہ نے منہ کے زاویے بناتے ہوئے کہہ کر دروازے کی گھنٹی بجائ۔

آآآآآہ۔۔۔۔ عزہ ! فروہ اپنی ایک سال سے گمشدہ سہیلی کا دیکھتے ہوئے چلائ تھی۔

ارے اندر تو آنے دو جاہل عورت یہ کہتے ہوئے عزہ گھر میں گھس گئ۔

اوہ۔۔۔ مائی۔۔۔۔۔ گوڈ۔۔اوہ مائی گوڈ۔۔۔۔۔ کیا یہ کوئی خواب ہے۔۔تم۔۔۔تم زندہ ہو فروہ عزہ کے کندھوں کو تھامتے ہوئے بولی

ہاں یار میں زندہ ہوں فروہ عزہ تقریبا جوش سے چیختے ہوئے بولی۔

اسسے پہلے کہ یہ چیخنے کا سیشن پھر سے شروع ہوتا فروہ کی نظر پیچھے کھڑے 29 سالہ خوش شکل نوجوان پہ پڑی۔ جو کہ پریشانی سے اسے اور عزہ کو دیکھ رہا تھا۔

فروہ عزہ کا ہاتھ پکڑ کے ایک طرف لے گئی

یہ لڑکا کون ہے

کون لڑکا عزہ پریشانی سے بولی

وہ۔۔۔ وہ جو کھڑا ہے فروہ نے ازلان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

جبکہ ازلان کو ان دونوں لڑکیوں کو دیکھ کی ان کی ذہنی حالت پہ شبہ ہوا جو ایک کونے میں کھڑی کھسر پھسر کر رہی تھیں۔

تمہارے بہنوئی ہیں عزہ نے شرماتے ہوئے جواب دیا

نا کر یار۔ فروہ نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا۔

ہاں کر یار عزہ نے ایک آنکھ دباتے ہوئے جواب دیا

فروہ کے گھر سے واپسی پہ عزہ بہت خوش تھی۔ پتا نہیں کیوں اسکا دل ہوائوں میں اڑ رہا تھا۔ شاید کچھ تعلقات ہوتے ہی ایسے ہیں جن سے مل کہ ہمارا صدیوں پرانا غم بھی ختم ہو جاتا ہے۔

وہ باغ میں بیٹھی سبز گھاس کو دیکھ رہی تھی۔ ٹھنڈی ہوا سے اسکے بال اڑ رہے تھے۔

فروہ۔۔۔ میں۔۔ میں گھر چھوڑ کے آ گئ ہوں عزہ نے روتے ہوئے فروہ کو بتایا

لیکن کیوں فروہ نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

وہ لوگ بہت برے ہیں۔ دن بھر میری تذلیل کرتے رہتے ہیں۔ میں۔۔۔ میں اب اور برداشت نہیں کر سکتے عزہ اب ہچکیوں سے رو رہی تھی۔

ادھر دیکھو میری طرف۔۔ میری جان! رونے کی کوئ بات نہیں۔ تم آج سے میرے ساتھ رہو گی۔ اوکے۔ چلو شاباش رونا بند کرو ورنہ ایک تھپڑ لگاؤنگی فروہ نے اسکے چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے کہا

اور عزہ کو گلے لگا لیا۔ وہ جانتی تھی عزہ کی ماں نے اپنی عیش کی خاطر پہلے شوہر کی وفات کے بعد ایک دولت مند کے ساتھ شادی کی تھی۔ شادی کے 5 ماہ بعد ہی اسکی ماں کا انتقال ہو گیا۔ عزہ کے سوتیلے باپ نے اس پر ظلم

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کرنا شروع کردیے۔ مگر عزہ اپنی عزت نفس کی خاطر وہاں پہ نا رکی اور فروہ کے گھر آ گئ۔

ꕤꕤꕤꕤꕤꕤꕤꕤꕤꕤꕤꕤꕤꕤꕤꕤ

ازلان سکندر نے عزہ کو باغ میں بیٹھے دیکھا تو وہ بھی وہیں چلا آیا۔ وہ عزہ کے قریب ہی بیٹھ گیا تھا۔ اسنے غور سے عزہ کے چہرے کو دیکھا۔ جو کسی اور ہی دنیا میں گم تھی۔

کہاں گم ہو مسز ازلان سکندر ازلان نے اسکے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے کہا

کہیں بھی نہیں عزہ نے مسکراتے ہوئے اپنے پیروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

ویسے وہ تمہاری دوست بلکل تمہارے جیسی ہے۔۔۔ پاگل اسنے پاگل پہ زور دیتے ہوئے کہا۔ وہ یہ سب عزہ کو چڑانے کے لیے کہہ رہا تھا۔ اسے ان سب کی عادت ہو گئ تھی۔ ہاں ازلان سکندر کو عزہ لیاقت کی عادت ہو گئ تھی۔

عزہ نے مسکراتے ہوئے اسکے کندھے پہ اپنا سر رکھ دیا۔

ازلان سکندر حیران ہی تو رہ گیا تھا۔ عزہ ازلان آج چپ کیسے رہ گئ تھی۔

تم بہت اچھے ہو ازلان عزہ نے آنکھیں بند کیے ہوئے کہا۔

ازلان سکندر نے مسکراتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھا اور اپنے بازو عزہ کے گرد حائل کر دیے

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

عزہ اور ازلان ایک دوسرے کے ساتھ بہت اچھی زندگی بسر کر رہے تھے۔ عزہ کی جتنی بھی محرومیاں تھی۔ ازلان نے ان سب محرومیوں کو اس سے دور کیا تھا۔ عزت، محبت ،وقت سب کچھ تو دیا تھا ازلان سکندر نے عزہ کو۔

انسان کتنا بے صبرا ہوتا ہے نا ! ایک ذرا سی چیز نا ملنے پہ واویلا مچا دیتا ہے۔ حالانکہ خدا نے تو دینے کا وعدہ کیا ہے۔ انسان کو بس صحیح وقت اور صحیح موقعے کا انتظار کرنا ہوتا ہے۔ عزہ نے صبر کیا تھا۔ اور اس صبر کا صلہ اسے ازلان سکندر کی صورت میں دیا تھا۔ جو کہ بہترین صلہ تھا۔ عزہ رات کے اس پہر جائے نماز پہ بیٹھی خدا کا شکر ادا کر رہی تھی۔

اے میرے مالک ! تو کتنا رحیم ہے۔تو کتنا کریم ہے۔ تونے مجھے اس سے نوازا جس کے قابل میں کبھی نا تھی۔ بھلا عزہ لیاقت اور ازلان سکندر کا کیا جوڑ۔ مگر تو نے اس کے دل میں میرے لیے محبت ڈالی۔ تو انسان کے لیے کیا کیا کرتا ہے اور انسان ان سب نعمتوں کو بھلائے اپنا نصیب خراب کرنے پہ اتر آتا ہے۔

تو نے جو کچھ مجھے عطا کیا۔ وہ میری اوقات سے بڑھ کر ہے۔ اے میرے اللہ تیرا شکر اسکی آنکھوں سے آنسو ٹپکے تھے۔ سر خود بخود سجدہ شکر میں جھک گیا تھا۔۔۔

وہ تہجد پڑھ کے فارغ ہوئ تو بیڈ پہ آکہ بیٹھ گئ۔ ایک نظر اپنے پہلو میں سوتے ازلان سکندر کو دیکھا۔مسکراہٹ اسکے لبوں کو چھو گئ تھی۔

اچانک اسکے موبائل پہ رنگ ہوئ

اس ٹائم کس کا فون آگیا عزہ نے سوچتے ہوئے کال پک کی

جی کون بول رہا ہے

ان نائون نمبر سے کال ریسیو کرتے عزہ نے پوچھا

sweet heart

۔۔اتنی جلدی بھول گئ مجھے

عزہ کو یقین نہیں آیا تھا۔ کیا یہ وہی تھا لیکن ایسا کیسے ممکن تھا۔

سوری رانگ نمبر عزہ نے کانپتے ہاتھوں سے کال کٹ کی۔

کس کا فون تھا ازلان نے آنکھیں کھولتے ہوئے پوچھا

ہمم۔۔۔ک۔۔کسی کا۔۔نہیں عزہ کی زبان لڑکھڑائ تھی۔ اسکا پورا جسم کانپ رہا تھا۔ ازلان نے غور سے اس کو دیکھا

is every thing alright?

عزہ نے اپنی گبراہٹ پہ قابو کیا۔

yes

عزہ نے زبردستی مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اپنا رخ دوسری طرف کر کے لیٹ گئ۔ اگر وہ اسکی طرف رخ کرتی تو یقینان ازلان سکندر اسکا چہرہ پڑھ لیتا۔

ازلان اسکی پیٹھ کو گھوڑ رہا تھا۔ اسنے اپنی تمام سوچوں کو جھٹکا اور ٹائم دیکھا۔ فجر کی اذان ہونے میں آدھا گھنٹہ رہ گیا تھا۔ اسنے ایک بار پھر عزہ کی طرف دیکھا اور اپنا سر جھٹکتے ہوئے نہانے کی غرض سے واشروم چلا گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھابی بھوک لگی ہے۔ حماد نے لائونج میں بیٹھے ہانک لگئ۔

ارے تم کب آئے عزہ کچن سے سارے جہان کی حیرانی منہ پہ سمیٹے اس کے پاس ائ۔

بس ابھی 1 منٹ پہلے حماد نے اپنی کلائ پہ فرضی گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اور ازلان کدھر ہے وہ تو تمہارے ساتھ ہی تھا۔ عزہ نے دوپٹے سے ہاتھ خشک کرتے ہوئے اس سے پوچھا۔

وہ۔۔۔ وہ کہہ رہا تھا اسے کوئ ارجنٹ کام ہے اسی لیے وہ میرے ساتھ نہیں

آیا

حماد نے ٹی وی آن کرتے ہوئے جواب دیا۔

اچھا میں تمہارے لیے کھانا لگاتی ہوں عزہ یہ کہہ کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

یہ منظر ہے اسلام آباد کے ایک کلب کا۔۔۔

بہت سی لبرل لڑکیاں اور لڑکے اس کلب کی رنگین روشنیوں میں ناچ رہے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دروازے سے ایک 29 سالہ خوش شکل نوجوان داخل ہوا۔ اسنے وائٹ ٹی شرٹ کے اوپر بلیک اپر پہن رکھا تھا اور کالی ہی جینز پہنی تھی۔ وہ نوجوان چلتا ہوا بار کی طرف آیا۔ اسنے ایک نظر بار پہ ڈالی اور پھر ایک لڑکی کی طرف بڑھ گیا۔

اوہ ہائے ہینڈسم

ازلان نے ایک نظر اس لڑکی کو دیکھا جو کہ سلیولیس گہرے گلے والی شرٹ پہنے ہوئے تھی۔

اتنی لیٹ کیوں ہو گئے۔پتا ہے کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی

وہ لڑکی اپنی بانہیں پھیلاتے ہوئے بولی۔

ازلان سکندر اس چیز کو مکمل اگنور کرتا ہوا اسکے ساتھ والی نشست پہ بیٹھ گیا

حماد اور عزہ اب کھانے کے ٹیبل پہ موجود تھے۔ رات کے 9 بج رہے تھے اور ازلان سکندر کا کچھ اتا پتا نہیں تھا۔

حماد اپنے کھانے سے انصاف کر رہا تھا۔

نتاشا کیسی ہے عزہ نے ماحول میں چھائے سکوت کو توڑا

ٹھیک ہے۔ کل پرسوں چکر لگائے گی وہ حماد نے کھانے سے توجہ ہٹائے بغیر جواب دیا۔

عزہ کو اب ازلان کی فکر ہو رہی تھی۔ اسنے اسے کئ مرتبہ کالز کی تھی مگر اسکا فون بند تھا۔ اور اب وہ ایک بار اسے کال کر رہی تھی مگر جواب پھر وہی تھا۔

عزہ نے چڑتے ہوئے گھڑی پہ نگاہ دوڑائ۔

حماد یہ ساری کاروائ دیکھ رہا تھا

ویسے مسز ازلان۔۔۔ آپکو اپنے شوہر پہ نظر رکھنی چاہیے حماد نے خدا ترسی کے تحت مشورہ دیا

کیا مطلب۔۔۔ کیوں عزہ نے نا سمجھی سے سوال کیا۔

جتنا وہ شریف لگتا ہے اتنا ہے نہیں۔۔ حماد نے کانٹا پلیٹ میں گھماتے ہوئے کہا۔

کیا کہہ رہے ہو ، کھل کے کہو عزہ نے الجھتے ہوئے کہا

نہیں میرا مطلب۔۔ ہو سکتا ہے وہ ایسا کرنا نا چاہتا ہو۔ مگر یہ دنیا بہت چالاک ہے

حماد صاف صاف کہو کیا پہیلیاں بجھوا رہے ہو عزہ نے دونوں کہنیاں ٹیبل پہ رکھتے ہوئے کہا۔

ہو سکتا ہے کسی لڑکی کا چکر ہو حماد نے اپنے دونوں ہاتھ آپس میں جوڑتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں کہا

جبکہ دوسری طرف عزہ سوچ میں پڑ گئ۔

حماد اپنی ہنسی کنڑول کرتے ہوئے اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا

دیکھو لیزا۔۔۔ میراکام جلد ہو جانا چاہیے

ازلان سکندر سامنے ناچتے کڑکے لڑکیوں کو دیکھتے ہوئے بولا۔

ہہ۔۔۔ دیکھو ازلان میں تمہارے لیے کچھ بھی کر سکتی ہوں۔مگر۔۔۔ لیزا نے اسکے بالوں کو اپنے ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے کہا

تمہیں مجھے اپنانا ہوگا۔ میں تمہارے ساتھ ٹائم پاس نہیں کر رہی

ازلان نے اس واحیات لڑکی کو دیکھا جو اب اپنی شہادت کی انگلی اسکے رخسار پہ پھیر رہی تھی۔

کب تک کام ہو جائے گا ازلان نے اس کی انگلی اپنے رخسار سے ہٹاتے ہوئے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں قید کیا

دل تو اسکا کر رہا تھا کہ وہ اس لیزا کو اس کی اوقات بتا دے مگر وہ جاوید شاہ کا سمگلنگ میں ساتھ دیتی تھی۔ اسے کسی بھی طرح جاوید کو اریسٹ کرنا تھا۔
اور ضرورت کے وقت تو گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے۔

بہت جلد میں تمہارا کام کردونگی۔ اور تم۔۔۔

لیزا اپنی نشست سے اٹھی اور شہادت کی انگلی اس کی طرف اٹھاتے ہوئے بولی

میرا انعام مت بھولنا وہ یہ کہتے ہوئے کلب سے باہر نکل گئی۔

عزہ لائونج میں بیٹھی ازلان کا انتظار کر رہی تھی۔ رات کے ڈیڑھ بج رہے تھے۔

یکایک عزہ کا فون بجا۔ ان نائون نمبر کالنگ۔۔۔۔

عزہ نے بے دیہانی میں نمبر نا دیکھتے ہوئے کال پک کی

yes?

عزہ نے ٹی وی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

hello my darling--- how are you?

عزہ وہ آواز سن کے ٹھٹھک گئ تھی۔اسنے سیل کان سے ہٹا کہ نمبر دیکھا تو یہ وہی نمبر تھا۔ عزہ نے جلدی سے کال کٹ کی اور اس نمبر کو بلاک کر دیا۔

اس کا دک عجیب طریقے سے دھڑک رہا تھا۔

کیا مجھے ازلان کو یہ سب بتانا چاہیے عزہ نے دماغ میں آنے والی اس سوچ کو جھٹکا

عزہ ازلان تم پاگل ہو گئ ہو۔

رات کے 2 بج رہے تھے جب ازلان گھر آیا۔ وہ کمرے میں جانے ہی والا تھا کہ اسنے کچن کی لائٹ جلتے دیکھی۔

عزہ کچن میں کھڑی ان کالز کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی۔ ازلان کچن میں داخل ہوا عزہ کسے گہری سوچ میں تھی تبھی اسے ازلان کی اپنے پیچھے موجودگی کا احساس نہیں ہوا

کیا سوچ رہی ہو ازلان نے اس کے کان کے قریب جا کہ سرگوشی کی۔

آہ۔۔۔ عزہ گھبڑا گئ تھی۔

ک۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ تم اگئے

اسنے اپنی سانس نارمل کرتے ہوئے اس سے پوچھا۔

ہمم ازلان نے مختصر سا جواب دیا۔

کوئ پریشانی ہے کیا ازلان نے اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے کیا۔ عزہ اپنے ہونٹ کاٹ رہی تھی۔ اور وہ ایسا تب ہی کرتی تھی جب وہ پریشان ہوتی تھی۔ ازلان بن کہے اسکی کیفیت جاننے لگا تھا۔ ایک ایجنٹ ہونے کے ناطے یہ عام بات تھی۔

نہیں عزہ نے کہتے ہوئے اپنا رخ اس سے مورلیا۔

کیا چھپا رہی ہو مجھ سے ازلان نے اسکا بازو پکڑ کہ اسکا رخ اپنی طرف کیا۔

کچھ بھی نہیں۔ بھلا میں کیا تم سے چھپاونگی عزہ بس اس سے جان چھڑانا چاہتی تھی۔ ازلان اسکے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا۔

اسکی نظریں عزہ کو کنفیوز کر رہی تھی۔

کہاں تھے تم۔ اتنی دیر سے کیوں ائے ہو عزہ کے دماغ میں حماد کی باتیں آئ تو اسنے فورا ازلان سے سوال پوچھا

کچھ کام تھا ازلان نے لمبی سانس بھرتے ہوئے کہا۔

کیسا کام عزہ نے دونوں ہاتھ اپنی کمر پہ رکھتے ہوئے پوچھا۔

ازلان نے اسے عجیب سی نظروں سے دیکھا۔

کوئی لڑکی پسند آ گئی ہے عزہ نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے پوچھا۔

تم پاگل تو نہیں ہو گئی۔ میں شادی شدہ ہوںازلان نے وضاحت دی۔

ازلان۔۔۔ اسنے بچوں جیسا منہ بناتے ہوئے کہا

عزہ ازلان سکندر میری زندگی میں ایک واحد لڑکی تم ہو۔ اب اپنے چھوٹے سے دماغ پہ زور نا ڈالو ازلان اسکے سر پہ انگلی رکھتے ہوئے بولا۔

اور مستقبل میں۔۔

یہ تم کیسے سوال کر رہی ہو آج ازلان نے پریشانی سے کہا۔

ازلان میری تمہاری زندگی میں کیا اہمیت ہے۔ مجھے جاننا ہے۔ بتاؤ پلیز عزہ ضد کرتے ہوئے بولی۔ایسا نہیں تھا کہ وہ ان سکیور تھی۔ازلان سکندر لاکھوں مرتبہ اپنے رویے اور اعمال سے اپنی زندگی میں اسکی اہمیت عزہ کو باور کروا چکا تھا۔ مگر اب وہ لفظی اظہار چاہتی تھی۔

تو مسز ازلان سکندر چاہتی ہیں کہ ازلان سکندر اپنی محبت کا اعتراف کرے ازلان نے اسے شوخ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔اسے لگا عزہ پزل ہو جائے گی مگر وہ بھی پھر عزہ ازلان تھی۔ازلان سکندر کی بیوی۔

ہاں بلکل سہی سمجھے۔ عزہ اسکے گالوں پہ چٹکی کاٹتے ہوئے بولی۔

میں نے سنا تھا کہ مشرقی لڑکیاں شرماتی ہیں مگر اب شاید یہ روایت ختم ہو گئ ہے اسنے عزہ پہ چوٹ کی۔

تم اظہار محبت تو کرو پہلے۔ شرما میں لونگی عزہ نے اپنا نچلا ہونٹ دانتوں کے نیچے دباتے ہوئے کہا۔

مجھے لگا تھا میری بیوی ایک شریف خاتون ہے۔ ازلان نے پر شکوہ لہجے میں کہا تھا۔

اوہ تو کیا آپکو واقعی ایسا لگا تھا؟؟ عزہ نے اپنے بازو اسکے گردن کے گرد باندھتے ہوئے کہا

لا حولہ ولا قوت ازلان اسکے بازو ہٹاتے ہوئے کچن سے نکل گیا۔اور تیزی سے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

اور پیچھے عزہ نے زوردار قہقہہ لگایا تھا۔

یہ لو۔۔ اس میں تمام تر انفارمیشن موجود ہے لیزا نے ایک یو ایس بی ازلان کی طرف بڑھائ۔

Good

ازلان نے تشکر بھری نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔

baby ! I was expecting something other than Good

لیزا نے اسکے قریب سرکتے ہوئے کہا۔

ازلان اس کے قریب آنے کی وجہ سے سنبھل کے بیٹھ گیا۔

تو ہم شادی کب کر رہے ہیں لیزا متجسس ہوئ تھی۔ جبکہ ازلان سکندر کی آنکھوں میں سختی اتری تھی۔ جسے وہ بڑی مہارت سے چھپا گیا تھا۔

میں نے اس بارے میں ابھی کچھ سوچا نہیں ازلان نے جان چھڑائ تھی۔

تو اب اگلی ڈیل جاوید شاہ کب اور کدھر کرے گا ازلان نے ٹاپک بدلتے ہوئے کام کی بات کی تھی۔

تمھاری شادی کی عمر نکلے جا رہی ہے ازلان۔

لیزا نے فکر مند ہونے کی ایکٹنگ کی تھی۔

اگلی ڈیل جاوید شاہ کب اور کدھر کرے گا لیزا ازلان نے ایک ایک لفظ پہ سختی دیتے ہوئے کہا تھا

یہ بات جاننے کے لیے تمہیں تھوڑا انتظار کرنا ہوگا ،بلکل ویسے جیسے تم مجھے کروا رہے ہو

ازلان نے اپنا غصہ ظبط کرتے ہوئے اپنی مٹھیاں سختی سے بند کر لی

ازلان سکندر کو ایک کرسی سے باندھا گیا تھا۔ چاروں طرف اندھیرا تھا۔ ازلان کے سر کے بلکل اوپر ایک بلب لگایا گیا تھا۔جس کی روشنی محدود تھی۔ اور ازلان کے بلکل سامنے وہ کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک پستول تھی۔

ازلان سکندر خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ہر کوشش بے سود تھی۔

اس شخص نے ازلان کے سر کا نشانہ تانا۔ اور

ٹھاااہ۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آآآہ عزہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی۔ اس کے کمرے میں زیرو کے بلب کی وجہ سے ہلکی ہلکی روشنی تھی۔ شکر ہے یہ خواب تھا۔ عزہ مکمل طور پر پسینے میں شرابور تھی۔ اسنے اپنے اوپر سے کمبل ہٹایا۔ اور لمبے لمبے سانس لے کر اپنے دل کی گھبراہٹ کم کرنے لگی۔ دل کی تسلی کے لیے عزہ نے اہنے بائیں جانب دیکھا۔ ازلان سکندر کو وہاں نا پا کر اسکی جان ہی نکل گیٔ تھی۔

وہ اٹھ کر بالکونی میں ائ۔ازلان کو وہاں نا پا کر اسنے اپنے قدم واشروم کی طرف بڑھائے۔

ازلان کیا تم اندر ہو جب اسے کسی طرح کی آواز نا آئی تو اسنے واشروم کا دروازہ کھولا جو کہ لاکڈ نہیں تھا۔ واشروم بلکل خالی تھا۔

پریشانی کے عالم میں وہ کمرے سے نکل کر باہر لاونج میں آئی تو وہاں بھی کوئی نہیں تھا

یا اللہ عزہ کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔

وہ واپس پلٹی ہی تھی جب اسے سٹڈی روم سے روشنی نظر آئی۔ اسنے سٹڈی روم میں قدم رکھا تو ازلان سکندر صوفے پہ بیٹھا لیپ ٹاپ چلا رہا تھا۔

عزہ نے اسے دیکھ کر لمبی سانس لی اور دل میں خدا کا شکر ادا کیا۔

ازلان سکندر نے چہرہ اٹھا کے اوپر دیکھا۔ عزہ کو دیکھ کر اسنے صوفے پہ پڑا کوشن سائیڈ پہ کیا اور اپنا بازو صوفے کی پشت پہ پھیلایا۔ یہ ایک طرح کا اشارہ تھا۔ عزہ نے اسکی کاروائی دیکھتے ہوئے گھڑی پہ نگاہ دوڑائی تو گھڑی 2:30 بجا رہی تھی۔ وہ آہستہ سے چلتے ہوئے ازلان سکندر کے پہلو میں بیٹھ گئی۔ کچھ دیر وہ لیپ ٹاپ کی سکرین کو دیکھتی رہی۔ جب کچھ بھی اس کے پلے نا پڑ سکا تو اسنے اپنا سر ازلان کے کندھے پہ ٹکا دیا۔ ازلان نے اپنا چہرہ اس کی طرف کرتے ہوئے اسکی پیشانی پہ بوسہ دیا۔ اور دوبارہ سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

عزہ لیپ ٹاپ کے کی بورڈ پہ تیزی سے چلتی ازلان سکندر کی انگلیوں کو دیکھنے

لگی۔ کچھ دیر بعد عزہ ازلان پہ نیند کی دیوی مہربان ہو گئ

نتاشا آج کافی دنوں بعد عزہ سے ملنے اسکے گھر پر آئ تھی۔

ارے واہ بری جلدی نہیں چکر لگا لیا تم نے عزہ اس سے گلے ملتے ہوئے بولی۔

پتا ہے حماد مجھے کہیں جانے ہی نہیں دیتا

نتاشا نے شکوہ کیا تھا۔

اوہ ماں صدقے عزہ اپنے ہونٹ باہر کو نکالتے ہوئے بولی۔

ناشتہ بناؤں عزہ نے اس سے پوچھا۔

نہیں میں تو کہتی ہوں تم بھی نا کرو۔آج دونوں سہیلیاں باہر ناشتہ کرتے ہیں

اوہ گریٹ آئڈیا ! عزہ نے اسے داد دی۔

اچھا تم زرا صبر کرو میں سرخی پائوڈر لگا کہ آتی ہوں۔ یہ کہتے ہوئے عزہ اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔

یہ لڑکی پاگل ہے۔

poor Azlan Sikandar!

نتاشا نے تاسف سے سر ہلایا۔

نتاشا عزہ کی چیخ نما آواز سن کے نتاشا اسکے کمرے کی طرف بھاگی۔

ک۔۔کیا ہوا عزہ نتاشا عزہ کو بیڈ پہ گرے دیکھ کہ پھولی ہوئی سانس سے بولی۔

نتاشا مجھے۔۔۔ مجھے چکر آ ابھی عزہ نے اپنی بات مکمل نہیں کی تھی جب وہ اپنے منہ پہ ہاتھ رکھے واشروم کی طرف بھاگی۔

نتاشا کو لگا کہ شاید واقعی عزہ پاگل ہو گئ ہے۔

جب نتاشا واشروم میں داخل ہوئی تو عزہ سینک کے اوپر جھکی ہوئی تھی۔

i'm not feeling well Natasha!

عزہ کی حالت خراب ہو رہی تھی

ازلان سکندر کے فون پہ لیزا کالنگ لکھا آ رہا تھا۔ ازلان نے بے دلی سے فون اٹھایا۔

yes

میں نے تمہیں یہ بتانے کی لیے فون کیا ہے کہ ہم آج دوپہر کو مل رہے ہیں۔

listen liza! I am busy right--

ابھی ازلان نے اپنی بات مکمل نہیں کی تھی کہ لزا بول اٹھی۔

جاوید شاہ اپنی اگلی ڈیل کب اور کہاں کرے گا یہ بھی آج لنچ پہ بتاؤنگی۔

اوکے ازلان سکندر کی آنکھوں میں چمک ابھری

congratulations! you are expecting

لیڈی ڈاکٹر نے عزہ کو مبارکباد دی

oh my God !reallllyyyyy؟؟

نتاشا نے اپنا بڑا سا منہ کھولتے ہوئے حیرانی ظاہر کی۔

جبکہ عزہ بےیقینی کی کیفیت میں ڈاکٹر کا منہ دیکھ رہی تھی۔

عزہ کی طبیعت زیادہ خراب ہوتے دیکھ کر نتاشا اسے ڈاکٹر کے پاس لے آئی تھی۔

میں۔۔۔ میں ازلان بھائی کو یہ خبر سناتی ہوں

نتاشا موبائل نکالتے ہوئے بولی۔

بلکل نہیں۔۔۔ میں خود بعد میں بتا دونگی۔ عزہ نتاشا کے ہاتھ سے موبائل کھینچتے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوئے بولی۔

okay let's partyyyyy

نتاسا نے ہاتھ ہوا میں لہراتے ہوئے کیا

yayyyy!۔

لیکن بل تم پے کرو گی میں اپنا والٹ گھر بھول آئ ہوں

عزہ منہ بناتے ہوئے بولی

No problem izzah baby!

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر وہ دونوں ہوٹل کی طرف روانہ ہوگئے

اب عزہ اور نتاشا ہوٹل میں موجود تھے۔ عزہ نے آرڈر دے دیا تھا۔ اور اب وہ آرڈر کا انتظار کر رہی تھی۔ جبکہ نتاشا میسجز کرنے میں مصروف تھی۔ عزہ ٹیبل پہ اپنی انگلیاں بجا رہی تھی۔ اور نتاشا گھڑی دو گھڑی چہرہ اٹھا کہ عزہ کو دیکھتی۔

عزہ انتظار کر کر کے تھک گئ تھی۔ اسنے لمبی سانس لے کہ اپنی نظر نتاشا کی کرسی کے پیچھے والے ٹیبل پر ڈالی تو اسکی آنکھیں پلٹنے سے انکاری ہو گئیں۔

ازلان سکندر کسی لڑکی کے ساتھ بیٹھا مسکرا رہا تھا۔ عزہ کو لگا شاید اسے دیکھنے میں دھوکا ہوا ہے۔اسنے اپنی آنکھیں بند کر کے دوبارہ کھولی مگر وہ ازلان کا چہرہ ہی تھا۔ عزہ کو لگا کسی نے اسکا دل مٹھی میں بھینچا ہے۔دل کی دھڑکن تیز ہوئ تھی۔

ہاں تو بتائو ! ازلان سکندر لیزا کی طرف متوجہ ہوا۔

تم مجھ سے شادی کب کرو گے لیزا نے اپنا سارا دیہان ازلان کی طرف کرتے ہوئے سوال داغا۔

تب جب تم مجھے میرے سوال کا جواب دو گی۔

لیزا نے ایک نظر اس خود غرض انسان کی طرف دیکھا۔ وہ جانتی تھی کہ ازلان اس سے محبت نہیں کرتا مگر اسکا دل ازلان کو چاہتا تھا۔ وہ اسے کسی بھی طرح پانا چاہتی تھی۔

کل رات تین بجے۔۔۔۔۔

لیزا نے ابھی اپنی بات مکمل نہیں کی تھی کہ ایک لڑکی ان کے ٹیبل پہ آ کھڑی ہوئ۔

اوہ تو تم اس نوعیت کے بھی کام کرتے ہو عزہ کا لہجہ سپاٹ تھا جبکہ اسکے چہرہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

غصے کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا۔

کون ہے یہ لڑکی عزہ نے نفرت بھڑی نگاہوں سے لیزا کو دیکھا جو کہ حیران سا چہرہ لیے اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ رہئ تھی۔

ازلان سکندر کو اپنا پلان فیل ہوتا نظر آیا۔ عزہ اسکی 2 مہینے کی محنت 2 منٹ میں ضائع کرنے پر تلی تھی۔ ازلان سکندر نے ضبط کرتے ہوئے اپنے جبڑے سخت کیے۔۔۔

بتائو مجھے کب سے یہ تماشا جاری ہے عزہ چیخی تھی۔ ہوٹل میں بیٹھے تمام لوگ اب انکی طرف متوجہ ہوئے۔ جبکہ نتاشا آنکھیں پھاڑے بے یقینی سے ازلان کو دیکھ رہی تھی۔ کیا ازلان ایسا کر سکتا ہے۔ وہ اب تک یقین نہیں کر پائی تھی۔

مجھے چھوڑو۔ تم بتائو تم کون ہو۔ اور اتنا ڈرامہ کیوں کرییٹ کر رہی ہو

لیزا نے اسے عجیب سی نگاہوں سے دیکھا۔ جبکہ ازلان اپنے پلان کو فیل ہوتا چپ چاپ دیکھ رہا تھا۔

میں۔۔۔ میں کون ہوں؟

یہ جو جناب تمہارے سامنے بیٹھے ہیں نا میں اسکی بیوی ہوں سمجھی تم

عزہ نے اسے باور کرایا تھا۔

ازلان کی بیوی ؟؟

ہاں میں ازلان کی بیوی ہوں۔ میں عزہ ازلان سکندر ہوں

لیزا کو تو جیسے جھٹکا لگا۔ وہ بے یقینی سے ازلان کو دیکھنے لگی۔ جسکے چہرے پہ دنیا بھر کی سختی در آئی تھی۔

شرم نہیں آئی تمہیں۔ تم اتنے گھٹیا کیسے ہو سکتے ہو ازلان۔۔۔

بس بہت ہوا۔۔۔

Shut the hell up!

ازلان غصے سے دھاڑا تھا۔

عزہ اسکو اتنا غصے میں دیکھ کہ سہم گئی۔

جبکہ باقی لوگ چہ مگویاں کرنے لگے۔

چلو یہاں سے ازلان عزہ کا ہاتھ سختی سے پکڑتے ہوئے باہر کی طرف قدم بڑھانے لگا۔

میں۔۔۔ نہیں جاؤنگی تمہارے ساتھ عزہ نے اپنے آنسوؤں کو قابو کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔ وہ ازلان سکندر کے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ چھڑوانے لگے۔ مگر ازلان کی گرفت مضبوط تھی۔وہ اسے گھسیٹتا ہوا کار کے قریب لے کر گیا۔

اسنے اپنے دانت پیستے ہوئے کار کا دروازہ کھولا اور عزہ کو کال کے اندر دھکا دیا اور خود ڈرائویئنگ سیٹ سنبھالی۔

اور کار سٹارٹ کردی جبکہ نتاشا حماد کو کال کرنے لگی۔

لیزا اس کار کو اور ازلان سکندر کو دور جاتا دیکھنے لگی۔

ازلان تیزی سے کار چلا رہا تھا۔ عزہ اسکے چہرے سے اس کے غصے کا پتا لگا سکتی تھی۔ مگر اسے اسکی پرواہ نہیں تھی۔ پرواہ تھی تو اپنی محبت کی۔ پرواہ تھی تو اس بچے کی جسکا باپ اس کی ماں سے بے وفائ کر رہا تھا۔

ازلان کیوں کیا تم نے ایسا عزہ روہانسی ہوتے ہوئے بولی۔

تمہیں پتا بھی ہے کہ میں۔۔۔۔

will you please shut up؟

عزہ نے ابھی اپنی بات پوری نہیں کی تھی کہ ازلان سکندر اسے خونخوار نظروں سے دیکھتا ہوا دھاڑا۔

عزہ اپنی جگہ ساکت رہ گئ تھی۔ کیا یہ واقعی ازلان سکندر تھا۔ وہ ازلان سکندر جس سے اس نے محبت کی تھی۔وہ ازلان سکندر جو اسے اتنی عزت دیتا آیا تھا جتنی اس نے چاہی تھی۔

مگر یہاں تو اسکا ازلان سکندر نہیں تھا۔ اسکے ساتھ بیٹھا شخص عزہ لیاقت کا ازلان سکندر نہیں ہو سکتا تھا۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

یہ تم نے اچھا نہیں کیا ازلان سکندر

لیزا کو رہ رہ کر ازلان پہ غصہ آرہا تھا۔

میں نے تم سے محبت کی اور تم نے۔۔۔ تم نے کیا کیا۔۔تم نے مجھے دھوکہ دیا۔ میری محبت کی تذلیل کی۔ تم نے لیزا حیات کی تذلیل کی۔

لیزا ازلان کی تصویر کو تھامتے ہوئے بولی۔

تم شادی شدہ تھے۔ تمہاری بیوی تھی۔ تم نے یہ سب مجھ سے چھپایا۔ تم میرے ساتھ میری محبت کے ساتھ کھلواڑ کرتے رہے۔

لیزا واقعی ازلان سکندر سے محبت کرتی تھی۔اس کے دل میں نور محبت اتر چکا تھا۔ اور وہ اتنا بڑا دھوکہ برداشت نا کر سکی تھی۔

مگر تم فکر نا کرو۔۔۔ بہت جلد تم اپنی تباہی دیکھو گے۔ تمہیں تمہاری بے وفائی کی سزا ملے گی

لیزا نے اسکی تصویر کو نجانے کتنے ٹکڑوں میں پھاڑتے ہوئے ایک فیصلہ لیا۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

تم مجھے ڈرا دھمکا کہ چپ نہیں کروا سکتے۔ ازلان سکندر تمہیں جواب دینا ہوگا عزہ ازلان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی تھی۔

تم۔۔۔ازلان نے اسکی طرف انگلی اٹھائی۔

تم بلکل چپ ہو جائو۔۔۔ تمہاری وجہ سے میرا پلان فیل ہو گیا ازلان غصے سے دانت دباتے ہوئے بولا۔

اوہ۔۔۔ تو تمہارا پلان فیل ہو گیا۔ شادی رچانا چاہتے تھے اسکے ساتھ؟؟؟اسی لیے تمہیں اتنا غصہ آ رہا ہے۔ اسکے ساتھ شادی کا پلان فیل ہوا تو کیا۔۔۔کر لو اس سے شادی۔۔ مجھے ویسے بھی تم جیسے دو ٹکے کے دل پھینک مرد کے ساتھ نہیں رہنا۔ لیکن اس سے پہلے ایک ادھورا کام پورا کرو۔۔۔۔ عزہ تقریبا چیختے ہوئے بولی

ازلان سکندر مجھے تم سے طلاق چاہیے عزہ نے اسکے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے اس کے سر پہ بم پھوڑا تھا۔

ازلان سکندر کا تو جیسے غصہ آپے سے باہر ہوا تھا۔

چٹاخ!!!

عزہ خود پہ ازلان کے ہاتھ اٹھانے پر بھونچکی رہ گئی۔

یہ آواز ازلان کی تھپڑ کی نہیں بلکہ عزہ کا دل ٹوٹنے کی تھی۔

اس نے تو کبھی خیال میں بھی نہیں توقع کی تھی کہ ازلان سکندر اس پہ عزہ لیاقت پہ ہاتھ اٹھائے گا۔

ازلان اسے غصے سے دیکھتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ جبکہ عزہ سن کھڑی تھی۔

ازلان اس پے ہاتھ نہیں اٹھانا چاہتا تھا

مگر وہ بہت زیادہ غصے میں تھا۔ لیزا کو وہ کسی حد تک اپنی ذاتی معلومات دے چکا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ لیزا اس سے واقعی محبت کرتی ہے اسی لیے اسنے اپنی انفارمیشن اسے دی تھی۔ اپنا مشن پورا ہونے کے بعد وہ لیزا کو حراست میں لے لیتا۔ اسنے ایسا ہی تو پلان کیا تھا۔ مگر عزہ نے اسکے سارے پلان پہ پانی پھیر دیا تھا۔

ایک تو اسے اپنے پلان کے ناکام ہونے کا غصہ تھا جبکہ جلتی پہ تیل کا کام عزہ کے طلاق کے مطالبے نے کیا تھا۔

لیزا اس وقت جاوید شاہ کے پاس موجود تھی۔ وہ ازلان سکندر کو اس کی بے وفائی کی سزا دینا چاہتی تھی۔

باس! کیا آپ مجھے ایجنٹ 61 کی تصویر دکھا سکتے ہیں

لیزا جانتی تھی کہ ازلان ایک سیکریٹ ایجنٹ ہے۔ وہ پھر بھی اپنے باس کی انفارمیشن اسے دیتی تھی کیونکہ وہ اس سے بے انتہا محبت کرتی تھی۔ مگر ازلان نے اس کی محبت کے ساتھ کھیلا تھا۔ جسے لیزا چاہ کہ بھی بھولا نا سکی تھی۔

جاوید نے اسکے سامنے ازلان کی تصویر رکھی۔

لیزا کے چہرے پہ تلخ مسکراہٹ بکھڑ گئ۔

میں اسے جانتی ہوں لیزا ٹانگ پہ ٹانگ جماتے ہوئے بولی تھی۔

عزہ ازلان بھائ واقعی بہت شرمندہ ہیں۔

نتاشا نے حماد کو سارا قصہ سنایا تھا۔ حماد جانتا تھا کہ ازلان لیزا سے کیا چاہتا تھا۔ لیکن اس نے نتاشا کو یہ سب عزہ کو بتانے سے سختی سے منع کیا تھا۔

آج صبح ہی وہ اور حماد ازلان کے گھر آئے تھے تاکہ ان دونوں کی صلح کرا سکیں۔

نتاشا ازلان کے حوالے سے عزہ کی بدگمانی دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

اس کے شرمندہ ہونے سے اب مجھے کوئ فرق نہیں پڑتا عزہ نے کل رات کو ہونے والا واقعہ یاد کرتے ہوئے سرد مہری سے کہا۔

دیکھو عزہ ہو سکتا ہے جیسا تم سمجھ رہی ہو وہ غلط ہو۔۔۔ ہو سکتا ہے بھائ کام

کے سلسلے میں اس سے بات کر رہے ہوں۔

نتاشا نے ڈھکے چھپے الفاظ میں اسے حقیقت سے آگاہ کرنا چاہا۔

اگر بات اس لڑکی سے چکر کی ہوتی تو شاید میں معاف کر دیتی مگر۔۔۔۔ عزہ آنسوؤں سے بھری آنکھیں اس پر گاڑتے ہوئے بولتے رک گئ۔ عزہ کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

مگر؟؟ نتاشا نے سوال داغا تھا۔

کچھ نہیں کچھ بھی تھا ازلان سکندر اسکا لباس تھا اور وہ ازلان کا لباس تھی۔ وہ ازلان سکندر کو کسی بھی صورت میں بے لباس نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اسی لیے اس نے ازلان کے ہاتھ اٹھانے پر پردہ ڈالا تھا۔

اچھا چلو کہیں باہر چلتے ہیں۔۔رو رو کہ اپنی طبیعت مت خراب کر لینا۔ ویسے بھی مجھے پھپھو بننے کا بہت شوق ہے

عزہ کو اس ماحول میں گھٹن محسوس ہو رہی تھی۔ ہو سکتا ہے کی ماحول کی تبدیلی سے بہتر محسوس کروں۔ یہ سوچتے ہوئے عزہ اسکے ساتھ جانے پر راضی ہو گئ تھی۔

اچھا اب تو پریشان مت ہو۔ ایک ہی پلان فیل ہوا ہے نا۔

حماد نے تسلی دی تھی۔

مجھے پلان فیل ہونے کی ٹینشن نہیں ہے۔ میں صرف اس بات کی فکر کر رہا ہوں کہ کہیں لیزا میری انفارمیشن جاوید کو نا دے دے۔

ازلان نے تشویش ظاہر کی۔

ارے نہیں۔۔۔ وہ ایسا کیوں کرے گی۔ وہ تو تجھ سے محبت کرتی ہے اور ویسے بھی جن سے محبت کی جائے انہیں برباد نہیں کیا جاتا

ازلان نے اسکے آخری جملے پہ چونک کہ اسے دیکھا۔

کیا۔۔۔! میں نے یہ نتاشا کی کتاب میں پڑھا تھا ازلان کے یوں دیکھنے پہ حماد نے صفائی دی تھی۔

اچانک باہر سے گولیوں کہ چلنے کی آواز آئی تھی۔ وہ دونوں چونک گئے تھے۔

ازلان تم ہتھیار لے کر آئو میں پتا کرتا ہوں کہ ماجرا کیا ہے

حماد اٹھتا ہوا بولا

سینس کے اشارے کو مد نظر th نہیں تم میرے ساتھ آئو ازلان نے اپنی 6 رکھتے ہوئے اسے روکا تھا۔ اور وہ دونوں تیزی سے بھاگتے ہوئے تہہ خانے کی طرف لپکے۔

ایجنٹس! تم لوگ جلد از جلد اس جگہ پر پہنچو

حماد نے اپنی ٹیم کو ازلان کے گھر کا ایڈریس دیتے ہوئے کال کٹ کردی۔

کون لوگ ہیں یہ۔

ازلان نے خود سے ہی سوال کیا۔

ازلان! ہمیں چیف کو بتانا ہوگا حماد نے اصلحہ لیتے ہوئے اس سے کہا۔

ازلان نے چیف کو کال کی مگر چیف فون نہیں اتھا رہے تھے۔

۔ کچھ تو گڑبڑ ہے ازلان نے حماد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

after 8 mints

سر! ایجنٹ 32 اور ایجنٹ 15 مارے گئے ہیں

دوسری طرف سے ازلان سکندر کو آگاہ کیا گیا۔

کیا ازلان نے بے یقینی سے کہا۔ وہ جو کوئی بھی تھا۔ ازلان کے بارے میں بہت کچھ جانتا تھا۔

اور چیف! انہیں آگاہ کرو۔ وہ میرا فون نہیں اٹھا رہے

اب کی بار حماد نے انہیں حکم صادر کیا تھا

سر وہ۔۔۔۔۔

کیا وہ ازلان سکندر دھاڑا تھا۔

وہ چیف کو کسی نے مار دیا۔ وہ اب نہیں رہے

ازلان کے سر پہ تو کسی نے ہتھوڑا مارا تھا۔ اس کی ہمت ڈھے گئ تھی۔

میں باہر جا رہا ہوں ازلان طیش میں بولتا ہوا باہر جانے لگا۔

نہیں۔۔ہر گز نہیں۔

حماد نے اسکے شانوں سے پکڑ کر اسے روکا۔

کیا نہیں۔ وہ جو کوئ بھی ہے میرے بارے مین سب کچھ جانتا جانتا ہے۔ باہر ہمیں ناکام کیا جا رہا ہے۔

ازلان اپنے آپے سے باہر ہوا تھا۔ یہ پہلی دفعہ تھا جب ازلان اس قدر فکر مند اور پریشان ہوا تھا۔

باہر تم نہیں میں جائونگا

کیا

Never۔

ازلان وہ جو کوئ بھی ہے اسے تمہاری تلاش ہے اور ہمارے لیے تمہاری

حفاظت بہت ضروری ہے

ازلان کا گال تھپتھپاتا ہوا باہر چلا گیا۔ اور ازلان اسے خالی آنکھوں سے باہر جاتا دیکھتا رہا۔

you know؟؟

مجھے لگتا ہے میں اوور ری ایکٹ کر گئ۔ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔تم ٹھیک کہہ رہی تھی ہو سکتا ہے وہ کام کے سلسلے میں اس کے ساتھ ہو

عزہ کا دل ماننے کو تیار ہی نہیں تھا۔ اور ان سب میں بھی اسے اپنا ہی قصور نظر آیا۔

اوہ شکر ہے۔ تمہارے بھی کوئ بات پلے پڑی

نتاشا نے سکھ کا سانس لیا۔

میں آج گھر جا کہ اس سے معافی مانگ لونگی تمہیں کیا لگتا ہے وہ مجھے معاف کر دے گا

عزہ کنفیوز سی اس سے بولی۔

of course!

کیوں نہیں کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ اور ویسے بھی اسے تم نے ایک خوشخبری بھی تو سنانی ہے

عزہ اسکا جواب سن کہ مسکرائ

ꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥ

ازلان بیسمنٹ کے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔بے چینی تھی کہ شدت اختیار کر رہی تھی۔ سکون تھا کہ دل کو میسر نا تھا۔

اس کا دل گھبرا رہا تھا۔ کچھ تو غلط تھا جو اس سے سرزد ہوا تھا۔

سر! جاوید شاہ نے ہم پہ اٹیک کیا ہے۔ دوسری سمت سے مائکروفون پہ آواز آئ۔

ازلان کی رگیں تنی تھی۔

مجھے باہر کی اپڈیٹ دیتے رہنا۔

ꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥ

حماد باہر نکلا تو باہر کی صورت حال دیکھ کے دھنگ رہ گیا۔

جاوید شاہ کے 25 بندوں میں سے 13 لوگ مر چکے تھے جبکہ ان کی ٹیم کے صرف دو ہی افراد اب تک زندہ تھے۔

تو کیا ہم ہار گئے

حماد کی دھڑکن کم ہوئی تھی۔

حماد صوفے کے پیچھے چھپا تھا۔ اس نے جاوید شاہ کے بندوں میں سے مزید 5 لوگوں کو مار گرایا تھا۔

سر! ایجنٹ 21 مارا گیا

ازلان کا دل کسی نے مٹھی میں بھینچا تھا۔

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ وہ کیسے ہار سکتا تھا۔ ازلان سکندر جسکا کام اس کی پہچان تھا۔ اپنے پیشے میں اس نے کبھی مات نہیں کھائی تھی تو یہ بازی وہ کیسے ہار سکتا تھا۔ نا ممکن!

وہ یہاں بزدلوں کی طرح نہیں چھپ سکتا تھا۔ وہ ازلان سکندر تھا، شیر کے منہ میں ہاتھ ڈال کے اسکا کلیجہ نکال لینے کی مہارت رکھتا تھا

ازلان سکندر ارادہ کر کے باہر نکلا۔

وہ سیڑھیاں چڑھ کے اوپر آیا۔ اسکے ہاتھ میں جدید قسم کی گن تھی۔ اس نے آتے ہی ایک بمب زمین پہ پھینکا اور ہر طرف دھواں دھواں ہو گیا۔

ابھی دشمن سنبھلا نہی تھا کہ ازلان سکندر نے فائرنگ شروع کردی۔

اور 40 سیکنڈ میں 5 آدمی مار گرائے۔

اب صرف ایجنٹ 32، حماد اور ازلان زندہ تھے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچانک ازلان کے پیچھے سے کسی نے گولی چلائی۔

ازلان نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو ایجنٹ 32 اسکی طرف پشت کیے لڑکھڑایا۔ اس نے ازلان کو بچانے کے لیے خود کو قربان کیا تھا۔

دوسری طرف سے حماد نے ان دو لوگوں پہ گولی چلائی تھی۔

ازلان نے کھوئی کھوئی حالت میں ایجنٹ 32 کے مردہ وجود کو دیکھا۔

ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ ازلان سکندر اپنی ٹیم کو بچا نا سکا تھا۔

جاوید شاہ کے سارے بندے مر چکے تھے۔ ازلان گھٹنوں کے بل زمین پہ بیٹھ گیا اور اپنے بال دونوں مٹھیوں میں بھینچ لیے۔

حماد نے ازلان کو دیکھا۔ اسے اس پر ترس آیا تھا۔

وہ اسکی طرف لپکا

ٹھاااااہ ایک دم گولی چلنے کی آواز آئی۔

ازلان نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو حماد زمین پہ گرا تھا۔ اسکے سینے سے خون بہہ رہا تھا۔

ازلان کو اپنی سانسیں بند ہوتی محسوس ہوئی۔

جاوید شاہ اس کے قریب آرہا تھا۔ مگر ازلان اسے دیکھ ہی کب رہا تھا۔

اسکی آنکھیں تو حماد کی لاش پہ ٹھہری تھیں۔

بے اختیار اسکی آنکھوں سے ایک آنسو نکلا۔

تو کیا اسکی بازی ناکام گئ تھی۔ کیا اس نے حماد کو کھو دیا تھا۔ کیا ازلان سکندر ٹوٹ گیا تھا۔

ازلان نے بے اختیار سانس لیا۔

چہ--چہ---چہ--چہ

جاوید شاہ اسکے قریب آکے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا

بے چارہ ازلان سکندر... کیا ہوا۔

وہ ازلان سکندر کے بال مٹھیوں میں بھینچتے ہوئے اسکا سر اوپر کرتے ہوئے بولا

مات برداشت نہیں ہوئ۔ تو کیا ازلان سکندر نے اپنی شکست تسلیم کرلی۔

ازلان کو تو ہوش ہی نہیں تھا۔اسکا چہرہ بے تاثر تھا۔

دیکھو اسے۔ اس لاش کو دیکھو۔ یہ تمہاری شکست کی گواہی ہے۔ میں نے حماد کیانی کو مارا۔ اس کا قاتل تمہارے سامنے ہے اور تم۔۔۔ ازلان سکندر کچھ بھی نہیں کر رہا۔ ازلان سکندر بے بس ہے

ازلان کو طیش آیا تھا۔ یہ الفاظ نہیں تھے سیسہ تھا جو جاوید اسکے کانوں میں ڈال رہا تھا۔ ازلان نے اپنی مٹھیاں بھینچی۔

ہاہاہاہا!

ترس نہیں آرہا تمہیں خود پر۔ تمہاری ٹیم ختم ہو چکی ہے۔ تمہارا دوست کتے کی موت۔۔۔۔

جاوید نے ابھی اپنا جملہ پورا نہیں کیا تھا جب ازلان سکندر نے پوری قوت سے اسکے منہ پہ ایک مکا دے مارا۔

مکا اتنا شدید تھا کہ جاوید شاہ پیچھے کو گرا اور اسکی بندوق دور جا گری۔

ازلان سکندر اسکی جانب بڑھا اور دیوانہ وار اس پہ مکے برسانا شروع کر دیے۔

وہ تب تک اسے مارتا رہا جب تک اس کے سر سے خون نہیں نکل آیا تھا۔

تم کہہ رہے تھے کہ مجھے مات ہوئی ہے۔ہاں ہوئی ہے مجھے مات۔ مگر ایک بات دماغ میں ڈال لو۔ میں ہارا ہوں تو مات تمہیں بھی ہوگی۔

بازی تمہاری بھی ناکام ہو گی۔ شکست تمہیں بھی ہو گی

ازلان وحشی سا ہو گیا تھا۔ وہ پیچھے کو پلٹا اور حماد کے ہاتھ میں سے گن لے کر اسکی طرف پلٹا۔

احسان کے بدلے احسان۔ نیکی کے بدلے نیکی اور موت کے بدلے موت

ازلان سکندر نے اس پر پستول تانی

مات مبارک ہو جاوید شاہ

اور یہ کہہ کر اسنے گولی جاوید کے آر پار کر دی۔۔۔

عزہ اور نتاشا 4 بجے کے قریب گھر پہنچے۔

گھر کی حالت دیکھ کہ عزہ کو دھچکا لگا۔

ازلان

بے اختیار اس کے منہ سے نکلا۔ وہ بھاگتی ہوئی اندر گئی۔نتاشا بھی اسکے پیچھے بھاگی۔

اندر جا کہ دیکھا تو بہت ساری لاشیں پڑی تھیں۔

عزہ کی دھڑکن مس ہوئی۔

عزہ ازلان ٹھیک ہے

نتاشا نے سامنے کافی فاصلے پہ بیٹھے ازلان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

عزہ ازلان کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف بھاگی اور اس کے گلے لگ گئی

اچانک نتاشا بے ہوش ہو کہ نیچے گری تھی۔ عزہ نتاشا کی طرف بڑھی جب

اس نے حماد کی ڈیڈ باڈی کو دیکھا تو بے اختیار اس کے منہ سے چیخ نکلی۔

رات کو عزہ کمرے میں آئی تو ازلان بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے زمین پہ بیٹھا تھا۔ اس کا چہرہ بے رونق ہو گیا تھا۔ عزہ کو وہ بہت کمزور لگ رہا تھا۔ اسے ازلان کو دیکھ کہ رونا آیا مگر اس نے اپنے آنسو ضبط کیے اور ازلان کے ساتھ جا کر زمین ہی بیٹھ گئی۔

ازلان ایسا مت کرو۔ حماد کی روح کو تکلیف پہنچے گی

عزہ اسکے ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی

ازلان !۔نتاشا واپس چلے گئی ہے۔ اب تمہیں بھی نارمل ہونا ہوگا۔۔

عزہ نے اسکے کندھے پہ سر رکھا۔

کافی دیر تک کمرے میں سناٹا رہا۔

ان سب کی ذمہ دار تم ہو

ازلان کی آواز نے کمرے میں طاری سکوت توڑا۔

کیا

عزہ نے سر اٹھا کہ ازلان کی طرف دیکھا۔

تم پاگل تو نہیں ہو گئے

عزہ نے بے یقینی سے اسکے چہرے کو دیکھا جو کسی بھی طرح کے جزبات سے عاری تھا۔

ازلان اسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

عزہ بھی اٹھ کے اس کے مقابل آئ۔

تم۔۔تم ہو اسکی موت کی وجہ

ازلان اسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

تم کیا کہہ رہے ہو۔میں؟؟؟میں نے کبھی ایسا نہیں چاہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عزہ کے آنسو بہہ نکلے تھے۔

اسکی عزت کا رکھوالا آج اسے بے آبرو کرنے پہ تلا تھا۔

اگر اس وقت تم نا آئ ہوتی تو لیزا کبھی ایسا نا کرتی۔ تم۔۔۔تم نے کی اس کی شروعات

ازلان بے حد ٹوٹ چکا تھا۔

نہیں ازلان سکندر۔۔۔میں۔۔۔ میں نے نہیں کیا تھا یہ سب شروع۔ تم مجھ پہ الزام لگا رہے ہو بس کردو

عزہ بے بسی سےاسکے آگے ہاتھ جوڑتی ہوئ بولی۔

چلی جائو یہاں سے

ازلان نے سرد مہری سے کہا۔

عزہ کے دل پہ ہتھوڑے چلے تھے۔

تم۔۔۔ تم پاگل ہو گئے ہو ازلان۔ تم ہوش میں تو ہو

عزہ حلق کے بل چلائ تھی۔

تم مجھے ان سب کا ذمہ دار قرار نہیں دے سک۔۔۔۔

عزہ نے ابھی بات مکمل نہیں کی تھی۔

شش۔۔۔ بلکل چپ

ازلان اسکے لبوں پہ انگلی رکھتے ہوئے بولا

فیصلے کے بعد مجرم بولا نہیں کرتے بلکہ

surrender

کرتے ہیں

عزہ کو وہ بولتا ہوا دیوانہ لگا تھا۔

get out of here

ازلان اس کے راستے سے ہٹتا ہوا بولا۔

ازلان!

get out of my room، my home and-----my--life!

ازلان نے آخری جملے پہ زور دیا۔

out!!!

ازلان باہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے چیخا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

No! i'm not going any where-did you listen that??I am not leaving you ،not now، not ever

عزہ روتے ہوئے بولی تھی۔

ازلان نے گہری سانس لی۔

okay then----

ازلان نے اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرا۔

اور آگے بڑھ کر عزہ کی کلائی تھامی اور باہر کی طرف رخ کیا۔

چھ---چھوڑو مجھے۔ ازلان چھوڑو مجھ

عزہ سسک رہی تھی۔

لیکن ازلان اسے مسلسل گھسیٹتا ہوا باہر مین گیٹ پہ لے آیا۔

good bye izzah liaqat

ازلان نے یہ کہہ کر اسے باہر دھکا دیا اور گیٹ بند کر دیا۔ اسنے اپنے قدم اندر کی طرف بڑھا دیے۔

ازلان ! ازلان دروازہ کھولو۔۔۔ ازلان پلیز۔۔۔ میں تمہارے بغیر مر جاونگی۔۔۔ ازلان پلیز۔۔ خدا کا واسطہ ہے دروازہ کھولو پلیز ازلان پلیز

عزہ دیوانہ وار گیٹ کھٹکھاتے ہوئے بولی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ازلان تم باپ بننے والے ہو ازلان۔۔۔ مجھے اکیلا مت چھوڑو۔۔۔ ازلان ایسا مت کرو۔ ازلان پلیز۔۔۔ ازلان میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔ازلان ! ازلان!!!

عزہ نے اسے فریاد کی مگر دروازے کے اس پار کوئی ہوتا تو اسکی سسکیاں سنتا نا!

نجانے کتنی ہی دیر وہ دروازے کے باہر بیٹھی روتی رہی، آہ و زاری کرتی رہی، فریاد کرتی رہی ،سسکیاں لیتی رہی، واسطے دیتی رہی، منتیں کرتی رہی، چیختی رہی

مگر وہاں اسکی تڑپ دیکھنے والا کوئی نہیں تھا۔

اسکے ہاتھ دروازہ کھٹکھٹا کھٹکھٹا کے دکھنے لگے تھے۔

اس کے آنسو اب تھم گئے تھے۔ اسکی آنکھیں رو رو کہ سوج گیٔ تھی۔

دل کہیں سنسان کونے میں بیٹھا سسک رہا تھا مگر اب اسکی سسکیاں بند ہو گیٔ تھی۔

اسے لگا اس کے اندر بیٹھا انسان مر چکا ہے۔ لیکن وہ اس انسان کی میت پہ رو بھی نہیں سکتی تھی۔ اس کے اندر کے مردہ انسان کو دفنانا ازلان بھول گیا تھا۔

عزہ تھک گیٔ تھی اور تھکنے سے زیادہ وہ ٹوٹ چکی تھی۔

باب:شب غم

جس طرح صبح کے بعد رات ہوتی ہو۔ نور کے بعد تاریکی ہوتی ہے۔ دھوپ کے بعد چھائوں ہوتی ہے۔ اسی طرح نور محبت کے بعد شب غم ہوتی ہے۔ لیکن ضروری نہیں کہ اس شب کی صبح اسی زندگی میں ہو۔ کبھی کبھی انتظار بہت لمبا ہوتا ہے۔ اس زندگی سے بھی لمبا۔ اور شب غم کی صبح موت کے بعد ہوتی ہے۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

عزہ سڑک پہ ایک بینچ پہ بیٹھی سوچوں کے جال میں قید تھی۔

کیا ازلان سکندر نے واقعی اسے چھوڑ دیا تھا۔ کیا ازلان سکندر اسے مزید میسر نا تھا۔

عزہ سن سی بیٹھی ان سوالوں کے جواب سوچ رہی تھی۔

اے بیٹی اللہ کے نام پہ کچھ دیدے ۔ اللہ تجھے خوشیاں نصیب کرے۔ اللہ تینوں سکھی رکھے۔

ایک بھکارن کی آواز پہ عزہ اپنی سوچوں کی کھائ سے واپس لوٹی۔

خوشیاں!۔۔۔ وہ اب بھلا کیسے خوش رہ سکتی تھی۔ کیا ایسا بھی ممکن تھا۔ نہیں یہ تو نا ممکن ہے۔

عزہ کے آنسو اس کے حلق میں اٹکے۔

میں۔۔۔ میں خود خالی ہاتھ ہوں عزہ نے اپنے ہاتھ کھول کے اس بھکارن کے سامنے کیے۔

بھکارن نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا۔ اور ہونہہ کہہ کے آگے بڑھ گئ۔

عزہ پوری رات اس بینچ پر بیٹھی اپنی تباہی پہ ماتم کرتی رہی

عزہ تم!۔۔۔ اندر آئو

صبح جب دروازے پہ دستک سن کے فروہ نے دروازہ کھولا تو عزہ کو اپنے سامنے اجڑی حالت میں دیکھ کہ پریشان رہ گئ۔

یہ کیا حالت بنا لی ہے تم نے اور ازلان بھائ کدھر ہیں وہ نہیں آئے ؟

عزہ نے چھوٹتے ہی اس سے سوالات پوچھے۔

وہ۔۔۔وہ اب کبھی نہیں آئے گا فروہ وہ کبھی نہیں آئے گا

عزہ چھوٹے بچوں کی طرح اس سے لپٹتے ہوئے رو پڑی۔

اندر بیٹھو فروہ گھبرا گئ تھی ۔ اس نے عزہ کو لا کے اس کے کمرے میں بٹھایا۔

اور اسے ایک گلاس میں پانی ڈال کہ دیا۔

اب بتائو ! تم دونوں کا جھگڑا ہوا ہے

فروہ نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

۔ عزہ نے سسکتے ہوئے نا میں سر ہلایا

تو ۔۔ کیا ہوا ازلان بھائ تو ٹھیک ہیں نا

عزہ نے ہاں میں سر ہلایا۔

تو تمہیں ہوا کیا ہے ۔ فروہ خود رونے والی ہو گئ تھی۔ عزہ نے رو رو کے اسے پریشان کر دیا تھا۔

عزہ نے اسے ساری روداد سنائ۔

میں میں اس کے بغیر نہیں جی سکتی ۔ مجھے ازلان چاہیے فروہ مجھے میرا ازلان واپس لادو پلیز فروہ

عزہ اسکے ہاتھ پکڑ کے پاگلوں کی طرح روتے ہوئے بولی۔

سب سب ٹھیک ہو جائے گا ۔ جب کچھ دن گزر جائیں گے نا تو اسے احساس ہو گا اور وہ تمہیں لینے آئے گا۔

فروہ نے اسے دلاسا دیا تھا۔

نہیں وہ نہیں لینے آئے گا ۔ فروہ میں نے ۔۔۔میں نے اسکی آنکھوں میں دیکھا

تھا۔۔ وہاں۔۔۔ وہاں مجھے میں کہیں نظر نہیں آئ تھی۔۔۔ میں نے بار بار اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا مگر میں کہیں نہیں تھی۔ کہیں ۔۔۔ کہیں بھی نہیں تھی میں۔

عزہ کی ہچکی بندھ گئ تھی۔

تمہیں۔۔۔ تمہیں پتا ہے وہ وہ میرا ازلان سکندر نہیں تھا۔ میں جانتی ہوں وہ نہیں تھا ۔۔ بھلا عزہ کا ازلان سکندر اس کے ساتھ کبھی ایسا کر سکتا ہے ۔۔!۔ نہیں ۔۔۔ نہیں وہ۔۔ وہ ایسا کبھی نہیں کر سکتا۔۔ میں جانتی ہوں وہ میرا ازلان سکندر تھا ہی نہیں۔۔

فروہ کو وہ بولتی ہوئ عزہ پاگل لگی تھی۔

ہاں اب تم سو جاؤ فروہ نے اسکی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے

sleeping pills

دی اور اسے لٹا کہ اس پہ کنبل اوڑھا دیا۔

شاید یہ سونے کے بعد بہتر محسوس کرے

فروہ نے اسکے کمرے کی لائیٹس جلتی رہنے دیں اور دروازہ بند کر کے باہر چلی گئ۔

وہ صبح اٹھی تو نیچے آئی۔ برآمدے میں فروہ بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی۔

ارے اٹھ گئی تم

عزہ کو دیکھتے ہی فروہ بولی

عزہ چپ چاپ صوفے پہ آ کے بیٹھ گئی۔

ٹھیک ہو تم

فروہ اس کے چہرے کا جائزہ لیتے ہوئے بولی۔ اس کی آنکھیں سوجھی ہوئی تھیں۔ چہرے پہ دنیا بھر کی ویرانی چھائی تھی۔

تمہیں کیا لگتا ہے

عزہ خالی نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

دیکھو عزہ ! یہ صحیح نہیں ہے ۔ اس نے جو کچھ کیا وہ غلط تھا میں جانتی ہوں۔ مگر تم خود پر یہ ظلم کیسے کر سکتی ہو ۔۔! میں پریشان ہوں

فروہ شکوہ کن آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

اور میں حیران ہوں ! اتنا سب کچھ ہونے کے بعد میں زندہ کیسے ہوں ۔ مجھے۔۔۔۔ مجھے تو مر جانا چاہیے تھا۔

عزہ کی آنکھوں میں نمی چمکی تھی۔

Shut up Izzah!

فروہ نے اسے ٹوکا تھا

عزہ ازلان کہو مجھے ۔ وہ مجھے یہی کہتا تھا۔

عزہ نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا۔

5 دن بعد

خیر ہی ہو آج دوپہر کے 2 بج گئے ہیں اور عزہ نیچے آئی ہی نہیں۔ فروہ نے کچن میں کھانا بناتے ہوئے سوچا ورنہ تو وہ اپنی بجھی ہوئی شکل لے کہ روزانہ 7 بجے نیچے آ جاتی تھی۔

۔ فروہ کچھ سوچتے ہوئے اوپر گئی

عزہ تم ٹھیک تو ہو

فروہ نے عزہ کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے عزہ کو دیکھا جو کسی بھی زاویے سے ٹھیک نہین لگ رہی تھی۔

فروہ ۔۔۔ فروہ

اسے دیکھتے ہی عزہ سسک اٹھی تھی۔

فروہ اس کے قریب بیڈ پہ جا کے بیٹھ گئ۔

فروہ مجھے ازلان کے پاس جانا ہے ۔ فروہ نہیں رہا جاتا مجھسے اس کے بغیر ۔۔ کسی بھی طرح مجھے اس کے پاس لے جائو

عزہ بچوں کی طرح زد کرتے ہوئے بولی۔

فروہ مجھے۔۔ لے جائو یا پھر مجھے مار دو

عزہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔

اچھا ہم ۔۔۔ ہم چلتے ہیں اس کی طرف عزہ کی طرف ایک بڑی سی چادر اچھالتے ہوئے فروہ نے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

شام 5 بجے وہ دونوں ازلان کے بنگلے کے سامنے کھڑے تھے۔

ایک نظر فروہ نے باہر ٹنگی پلیٹ کو دیکھا جس پہ محمود خان لکھا تھا اور سر جھٹک کے عزہ کے مقابل آ کھڑی ہوئ ۔ دروازے پہ تین بار دستک سینے پہ ۔ دروازہ کھلا

جی ! کس سے ملنا ہے آپکو

۔ سالہ بچے نے پوچھا15

ا۔۔۔ازلان سکندر سے

عزہ تیز دھڑکن کے ساتھ بولی۔

یہاں پر کوئی ازلان سکندر نہیں رہتا

نا تو زمین پھٹی تھی نا آسمان گرا تھا مگر کسی نے عزہ کا دل ٹکڑے ٹکڑے ضرور کیا تھا۔

آپ پتا کریں ہو گا کوئی نا کوئی

عزہ نے بے تکا سا اسرار کیا۔

آپی ہم پرسوں ہی اس گھر میں شفٹ ہوئے ہیں ۔ ہو سکتا ہے آپ پچھلے رہائشی کی بات کر رہی ہوں

نور محبت کی آخری کرن بھی ختم ہو گئ تھی۔ عزہ کے دل پہ شب غم نے ڈھیرے ڈال دیے تھے۔

فروہ عزہ کے کمرے میں بیٹھی اسے دلاسے سے رہی تھی۔

فروہ مجھے پلیز اکیلا چھوڑ دو

۔ عزہ بنا کسی تاثر کے بولی

فروہ نے ایک منٹ کچھ سوچا اور پھر اسے دیکھتے ہوئے باہر کا رخ کیا۔

لائٹ بند کر دینا۔

فروہ عزہ کی اس بات پہ چونکی تھی۔ عزہ اسے کمرے میں اندھیڑا کرنے کا کہہ رہی تھی ۔ یہ بات اسے ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

تمہیں تو اندھیرے سے ڈر لگتا ہے نا!

مجھے اب اس اندھیڑے کی عادت ڈالنی ہے۔ ورنہ اس اندھیری زندگی میں تو سسک سسک کے مر جاؤنگی ۔

عزہ نے آنکھیں جھکائے سرد مہری سے اسے جواب دیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فروہ نے اس کے کہے پہ عمل کیا اور کمرے کا دروازہ بند کر کے چلی گئ۔

عزہ کی زندگی کی ایک اور رات سسکنے میں گزر گئ تھی۔ اس کمرے کی دیواروں نے اس کی سسکیاں جزب کی تھیں۔

فروہ تہجد کے وقت عزہ کے کمرے میں آئ تو عزہ بیڈ پہ بیٹھی تھی ۔

نیند نہیں آ رہی

فروہ نے عزہ کے بال سہلاتے ہوئے کہا ۔

۔ جبکہ عزہ نے اپنے گھٹنوں پہ اپنا چہرہ رکھ دیا

نہیں

عزہ نے مختصر سا جواب دیا۔

کچھ دیر کمرے میں بلکل خاموشی رہی۔

اس خاموشی کو عزہ کی آواز نے توڑا۔

کیا لگتا ہے ۔میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا ۔ مجھے کس گناہ کی سزا ملی ہوگی

فروہ کا دل کیا وہ عزہ کے منہ پہ دو تھپڑ لگائے اور اسے بتائے کہ اسے اس کو ایسے دیکھنے کی عادت نہیں ہے اور نا ہی وہ ایسے سوالوں کے جواب جانتی ہے۔

مگر فروہ خاموش رہی۔

!مجھے پتا ہے ۔۔۔بھلا کیا

مجازی محبت جب حد سے برھ جائے نا تو پھر خدا انسان کو حقیقی محبت کی طرف لانے کے لیے اسے اس سے چھین لیتا ہے۔ تاکہ انسان اس سے رابطہ دوبارہ قائم کرے

عزہ اپنا چہرہ فروہ کی طرف کرتی ہوئی بولی۔

میں نے ازلان سے بے پناہ محبت کی اور دیکھو اب مجھے اتنا بھی نہیں پتا کہ وہ

کہاں ہے

فروہ اس کی طرف غور سے دیکھ رہی تھی۔ عزہ نے تو کبھی ایسی باتیں نہیں کی تھی۔ تو کیا محبت اس قدر ظالم ہوتی ہے!

فروہ بس سوچ ہی سکی تھی۔

ظلم ہے نا یہ! عزہ کی آواز گونجی تھی۔

کسی کو اپنا اس قدر عادی بنا دینا کہ وہ آپکے بغیر ایک پل رہ نا سکےاور پھر اسکو سنسان راہوں میں اکیلے چھوڑ دینا جہاں نا تو آگے کوئ زندگی کا نشان ہے نا پتہ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عزہ کی آواز میں غم تھا ۔ بہت زیادہ درد تھا۔

کیا اسے مجھسے جدا کرنا ضروری تھا!

کیا ایسا ممکن نہیں تھا کہ بے وفائ نا ہوتی!

میں نے تو اس سے محبت نہیں کی تھی خدا نے ڈالی تھی نا مگر پھر اب کیوں کیوں یہ سب ۔ کیوں اسے مجھسے دور کر دیا۔ کیوں مجھے مجبور کر دیا ۔ کیوں اتنی دوریاں کیوں اتنے فاصلے

عزہ پھوٹ پھوٹ کے رو رہی تھی۔

فروہ سے اسکی حالت دیکھی نا گئ وہ آنکھوں میں نمی لیے اس کے کمرے سے

باہر نکل گئی۔۔۔

✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾

15 دن بعد

عزہ آج صبح 8 بجے نیچے لاونج میں آ کے بیٹھی۔

ارے اٹھ گئی۔ ناشتہ بنائوں

فروہ نے اسے دیکھتے ہی پوچھا۔

نہیں

عزہ نے بے دلی سے جواب دیا۔

کیوں نہیں

فروہ نے اسے دیکھا۔

دل نہی کر رہا ۔ بہت عجیب سا محسوس ہو رہا ہے ، گھبراہٹ ہو رہی ہے

اچھا رکو میں تمہارے لیے کافی بنا کر لاتی ہوں

اتنا کہہ کر فروہ کچن میں داخل ہوگئی۔

ابھی فروہ کوفی بنا رہی تھی کہ اسے عزہ کی چیخ سنائی دی۔

فروہ بھاگتے ہوئے باہر گئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

!عزہ

عزہ کو اوندھے منہ گرا دیکھ کر فروہ کی تو جان ہی نکل گئ تھی۔

وہ بھاگتے ہوئے اس کی طرف گئ اور اسے بٹھایا مگر عزہ اسکے بازووں میں مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔ عزہ کے دل کی دھڑکن کم ہو رہی تھی ۔ وہ اپنے ہواس بر قرار نا رکھ سکی۔

فروہ اسے قریبی ہسپتال میں لے آئ۔ عزہ کو ایمرجنسی وارڈ میں لے جایا گیا تھا اور اس وقت فروہ وارڈ کے باہر کوریڈور میں بے چینی سے ٹہل رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچانک ایک لیڈی ڈاکٹر وارڈ سے باہر نکلی۔

ڈاکٹر! عزہ کیسی ہے اب وہ ٹھیک تو ہے

فروہ نے چھوٹتے ہی سوالات پوچھے۔

جی! پیشنٹ تو الحمداللہ ٹھیک ہیں مگر۔۔۔

ڈاکٹر کہتے کہتے رکی۔

مگر کیا

فروہ نے پریشانی سے کہا۔

مگر ہم بچے کو نہیں بچا سکے

ڈاکٹر نے اس کے سر پہ بمب پھوڑا

بچہ!

فروہ کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ اسے عزہ نے یہ سب بتایا ہی کب تھا ۔ وہ تو انجان تھی۔

جی پیشنٹ فیزیکلی اور مینٹلی بہت ویک ہیں۔ شدید ڈیپریشن کی وجہ سے بے بی سروائو نہیں کر پایا

ڈاکٹر بات مکمل کر کے آگے بڑھ گئ۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عزہ کو وارڈ سے روم میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ فروہ کمرے میں دوخل ہوئ ۔ عزہ آنکھیں کھولے چھت کو گھوڑ رہی تھی۔

تم نے مجھسے یہ سب کیوں چھپایا

فروہ اس کے قریب کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔

عزہ اٹھ کر بیٹھ گئ۔

میں نے کسی سے کچھ نہیں چھپایا

تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں

اس بار فروہ قدرے غصے سے بولی تھی۔

میں اسے بھی نہیں بتا پائی تھی

عزہ نے آنسو ضبط کیے تھے۔

۔۔۔اگر اسے پتا ہوتا تو وہ

shut up izzah!

تم اب بھی فضول بکواس کر رہی ہو ۔ تمہاری وجہ سے وہ بچہ نہیں رہا ۔اس دنیا میں۔ تم ہو اس کی قاتل عزہ ! صرف تم ہو اسکی ذمہ دار۔

فروہ بے قابو ہو گئ تھی ۔ اس نے کبھی ایسا سوچا ہی نہیں تھا۔

نہ...نہیں فروہ میں۔۔۔میں نہیں ہوں اس کی قاتل میں کیسے ! وہ وہ ہے اسکا قاتل ۔۔۔ وہ میرا بھی قاتل ہے

عزہ نے روتے ہوئے اپنے حق میں صفائ پیش کی تھی۔ وہ بہت تکلیف میں تھی۔ ازلان کے ماتم میں وہ اس ننھے وجود کو بلکل ہی بھول گئ تھی۔ کہیں نا کہیں تو وہ مجرم تھی۔

نہیں ! تم ازلان کی وجہ سے مرنے کی تمنا کرتی رہی جبکہ تمہارے پاس جینے کی ایک اور وجہ موجود تھی۔ تم ہو اس بچے کی قصوروار

فروہ یہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی۔

!نہیں نہیں نہیں

عزہ چلائی تھی۔

میں نہیں ہوں تمہاری قاتل ! تمہارا باپ ہے ۔۔۔۔ وہ ہے۔۔۔ تم۔۔۔تمہارا قاتل ۔۔۔م۔۔۔۔میرا۔۔۔قاتل ، میں نہیں ہوں تمہاری۔۔۔۔گنہگار ...
ازل۔۔۔ازلان سکندر ہے ہم دونوں کا گنھگار ! میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرونگی ۔۔۔۔۔ تم تڑپو گے۔۔۔۔ تم بھی سکون ڈھونڈو گے مگر میرہ طرح تمہیں بھی وہ کبھی نہیں ملے گا۔۔۔۔ ازلان میں۔۔۔۔ تم سے نفرت کرتی۔۔۔۔ہوں ازلان سکندر میں تم سے بہت زیادہ نفرت کرتی ہوں ۔۔۔ سنا تم نے

I hate you Azlan sikandar، I hate you

عزہ چلا رہی تھی۔

کسی نے شطرنج کی بازی ایسے چلی تھی کہ سب کچھ پلٹ گی تھا۔ عزہ کے دل سے نور محبت ختم ہو گیا تھا ۔ اس نور کی ایک کرن بھی دل میں باقی نا رہی تھی۔

شب غم چار سو پھیل چکی تھی۔ دل کے ہر کونے میں اندھیرا ہو چکا تھا۔

ꕥ ꕥ ꕥ ꕥ ꕥ ꕥ ꕥ ꕥ ꕥ ꕥ ꕥ ꕥ ꕥ ꕥ ꕥ ꕥ

عزہ کو ہسپتال سے چھٹی مل گئی تھی۔ اس حادثے نے بہت کچھ بدل کے رکھ دیا تھا۔ عزہ کے ازلان کے لیے جزبات بھی بدل چکے تھے۔ عزہ کے دل کے حالات بھی بدل چکے تھے۔

!کہاں جا رہی ہو اتنی تیار ہو کر

فروہ نے عزہ کا حلیہ دیکھتے ہوئے پوچھا۔ عزہ نے بے بی پنک کلر کی اونچی کرتی پہنے ساتھ میں ہم رنگ ڈوپٹہ گلے میں ڈالے ،سفید شلوار کے ساتھ چادر لپیٹے خود کو تیار کیے باہر کی طرف رخ کیے ہوئے تھی۔

ایک جگہ انٹرویو ہے میرا آج۔ دعا کرنا

عزہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

عزہ ! کیا تم ان سب کے لیے تیار ہو

۔ فروہ نے اسکے بازو پہ ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا

آف کورس ! اب میں اس شخص کے لیے ساری عمر رو تو نہیں نا سکتی جسے میری پرواہ تک نہیں۔

عزہ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

۔ تمہیں کیسے پتا اسے تمہاری پرواہ نہیں ہے

عزہ کی ازلان کے لیے بدگمانی دیکھ کہ فروہ کو برا لگا تھا۔

اگر اسے میری پرواہ ہوتی تو میں یہاں نہیں بلکہ اس کے پاس ہوتی۔ اس نے آنا ہوتا تو اب تک آجاتا ، مجھے اب کوئی امید نہیں ہے اور نا ہی ایسی فضول باتوں کے لیے میرے دل میں کوئی جگہ ہے۔میں نے غیر اہم چیزوں کو دل سے نکال دیا ہے

عزہ اسکا ہاتھ اپنے بازو سے پیار سے ہٹاتے ہوئے بولی۔

لیکن۔۔

اچھا بس نا ! خدا حافظ

اس سے پہلے کے فروہ کچھ بولتی، عزہ نے اسے ٹوکا اور باہر نکل گئ۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

جی تو مس عزہ !۔۔۔ آپ کل سے یہاں جاب کر سکتی ہیں

بلال اعظم ایک ڈریس ڈیزائنگ کمپنی کا اونر تھا۔ عزہ کا انٹرویو لینے کے بعد بلال نے عزہ سے کہا تو عزہ نے پھیکی سی مسکراہٹ اپنے ہونٹوں پہ بکھیڑی۔

thank you sir!

عزہ کہتے ہوئے آفس سے باہر چلی گئ۔

وہ بس پر بیٹھی اور سیٹ سے ٹیک لگا کہ اس نے اپنی آنکھیں مینچ لی۔

عزہ پلیز میری فائل مجھے دیدو

ازلان سکندر سیڑھیوں پہ کھڑا اس سے کہہ رہا تھا۔

کیا 24 گھنٹے کام کام اور صرف کام لگے رہتے ہو ۔ میں نہیں دے رہی

عزہ صوفے کے پیچھے کھڑے ہوتے ہوئے ازلان سے شکوہ کر رہی تھی۔

عزہ میں تم سے آخری بار کہہ رہا ہوں

ازلان نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔

ورنہ کیا کروگے ازلان سکندر ! مجھے مارو گے ۔ ڈانٹو گے

عزہ اس کے پاس آتے ہوئے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی۔

نہیں ! ضروری تو نہیں ازلان سکندر ہر کام مار کر کرے ۔ کچھ کام پیار سے بھی کرنا آتے ہیں مجھے

ازلان اسکا فائل والا ہاتھ پکڑتے ہوئے شوخ لہجے میں بولا۔

۔ عزہ نے آنکھیں کھول لی ۔ اس کی آنکھوں میں ۔آنسو بھٹک رہے تھے

ازلان تم بہت برے ہو ۔۔۔ تم نے میری زندگی تباہ کر دی۔ میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرونگی۔ تم میری زندگی میں میٹھے زہر کی حیثیت رکھتے ہو۔۔۔

نفرت ہے مجھے تم سے۔۔۔تمہاری ہر بات سے۔۔ تمہاری ہر یاد سے

عزہ نے حقارت سے سوچتے ہوئے اپنے آنسو صاف کیے۔

3 years later

تین سال گزر گئے تھے۔ سب کچھ بدل گیا تھا۔ عزہ نے خود کو مضبوط کر لیا تھا۔ اس نے اپنی ساری توجہ کام کی طرف مبزول کر دی تھی۔ دن کی روشنی میں بہت مضبوط اور کانفیڈینٹ نظر آنے والی عزہ رات کی تاریکی میں بکھر جاتی تھی۔ اس کی راتیں سسکنے میں گزر جاتی تھی ۔ وہ نمازوں کی پابندی کرنے لگی تھی۔ اس نے اب کبھی بھی ازلان سکندر کی خواہش نہیں کی تھی۔ ہاں البتہ سکون قلب کی تمنا وہ ہر نماز میں کرتی تھی۔ اس نے ہر عمل اور ہر وظیفہ کر ڈالا تھا مگر سکون اسے میسر نا تھا۔ نماز پڑھنے کی وجہ سے اسے وقتی طور پہ سکون مل جاتا تھا۔ مگر وہ دائمی سکون چاہتی تھی۔

اس وقت بھی وہ بیڈ کرائون کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ ازلان سکندر کی یادیں اسے کاٹ کھانے کو دوڑ رہی تھیں۔ اتنے سالوں کی بعد بھی وہ اس کے دل سے غائب نہیں ہوا تھا۔ کوئی نا کوئی یاد اس کے ذہن میں آجاتی اور عزہ کا سکون تباہ کر کے چلی جاتی۔ اس وقت بھی عزہ کا سکون کھو گیا تھا۔

ازلان سکندر زندگی بھر کا روگ تھا۔ وہ روگ جو نا ہی مٹایا جا سکتا تھا نا ہی

بھلایا جا سکتا تھا۔

۔ کچھ سوچتے ہوئے عزہ بیڈ سے اٹھی اور واشروم کا رخ کیا

وضو کرنے کے بعد اس نے تہجد ادا کی۔ وہ اپنے رب سے سکون مانگنے بیٹھی تھی ۔ وہ سکون جو اسے ازلان سکندر سے بچھڑنے کے بعد کبھی حاصل نہیں ہوا تھا۔

۔ اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے

یا اللہ ! مجھے نہیں پتا میرے ساتھ یہ سب کیوں ہوا ۔ اور نا ہی مجھے کوئی شکوہ ہے ۔ پر میرا درد کم نہیں ہو رہا ۔ تو نے مجھے اس سے جدا کیا تو میں نے اس چیز کو قبول کیا۔ تیری رضا میں راضی ہوئی۔ دل کو مارا۔۔۔ دل کی خواہشات کو مارا۔ میرے دل میں اسے پانے کی خواہش اب نہیں رہی ۔نا ہی مجھے اس سے محبت ہے۔ لیکن ان سب کے باوجود مجھے سکون نہیں ہے۔ اس کی یادیں اب بھی میرے دل پہ قابض ہیں ۔ میں اسے تجھسے نہیں مانگ رہی۔ مت لوٹا مجھے وہ شخص۔ مجھے اب اس انسان کو کبھی نہیں دیکھنا۔ نفرت ہے مجھے اس سے ۔ ۔۔۔ مگر میرے مولا میں اس سے نفرت بھی نہیں کر پا رہی ۔ ٹھیک ہے نہیں ہوتی نفرت تو نا ہو۔۔۔ مگر پلیز اس کی ہر یاد،ہر بات کو میرے دل سے نکال دے۔ میں اسے بھلانا چاہتی ہوں میری مدد فرما ! مجھے اسے بھولنے کی طاقت دے۔۔۔ اگر میں نے اسے بھلا دیا تو مجھے سکون حاصل ہوگا۔ اس

کی یاد کو میرے دل و دماغ سے نکال دے ۔۔۔ یا اللہ مجھے سکون دے

عزہ روتے ہوئے سجدے میں گر گئ۔

میں اس شخص کے لیے انجان بننا چاہتی ہوں۔ تونے اسے مجھسے دور کیا ہے تو اسے بھلانے کی توفیق دے یا اللہ پلیز۔۔۔ پلیز اللہ پلیز میری دعا سن لے پلیز نا پلیز۔۔۔

عزہ کرب و درد سے بلبلا اٹھی تھی۔ ایک اور رات آنسوؤں اور سسکیوں کے نزر ہوئ تھی۔

****

یس سر آپ نے بلایا

عزہ بلال کے آفس میں داخل ہوئ۔

جی ! بیٹھیں پلیز

بلال نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

عزہ نے سیٹ سمبھالی۔

مس عزہ ! ہمارا لاہور میں ایک فیشن شو ہے۔ اور جیسا آپ کام کرتی ہیں ویسا کوئ اور نہیں کر سکتا ۔۔ اس بات میں کوئ شک نہیں۔ ۔۔ تو میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمارے ساتھ لاہور جائیں

عزہ اس کی بات سن کے کچھ دیر خاموش رہی ۔ اسے کسی سوچ میں غرق دیکھ کر بلال نے اسے مخاطب کیا۔

اگر آپ نہیں جانا چاہتی تو اٹس اوکے۔۔۔

I can arrange a substitute!

نہیں میں ضرور جائونگی۔۔

۔ عزہ نے اپنا فیصلہ سنایا

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

کیا تم لاہور جائوگی وہ بھی اکیلی

جب سے عزہ نے اسے اپنے لاہور جانے کی اطلاع دی تھی ۔۔ وہ تب سے بہت شوکڈ تھی۔

اف! فروہ میری دوست میں اکیلی نہیں ہو پورا سٹاف ہوگا میرے ساتھ

عزہ نے اسے مطمئین کرنے کی کوشش کی۔

ہاں وہ سٹاف جو تمہارے نام اور کام کے علاوہ کچھ بھی نہیں جانتا

فروہ اس کی بات ماننے کو تیار نہیں تھی۔

اور پتا ہے کہ آج کل کے حالات کیسے ہیں ۔۔۔ مال و دولت تو دور کی بات

لوگ عزت و آبرو بھی چھین لیتے ہیں

فروہ نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

عزہ نے گہرا سانس لیا۔

ارے نہیں! کچھ بھی نہیں ہوتا ۔۔۔۔ اب میں پہلے والی عزہ نہیں ہوں جسے کھڑے اور کھوٹے کی تمیز ہی نا ہو ۔۔۔۔ ان تین سالوں نے ایک نئ عزہ کو جنم دیا ہے ۔۔۔ پہلے سے کافی بہتر عزہ !

عزہ تلخ لہجے میں بولی تھی۔

کبھی کبھی جو ہمیں نظر آتا ہے ویسا ہوتا نہیں ۔۔۔ہم تصویر کا ایک رخ دیکھتے ہیں اور اپنا فیصلہ سنا ڈالتے ہیں ۔۔۔کوشش ہی نہیں کرتے دوسرا رخ دیکھنے کی!

ان تین سالوں میں عزہ کی ازلان سے نفرت دیکھ کہ فروہ کو ازلان سے ہمدردی ہو گئ تھی۔

نہیں ! ہم میں سکت ہی نہیں ہوتی دوسرا رخ دیکھنے کی

عزہ نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا۔

۔۔۔عزہ ہو سکتا ہے ازلان

فروہ ! نام مت لو اس شخص کا... وہ مر چکا ہے میرے لیے ! میرے صبر کو

مت آزمائو بار بار اسکا نام لے کے۔۔۔ مجھے تکلیف ہوتی ہے ۔۔۔۔۔ اس کا زکر کر کے میری زندگی مزید مشکل مت بنائو

عزہ نم آنکھوں سے آنسو ضبط کرتے ہوئے بولی اور اپنے کمرے میں چلی چلی گئ۔

⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘

۔ فروہ اس کے کمرے میں داخل ہوئ

ہمممم

عزہ نے اس کی طرف دیکھے بغیر جواب دیا۔

دیکھو عزہ میں۔۔۔ میں کل کے لیے شرمندہ ہوں

فروہ نے عزہ کے قریب آتے ہوئے کہا۔ عزہ نے اپنا رخ اس کی طرف کیا۔

I'm sorry ۔

میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی

فروہ اپنا چہرہ نیچے جھکاتے ہوئے بولی۔

کوئ بات نہیں ۔۔۔ مجھے یہ سب تکلیف دیتا ہے۔

عزہ نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے بیڈ پہ بٹھایا اور خود بھی اس کے قریب بیٹھ

گئ۔

میں اپنی زندگی میں بہت آگے بڑھ گئ ہوں ۔ اتنی آگے کی ماضی کو کوئ چیز بھی میرا پیچھا نہیں کر سکتی

عزہ اس کے طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

ایک سوال پوچھ سکتی ہوں

فروہ نے عزہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

عزہ بیڈ سے کھڑی ہو کے الماری کے پاس آئ۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں ہوچھ

عزہ الماری کے دراز سے اپنے ڈاکومنٹس نکالتے ہوئے بولی۔

اگر کوئ معجزہ ہو جائے اور ازلان تمہارے سامنے آجائے تو تم کیا کروگی

عزہ کے چلتے ہاتھ رکے تھے۔

کچھ دیر دونوں کے درمیان خاموشی چھائ رہی۔

میں اسے پہچاننے سے انکار کر دونگی اور اس سے بہت دور آجائونگی

فروہ نے چہرہ اٹھا کے عزہ کی پیٹھ کی طرف دیکھا۔

اور اٹھ کے کمرے سے باہر آ گئ۔

جبکہ عزہ اب بھی وہیں ساکت کھڑی تھی۔

معجزے کہاں ہوتے ہیں

عزہ نے اپنا سر جھٹکا اور اپنا سوٹ کیس ریڈی کرنے لگی۔

اپنا بہت بہت بہت زیادہ خیال رکھنا

۔ فروہ عزہ کو رخصت کرتے ہوئے بولی

اچھا میری ماں! اور کچھ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عزہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔

مت جائو

فروہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔ وہ اب عزہ کو اکیلا نہیں بھیج سکتی تھی ۔ اسے عزہ کی بہت زیادہ فکر ہونے لگی تھی جب سے اسکا مس کیرج ہوا تھا۔

فروہ پلیز ! اب اگر تم روئ نا تو میں کبھی واپس نہیں آئو نگی

عزہ نے دھمکی لگائ تھی۔ اور یہ دھمکی کام کر گئ تھی۔

وعدہ کرو روزانہ کال کروگی اور ایک ایک بات بتائوگی

فروہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی۔

اللہ حافظ

عزہ نے فروہ کو گلے لگا اور لاہور کے لیے نکل گئی۔۔۔

مس عزہ ! یہ رہی آپکے روم کی کیز ! اگر کوئی بھی ضرورت ہوئی تو مجھے کال کر دینا

بلال اسے ہوٹل کے ایک روم کی چابی پکڑاتا ہوا اپنے روم میں چلا گیا۔

۔ عزہ دروازہ کھول کے اپنے کمرے میں داخل ہوئی

کمرہ کافی بڑا تھا ۔ ویل ڈیکوریٹڈ تھا۔

عزہ نے کمرے کی ایک ایک چیز کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد کپڑے الماری میں لٹکا کے فریش ہو کر سونے کے لیے لیٹ گئی۔

اچانک فون پہ رنگ ہوئی۔

...فروہ کالنگ

عزہ نے لمبا سانس لیا کیونکہ وہ جانتی تھی کی اب اسکی جان جلدی نہیں چھوٹنے والی۔

عزہ تم پہنچ گئی ! تم ٹھیک ہو کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی

فروہ نے چھوٹتے ہی سوالات پوچھے۔

یا اللہ ! مجھے دوسری ماں کیوں دے دی

عزہ نے رونے کی ایکٹنگ کی تھی۔

شکر کرو ! یہ جو اب تم اتنی خوش ہو نا یہ سب میری وجہ سے ہے اگر میں نا ہوتی نا تو تم اب بھی پاگلوں کی طرح مرنے کی دعائیں کرتی رہتی

فروہ جانے انجانے میں عزہ کا ماضی ہمیشہ اس کے سامنے لا کھڑا کرتی تھی۔ اور اب بھی اس نے ایسا ہی کیا تھا۔

تم مجھے اسے بھولنے نہیں دوگی نا!

عزہ نے تکلیف سے کہا تھا۔

سوری ! پتا نہیں کیوں میں ہمیشہ آل فال بک دیتی ہوں

فروہ واقعی شرمندہ ہوئی تھی۔

اس نے مجھے معاف کر دیا ہو گا فروہ!

عزہ نے فروہ سے سوال پوچھا تھا۔

کس نے

فروہ نا سمجھی سے بولی تھی۔

میرے بچے نے

عزہ کی انکھیں نم ہوئ تھیں۔

ان سب میں تمہاری غلطی نہیں تھی

ہمم

عزہ نے یہ کہتے ہی کال کٹ کردی تھی ۔ فروہ جان چکی تھی کہ عزہ رو رہی ہوگی ۔ مگر یہ روگ تو اب زندگی بھر کا روگ تھا۔

congratulations staff!

آپ سب کی محنت کی وجہ سے ہمارا شو کامیاب بلکہ بہت کامیاب ہوا

تمام لوگوں نے بلال اعظم کی بات پر تالیاں بجائ تھی۔

تو اس کامیابی کی خوشی میں کل میں نے ایک چھوٹی سی پارٹی رکھی ہے۔ امید ہے کہ آپ سب ضرور ہمیں جوائن کریں گے ۔

soooo let's meet tomorrow!

بلال اپنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے بولا۔

یےےے یاہو

ایسی کئ آوازیں گونجی تھی ۔ عزہ اپنے کمرے میں آ گئ۔

ابھی وہ بیڈ پےاکے بیٹھی ہی تھی کہ فروہ کی کال آگئ۔

کیسی ہو ! آج کا دن کیسا گزرا

فروہ نے عزہ سے سوالات کیے۔

ٹھیک تھا! ہمارا آج شو تھا بتایا تھا نا میں نے تمہیں

ہاں ... کیسا گیا تمہارا شو ؟ ہٹ یا فلاپ

فروہ نے پوچھا۔

سوپر ڈوپر ہٹ... اور پتا ہے کل ہمارے اونر نے ہمیں پارٹی میں انوائیٹ بھی کیا ہے

عزہ نے اپنی بات مکمل کی۔

ہاں تو کونسا ڈریس پہنو گی

پاگل ہو گیا ! میں نہیں جا رہی پارٹی پہ

عزہ نے اپنی ناک سے مکھی اڑائ تھی۔

لے وہ بھلا کیوں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فروہ نے استفسار کیا۔

میں وہاں جا کر کیا کرونگی

?تم یہاں بیٹھ کر کیا کروگی ! دیواروں سے باتیں

۔ فروہ نے اس سے پوچھا

یو نو واٹ ! تمہیں جانا چاہیے ورنہ عجیب عجیب سوچیں تمہارے دماغ میں آئینگی

فروہ نے جواز پیش کیا

کتنا فضول بولتی ہو تم

ہاں نا بات مان لے میری ، فائدے میں رہے گی میری جان

فروہ نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے گرو جی ! اچھا چل اب مجھے نیند آ رہی ہے ٹا ٹا

عزہ نے فروہ سے اپنی جان چھڑوائی اور سونے کے لیے لیٹ گئی۔

عزہ کو فروہ کی باتیں صحیح لگی تھی۔ وہ بھلا کمرے میں بیٹھ کہ کیا کرے گی ۔ ۔ تنہائی میں اسے ماضی آ لپیٹتا تھا ۔ اسی لیے وہ تنہائی سے دور بھاگتی تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں ٹھیک ہے میں چلی جاؤنگی ۔۔۔مگر میں پہنوں گی کیا

عزہ پارٹی میں جانے کے لیے تیار ہو گئ تھی ۔ اور اب وہ شام کو فروہ سے کپڑوں کے بارے میں رائے لے رہی تھی۔

تم اپنا گولڈن ڈریس پہن کو جسکے ساتھ براؤن ڈوپٹا ہے

فروہ نے اسے آئیڈیا دیا۔

پاگل ہو اتنا ہیوی میں اپنے ساتھ لے کر تھوڑی آئ تھی۔

اوہو تو پھر تم وہ سلور ڈریس پہن لو جو میں نے تمہیں گفٹ دیا تھا

تم رہنے دو میں خود ہی پہن لونگی یہ تمہارے بس کی بات نہیں ہے بے وقوف عورت

عزہ نے فون بند کیا اور الماری کھولی۔ اسنے مہرون کلر کا سوٹ نکالا جس پر مہرون کلر کے ہی چھوٹے چھوٹے موتی لگے تھے ۔ اس کے ساتھ شیفون کا مہرون رنگ کا ڈوپٹا تھا ۔ اور ساتھ میں کیپری کالی اور سفید دھاڑیوں والی تھی ۔

ڈریس ڈیسائیڈ کر کے وہ نہانے چلے گئ۔

اے !!! مہرون کے ساتھ پنک لپسٹک کون لگاتا ہے مہرون ہی لگا

۔ فروہ ویڈیو کال پہ اسے میک اپ کی ہدایات جاری کر رہی تھی

بھئ میں نے نہیں اتنا ڈارک کلر لگانا

۔ عزہ نے صاف انکار کر دیا

! تجھی میری دوستی کی قسم

عزہ بے بس ہو گئ تھی اور فروہ نے فاتحانہ قہقہہ لگایا تھا۔

عزہ اب پوری طرح تیار تھی اسنے باک کرل کر کے کھلے ہی چھوڑے تھے۔

! ہائے نظر بد دور! آج تو عاشقوں کی لاشیں گرنی ہیں لاشیں

فروہ نے اسے چھیڑا تھا۔ اور عزہ اس کی اس بات پہ تپ گئ تھی اس نے کال بند کر دی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات کے 10 بجے وہ لوگ پرل کونٹیننٹل ہوٹل میں موجود تھے۔ یقیناں انتظام بہت اعلی کیا گیا تھا۔

بلال نے اپنے کچھ دوستوں کو بھی مدعو کیا تھا اور وہ اپنے سٹاف سے ان کا تعارف کروا رہا تھا۔

عزہ ایک کونے میں بیٹھی موبائل پہ فروہ کو میسجز کرنے میں مشغول تھی۔

اے تو پارٹی میں کیا کرنے گئی تھی جب بات ہی مجھ سے کرنے تھی

۔ عزہ کا موبائل بجا

تم نے بھیجا تھا تمہی بھگتو

عزہ نے فروہ کے مسج کا جواب دیا۔

اچھا بتاؤ کیا ہو رہا ہے پارٹی میں

عزہ ٹن ٹن کی آواز سنتے ہی موبائل کی طرف متوجہ ہوئی۔

!وہی امیروں والے چونچلے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عزہ نے سینڈ کے بٹن پہ ٹچ کیا۔

ارے مس عزہ! آپ یہاں بیٹھی ہیں میں تو آپ کو کب سے ڈھونڈ رہا ہوں

بلال کی آواز پہ عزہ نے سر اٹھا کے دیکھا اور احتراما کھڑی ہو گئی۔

جی سر کوئی کام تھا

عزہ نے مطلب کی بات پوچھی۔

میں نے اپنے کچھ دوستوں کو بھی انوائیٹ کیا تھا اور میں اپنی کمپنی کی سب سے بہترین ایمپلوئے کا ان سے تعارف کروانا چاہتا ہوں

بلال نے مسکراتے ہوئے اس کی بات کا جواب دیا۔

تو آپکو کوئ اعتراض تو نہیں

۔ بلال نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

آف کورس نہیں!

اور عزہ بلال کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔

تبھی عزہ کے موبائل پہ فروہ کا میسج آیا۔

لگتا ہے تو بزی ہو گئ ہے اچھا میرا ایک کام کردے میرے لیے کوئ ہینڈسم بندہ ڈھونڈ لینا وہاں پہ

فروہ کا میسج پڑھتے ہی عزہ کے چہرے پہ مسکراہٹ بکھری۔

ملیے ان سے مس عزہ یہ ہے میرے بہت عزیز دوست ! مسٹر آصف سلیم!
ان کا اپنا سٹیل کا بزنیس ہے ۔ اور آصف یہ میری کمپنی کی بہترین امپلائ

عزہ نے اشارے سے سلام کیا۔

نائس ٹو میٹ یو مس عزہ

می ٹو

اب بلال اسے اپنے اگلے مہمان کے پاس لے جا رہا تھا۔

اے ڈھونڈھ لیا ہے میں نے تیرے لیے لڑکا ۔ آصف نام ہے ۔۔۔ تو کیا

!خیال ہے مس فروہ

عزہ نے فروہ کو میسج بھیجا۔

!اور یہ ہیں اس پارٹی میں موجود سب سے بہترین شخص مسٹر ازلان سکندر

۔ عزہ نے اس نام پہ چونک کے اپنا سر اوپر اٹھایا

اور یہ ہیں مس عزہ لیاقت ! میری کمپنی کی بہترین امپلائی

!عزہ

ازلان کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

! ہاں عزہ ! اچھا نام ہے نا

بلال نے ان دونوں کے چہرے کی طرف دیکھا خو ایک دوسرے کو حیرانی سے دیکھ رہے تھے۔

مس عزہ آپکو انٹرسٹنگ بات بتائوں پہلے یہ کسی سیکریٹ ایجنسی کے لیے کام کرتے تھے مگر اب یہ ایک امپورٹ ایکسپورٹ کارپوریشن رن کر رہے ہیں ... ! اس کے علاوہ انہوں نے کئ تعلیمی ادارے بھی کھولے ہیں یو نو سوشل ورک

بلال نا جانے کیا کیا بول رہا تھا مگر عزہ تو سامنے کھڑے شخص کو بغیر آنکھیں جھپکے دیکھ رہی تھی ۔ وہ کیوں اسکے سامنے آیا تھا۔ وہ جو اتنے سالوں سے اسے بھولنے کی کوشش کر رہی تھی ازلان سکندر نے ایک سیکنڈ میں اسکی یہ کوشش

ناکام کردی تھی۔

۔ عزہ کے چہرے پہ کرب ، رنج و الم کے آثار نمایاں ہوئے

ایکسکیوز می مجھے اب چلنا چاہیے مسٹر بلال

یہ کہتے ہوئے عزہ وہاں رکی نہیں بلکہ وہاں سے بھاگتے ہوئے باہر آگئ۔ ٹیکسی لی کر وہ اپنے ہوٹل کی طرف روانہ ہو گئ۔

ارے انہیں کیا ہو گیا

بلال حیرت سے بولا۔

جبکہ ازلان سکندر خالی آنکھوں سے باہر کی جانب دیکھ رہا تھا۔

عزہ اپنے کمرے میں آتے ہی دروازے کے ساتھ لگ کے زمین پہ گرتی چلی گئ۔

وہ اس کے سامنے تھا۔ اتنے سالوں بعد خدا نے اسے اس کے سامنے کا کھڑا کیا تھا

میں نے تو یہ نہیں چاہا تھا

عزہ دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑتے ہوئے بولی۔

آنسو شدت سے بہنا شروع ہو گئے تھے۔

کیوں میرے اللہ کیوں ! جب میں نے اسے چاہا تھا تب تونے اسے مجھے لوٹایا نہیں اور اب یوں اس طرح اچانک ۔۔۔ مار کیوں نہیں دیا تو نے مجھے

عزہ چھت کو دیکھتے ہوئے زور سے چلائ تھی۔

مجھے آزمائش میں مت ڈال ... وہ شخص میرے اعصاب پہ سوار ہے ۔۔۔ وہ ۔۔ میری سانسوں سے کھیلنا جانتا ہے ۔مجھے اتنی بڑی سزا مت دے

عزہ روتے ہوئے بولتی جا رہی تھی ۔ تکلیف تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی ۔ دل تھا کہ دھڑکنا بھول گیا تھا۔ چیخیں تھی کہ حلق میں پھنس گئ تھیں۔

ازلان سکندر رات کے 2 بجے سڑکوں پہ گاری دورا رہا تھا۔ وہ کافی دیر تک یونہی سڑکوں پہ مارا مارا پھر رہا تھا۔

ازلان کو عزہ سے جدا ہوئے 20 دن ہو گئے تھے ۔ عزہ کو گھر سے نکالنا ایک وقتی فیصلہ تھا۔ حماد اسکے بچپن کا دوست تھا۔ دونوں کا رشتہ بھائیوں سے بھی گہرا تھا۔ ازلان اس کی حفاظت اپنا اولین فرض سمجھتا تھا۔ اور اس دن اس نے اپنے فرض میں کوتاہی کی تھی۔ وہ اپنی ہی نظروں میں مجرم بن گیا تھا۔ اور اس وقت اسے سب سے زیادہ قصور وار عزہ ہی لگی تھی۔

جانے انجانے میں وہ غصے میں عزہ کو خود سے دور کر کے خود کو ہیسزا دے بیٹھا تھا۔

۔ اور اب 20 دن بعد اسے شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا

اسنے عزہ کو ڈھونڈنے کے لیے دن رات ایک کر دیے تھے۔

کہاں جا سکتی ہے وہ

ازلان نے ہر ہسپتال ہر مردہ خانہ چھان مارا تھا مگر عزہ کا کوئی اتا پتا نہیں تھا آخر کو اس نے سوچا کہ شاید وہ فروہ کے گھر پر ہوگی۔

جب وہ فروہ کے گھر پہنچا تو باہر گیٹ پہ بڑا سارا تالہ لگا دیکھ کہ اسکا دل کسی ۔ نے مٹھی میں بھینچا تھا

وہ لڑکھڑاتا ہوا تھڑی پہ بیٹھ گیا۔

عزہ کہاں چلی گئی ہو

ازلان اپنا سر اپنے ہاتھوں پہ گرائے سوچ رہا تھا۔

اسنے اپنا سب کچھ کھو دیا تھا ۔ حماد ، پروفیشن کی قابلیت ، اپنا ریکارڈ اور اپنی زندگی کا سب سے قیمتی اثاثہ عزہ، اسنے سب کچھ گنوا دیا تھا۔

ایک سال تک وہ عزہ کے لیے مارا مارا پھرتا رہا تھا ۔ نجانے کتنی دعائیں مانگی تھی نا جانے کتنے سجدے کیے تھے۔ مگر عزہ کہیں نا ملی تھی۔

تو کیا اس کی دعائیں قبول نہیں ہوئی تھی۔

کیا وہ عزہ کے قابل نہیں تھا۔

۔ کیا وہ ایک اور شخص کا مجرم تھا

کیا اس نے عزہ کو ہمیشہ کے لیے کھو دیا تھا۔

یہ سوچیں اسے جینے نہیں دیتی تھی۔

دو سال بعد ازلان نے جان لیا تھا کہ اب اسے عزہ کبھی نہیں ملنے والی ایک روگ دل کو آ لگا تھا۔

اس نے سیکریٹ ایجنسی کے لیے کام کرنا چھوڑ دیا تھا ۔۔ اس نے چیرٹی رن کی تھی۔

اس کے علاوہ عزہ کی یادوں سے پیچھا چھڑانے کے لیے اس نے اپنے آپ کو سوشل ورک میں مصروف کر دیا تھا۔

مگر عزہ اس کے دل سے نہیں نکلی تھی۔

ازلان سکندر ان 3 سالوں میں بہت بدل گیا تھا۔ وہ کافی سخت ہو گیا تھا ۔۔۔ کسی نے ان تین سالوں میں اسے مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

کچھ عرصہ پہلے چیریٹ کے سلسلے میں ازلان اور بلال کی ملا قات ہوئ تھی۔
ازلان تو اس کے ساتھ پروفیشنل ہی رہا تھا مگر بلال اپنی نیچر سے مجبور اس سے بہت زیادہ فرینک ہو گیا تھا۔

اور آخر کار ازلان نے بھی ہتھیار ڈال دیے تھے ۔ ان دونوں کی کافی اچھی دوستی ہو چکی تھی ایسا بلال کا کہنا تھا۔

اس دن ازلان بیٹھا کچھ امپورٹنٹ پیپرز دیکھ رہا تھا کام کے سلسلے میں۔

تبھی اسکا فون رنگ ہوا

yes? Azlan Sikandar speaking!

ازلان اپنی ساری توجہ کاغزات پہ مرکوز کرتے ہوئے بولا۔

اوہ ہائے ازلان کیسے ہو میں بلال اعظم ... یاد تو ہوگا میرے دوست

دوسری طرف سے بلال کی چہکتی آواز سنائ دی۔

ہاں یاد ہے

ازلان نے پیپرز بند کرتے ہوئے کہا۔

کوئ کام تھا

ازلان نے مطلب کی بات کی۔

ہاں مگر تم وعدہ کرو کہ یہ کام پورا کروگے

کونسا کام

ازلان متجسس ہوا۔

آج ہمارا فیشن شو تھا جو کہ بہت کامیاب ہوا اور اسی خوشی میں میں نے ایک چھوٹی سی پارٹی رکھی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اس میں شرکت کرو

بلال نے اپنی خواہش بتائی۔

میں ضرور کرتا مگر میں تو لاہور میں ہوں اگر اسلام آباد ہوتا تو یقیناں میں آتا ۔

ازلان نے اپنی جان چھڑائی تھی۔

لو جی مسلہ ہی حل ہو گیا ! یہ پارٹی لاہور میں ہی ہے تم بس آج رات

P-C

ہوٹل پہنچو۔

بلال نے کہتے ہی فون بند کر دیا۔

جبکہ ازلان کا دل کیا وہ اپنا سر پھاڑ لے۔ اب تو اسے ہر حال میں وہاں جانا

تھا۔ وہ بے دلی سے اٹھا اور ڈریسنگ روم میں چلا گیا

اور اس پارٹی میں اسے وہ ملی تھی جسکو اس نے ہمیشہ تلاش کیا تھا۔

ازلان نے اپنی گاڑی گھر کی طرف مور لی ۔ وہ اپنے کمرے میں پہنچا اور کمرے میں جا کہ ایک کیبنٹ کھولا ۔ کچھ دیر چیزیں ٹٹولنے لے بعد اس نے ایک تصویر نکالی۔

وہ تصویر عزہ کی اور اسکی تھی۔

اس تصویر میں ازلان فون کان سے لگائے کسی سے بات کر رہا تھا جبکہ عزہ ۔ منہ بنائے اس مصروف شخص کو دیکھ رہی تھی

یہ تصویر نتاشا نے بن بتائے لی تھی۔

عزہ ازلان اب تم چاہ کر بھی مجھ سے دور نہیں جا سکتی

ازلان اس کی تصویر دیکھتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔۔

عزہ اپنے سٹاف کے ساتھ صبح اسلام آباد واپس آ گئ تھی۔

اس نے فروہ کو کچھ نہیں بتایا تھا ۔ اسے لگا تھا کہ ایسا کرنے سے شاید وہ بات کا اشو بنا دے گی لہازا اس نے چپ رہنے میں ہی عافیت جانی تھی۔

اس نے خود کو بلکل نارمل رکھا تھا۔

مس عزہ کل آپکی طبیعت تو ٹھیک تھی نا

بلال نے اس سے سوال پوچھا

جی کیوں

۔ عزہ نے الٹا بلال سے سوال پوچھا

۔ کل اچانک مسٹر ازلان سے ملنے کے بعد آپ نے پارٹی لیو کر دی

بلال نے اسے کل والی بات یاد دلائی۔

اوہ ہاں میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی

بلال نے عزہ کو دیکھا جو کچھ دیر پہلے کہہ رہی تھی کہ وہ ٹھیک تھی اور اب کہہ رہی تھی کہ وہ ٹھیک نہیں تھی۔

بلال کے ٹیبل پہ پڑا آفس فون بجا۔

جی ! وہ خود آیا ہے؟؟ہاں جی اسے اندر بھیج دیں

عزہ نے بلال کی طرف نظر اٹھا کہ دیکھا اور پھر سے اپنا سر فائلز پہ جھکا دیا۔

۔ اچانک دروازہ کھلا اور کوئی اندر داخل ہوا

عزہ نے گردن موڑنا مناسب نا سمجھا اسی لیے اپنی پوزیشن میں بیٹھی رہی۔

Azlan sikandar ! what a pleesent surprise!

عزہ بلال کے الفاظ پہ چونکی ۔ اس نے پیچھے مر کے دیکھا تو وہ دشمن جان پیچھے کھڑا مسکرا رہا تھا۔ یقیناً وہ عزہ کو دیکھ چکا تھا۔

عزہ کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔

کیا یہ کوئی اتفاق ہے یا پھر کوئی معجزہ

عزہ صرف سوچ ہی سکی تھی۔

وائٹ ٹی شرٹ کے اوپر بلیو اور پرپل کلر کی لائیننگ والی شرٹ پہنے ، ہاتھ میں کالی رسٹ واچ پہنے وہ عزہ کے دل میں اتر رہا تھا۔

آئی تھنک مجھے چلنا چاہیے ... میں آپ سے بعد میں ڈسکس کر لونگی

عزہ ان دونوں کو گلے ملتا دیکھ کر بولی اور باہر کی طرف قدم بڑھا دیے۔

ازلان نے اسے باہر جاتا دیکھا اور اسی جگہ پر بیٹھ گیا جہاں کچھ دیر پہلے عزہ براجمان تھی۔

عزہ گھر پہنچتے ہی اپنے کمرے میں چلے گئ۔

فروہ کچھ دیر بعد اس کے کمرے میں گئ تو اسکا کمرہ لاک تھا۔

وہ واپس چلے گئے۔

کیوں وہ بار بار میرے سامنے آرہا ہے

کیا یہ میری آزمائش ہے

کیا خدا مجھے ایک بار پھر سے توڑنا چاہتا ہے

عزہ نے سوچوں سے تنگ آ کے اپنی آنکھیں بند کر لی۔

عزہ مجھے کوفی دیدو پلیز ! بہت نیند آرہی ہے

ازلان لیپ ٹاپ پہ انگلیاں چلاتا ہوا بولا تھا۔

عزہ شیشے کے سامنے کھری اپنے بالوں میں کنگی کر رہی تھی۔

ازلان کی بات سن کر اس کے ہاتھ رکے ۔ وہ پلٹی اور ازلان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی

اور یہ کس ماہان انسان نے کہا ہے کہ نیند آنے پر سونے کے بجائے بیوی سے کوفی مانگنی چاہیے

انداز جتانے والا تھا۔

شوہر ہوں میں تمہارا ! چلو شاباش

ازلان اسے دیکھتا ہوا بولا تھا۔

اوہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ تمہیں ایسے حالات میں ہی یہ رشتہ جتانا کیوں یاد آ جاتا ہے

عزہ اب اسکے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔

اچھا یار بحث مت کرو پلیز لادو نا

ازلان ہار مانتے ہوئے بولا۔

اور عزہ کا جاندار قہقہہ لگا تھا۔

عزہ نے دستک کی آواز پر اپنی آنکھیں کھولی ۔ سامنے کچھ بھی نہیں تھا ۔ وہ اپنے خیال پہ مسکرادی ۔ یہ ماضی کبھی پیچھا ہی نہیں چھوڑتا تھا اسکا۔

۔ اس نے آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کیا

عزہ دروازہ کھولو

۔ فروہ نے اسے آواز دی

عزہ نے اٹھ کے دروازہ کھولا اور بیڈ پہ آ بیٹھی۔

کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو

۔ فروہ نے فکرمندی سے پوچھا تھا

ہاں بس نیند آ گئ تھی

عزہ نے بری صفائی سے جھوٹ بولا تھا۔

جھوٹ ! بتائو کیا بات ہے

فروہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

... فروہ وہ

عزہ کچھ بولتے بولتے چپ ہو گئی۔

کیا وہ

فروہ نے پھر سے اسرار کیا۔

میں ازلان سے ملی تھی آج بھی اور کل بھی

whattttt!!!

فروہ بے تحاشا چلائی تھی۔

تم ۔۔۔مگر کیسے

پارٹی میں میری اس سے ملاقات ہوئی ۔وہ بلال سر کا دوست ہے

اور تم نے مجھے بتایا تک نہیں

فروہ کے لہجے میں شکوہ تھا۔

مجھے لگا وہ کوئی حادثہ ہے مگر آج وہ پھر میرے روبرو تھا

عزہ کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹا تھا۔

عزہ ! کوئی حادثے نہیں ہوتے۔ اس دنیا میں ہونے والا ہر کام اپنے اندر ایک مقصد چھپائے ہوئے ہوتا ہے ۔

اور جب یہ مقصد ہماری عقل سے پڑے ہوتا ہے تو ہم ان کو حادثات کا نام دیتے ہیں

فروہ کی باتیں عزہ کے دل پہ لگی تھیں۔

تو اسکا مجھسے ملنے کا مقصد ?

عزہ نے نا سمجھی سے فروہ کو دیکھا ۔

تم جانتی ہو

نہیں نہیں! ایسا نہیں ہو سکتا ۔۔۔ میں اس سے نفرت کرتی ہوں وہ میرے بچے کا قاتل ہے

عزہ سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے بولی تھی

عزہ تم اس سے نفرت نہیں کرتی ۔۔۔تم اس سے کبھی کر ہی نہیں پائی۔ یہ میں بھی جانتی ہوں ، اللہ بھی جانتا ہے اور تم خود بھی جانتی ہو۔ تم کیوں خود کو دھوکے میں رکھے ہوئے ہو ! ۔ تمہارا دل اب بھی اس کو چاہتا ہے ۔۔ تم

دونوں ایک دوسرے کے لیے بنے ہو ! خود کو بے وقوف بنانا بند کرو عزہ ۔
تم ازلان سے آج بھی اتنی ہی محبت کرتی ہو جتنی پہلے کرتی تھی۔

عزہ کی آنکھوں سے آنسو شدت سے بہے تھے ۔ وہ کسی سوچ میں غرق ہو گئ تھی۔

فروہ اس کے کمرے سے چلی گئ تھی۔

نہیں میں اس سے نفرت کرتی ہوں وہ اسی لائق ہے

عزہ نے دل میں نفرت سے سوچا تھا۔

ازلان نے اپنے اور عزہ کے نکاح کے بارے میں بلال کو بتایا کیونکہ وہ اسکے گھر کا ایڈریس جاننا چاہتا تھا۔

واٹ ! تم دونوں شادی شدہ ہو

بلال کو اب تک یقین نہیں آیا تھا۔

یہ سوال تم اور کتنی مرتبہ پوچھو گے

ازلان بے زاری سے بولا۔

مگر عزہ نے مجھے کبھی نہیں بتایا

بلال حیران ہوتے ہوئے بولا تھا۔

اب میں نے بتا دیا ہے نا چلو اب ایڈریس بتائو

۔ بلال نے ازلان کو ایڈریس بتایا

ازلان ایڈریس لیتے ہوئے پلٹا تھا کہ بلال کی آواز نے اس کے قدم روکے۔

تم دونوں جدا کیوں ہوئے

ایک غلطی کی وجہ سے

ازلان نے پلٹے بنا ہی جواب دیا اور چلتا بنا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ازلان عزہ کے گھر کے باہر کھڑا تھا۔ اسکا ری ایکشن کیا ہوگا۔

اگر اس نے میرے ساتھ جانے سے انکار کر دیا تو۔ کیا اگر اس نے مجھے

۔ پہچاننے سے ہی انکار کر دیا تو

نہیں ایسا کچھ نہیں ہوگا

ازلان نے اپنی تمام سوچوں کو جھٹکا اور رات کے 10 بجے اس کے دروازے

پہ دستک دی۔

فروہ نے تقریباً 2 منٹ بعد دروازہ کھولا۔

ازلان بھائی آپ

فروہ کا تو منہ ہی کھلا رہ گیا تھا۔

اس نے کب سوچا تھا کہ ازلان اس کے گھر اب کبھی آئے گا۔

اندر آ سکتا ہوں

فروہ کو شاک میں جاتا دیکھ کر اس نے سوال پوچھا۔

جی آئیں نا اندر

فروہ نے پیچھے ہوتے ہوئے اسے راستہ دیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے کون ہے فروہ اتنی۔۔۔۔

عزہ جو بے دیہانی میں باہر آ رہی تھی ازلان کو وہاں کھڑے دیکھ کر اس کی قدموں ،نظروں اور زبان کو بریک لگے تھے۔

تم یہاں

بے اختیار عزہ کے منہ سے نکلا۔

عزہ۔۔۔ میں تمہیں لینے آیا ہوں میں

انہیں باہر نکال کر میری بات سنو کمرے میں آ کر

ابھی ازلان نے اپنی بات مکمل نہیں کی تھی کہ عزہ سختی سے فروہ سے کہتے

۔ ہوئے اوپر سیڑھیاں چڑھنے لگی

تبھی ازلان اس کے پیچھے بھاگا۔

عزہ میری بات سنو

مگر عزہ تو اپنے کمرے کی جانب تیزی سے جا رہی تھی۔

عزہ!

اب کی بار ازلان نے اسکی کلائی پکڑتے ہوئے زور سے اس سے کہا تھا۔

پلیز! میرا پیچھا چھوڑ دو پلیز ازلان

عزہ اسکی طرف مڑتے ہوئے ہاتھ جوڑتے ہوئے نم آنکھوں سے بولی۔

ازلان اپنی جگہ پر منجمند ہوا تھا۔

دیکھو میں جانتا ہوں کہ مجھ سے غلطی سر زد ہوئی ہے۔مگر میں اس غلطی کا ازالہ کر دونگا پلیز مجھے ایک موقع دو۔

موقع ! ازلان سکندر تم کیوں موقع مانگ رہے ہو ۔ تاکہ یہ جو میں تمہارے سامنے سالوں کی محنت اور کوشش کے بعد کھڑی ہوں تم ایک بار پھر سے مجھے توڑ دو ۔

عزہ اسکا گریبان پکڑتے ہوئی چیخی تھی۔

عزہ میں اپنی غلطی کا اعتراف کر رہا ہوں ۔۔۔ مجھے ایک موقع دو ۔۔۔ میں تمھاری ہر سزا قبول کرتا ہوں

ازلان اس کے ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹاتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں پکڑتے ہوئے بولا۔

تو پھر بھگتو سزا! یہی ہے تمہاری سزا ۔۔۔ اب میں تمہارے پاس کبھی نہیں آئونگی۔۔

عزہ بے دردی سے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے بولی۔

عزہ ! ۔۔۔۔میں نے وہ سب کیا کیونکہ میں ہواس میں نہیں تھا۔ میں بھلا تمہارے ساتھ وہ سب کیوں کرونگا پھر سے۔ میں۔۔۔میں تم سے محبت کرتا ہوں ۔۔۔بے انتہا!

ازلان ہارے ہوئے انداز میں بولا۔ اسکا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ بہت ٹوٹ چکا تھا۔

اور میں تم سے نفرت کرتی ہوں ازلان سکندر ۔۔۔ بے انتہا!

عزہ سخت لہجے میں بولتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئ اور دروازہ ٹھاہ کرتا بند کردیا۔

میں بہت ٹوٹ چکا ہوں عزہ ! میں نے اپنا سب کچھ گنوا دیا ۔ اپنا پیشہ۔۔اپنی عزت۔۔اپنا سب سے بہترین دوست اور اپنی زندگی کا حاصل ۔۔تم! میں نے

سب گنوا دیا ... اگر مجھے اب ایک امید نظر آئی ہے تو تم مجھ سے وہ بھی چھیننا چاہتی ہو

ازلان اسکے کمرے کے باہر بیٹھا اپنے آنسو ضبط کرتے ہوئے بول رہا تھا۔

جبکہ عزہ کمرے کے اس طرف خاموش آنسو بہا رہی تھی۔

تم ! پلیز عزہ ! میرے ساتھ چلو ۔ پلیز ! میں ٹوٹ چکا ہوں عزہ پلیز میں تمہارے آگے گھٹنے ٹیکتا ہوں ۔ ازلان سکندر تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہے پلیز ! میرے ساتھ چلو تمہیں خدا کا واسطہ !

عزہ کو تکلیف ہوئی تھی۔ اور یہ تکلیف انتہا کی تھی۔

عزہ نے کمرے کا دروازہ کھولا اور اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مردوں کی قبروں پہ آ کے انہیں ساتھ لے جانے کی ضد نہیں کرتے ۔

ازلان نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔

اب تمہارے لیے یہاں کچھ نہیں ہے ۔ جس عزہ کو تم ڈھونڈ رہے ہو اسے تم 4 سال پہلے مار چکے ہو ۔ اس عزہ کو تمہارے بغیر دفنا دیا گیا تھا۔ یہاں ، اس گھر میں عزہ ازلان نہیں عزہ لیاقت رہتی ہے جسے ازلان سکندر کے ہونے نا ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عزہ یہ کہہ کر دوبارہ اپنے کمرے میں چلے گئ۔

ازلان سیڑھیوں سے اترتا نیچے آ رہا تھا۔

اس کے قدم بے جان ہو رہے تھے۔ وہ عزہ کے اتنے قریب ہوتے ہوئے بھی اسے آمادہ نہیں کر سکا تھا ۔

شاید وہ ٹھیک کہہ رہی تھی یہی اسکی سزا تھی۔

فروہ نیچے کھڑی بے چینی سے ٹہل رہی تھی۔

اسے نیچے آتا دیکھتے ہی اس کی طرف بھاگی۔

عزہ کہاں ہے وہ جا رہی ہے نا آپکے ساتھ

ازلان نے اس کی طرف چہرہ کیا اور فروہ کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی۔

اس کا خیال رکھنا

ازلان نے اپنے قدر باہر کی جانب کر دیے۔

...کیا مطلب ! بھائی وہ آپکے ساتھ

نہیں جا رہی ۔

ازلان نے فروہ کی بات کاٹی۔

حیرت ہے مجھے آپ پر۔ آپ اتنی جلدی ہار مان رہے ہیں۔ آپ اس سے بات تو کرتے

فروہ نے اسے حوصلہ دینا چاہا۔

ازلان زخمی سا مسکرایا

بات تو میں کرنے ہی گیا تھا مگر اس نے تو ساری بات ہی ختم کردی۔ اس نے کہا وہ۔۔۔ مجھسے ۔۔۔۔ نفرت۔۔۔۔ کرتی ی۔۔ہے ازلان کے الفاظ کا ربط ٹوٹا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کا حوصلہ ٹوٹنے کو تھا۔ وہ باہر گیٹ کے قریب گیا۔

اور آپ نے مان لیا! وہ آپسے محبت کرتی ہے

فروہ نے اسے روکنا چاہا۔

۔ تم کیوں اس صورتحال کو میرے لیے مشکل بنا رہی ہو

ازلان نے پلٹتے ہوئے اس سے کہا تھا۔

سال میں اس کے ساتھ رہی ہوں ! مجھسے زیادہ اور کون جان سکتا ہے کہ 4 اس نے کتنی شدت سے آپکی طلب کی ہے

جھوٹی تسلی دے رہی ہو

ازلان مسکراتے ہوئے اس کی جانب بڑھا تھا۔

اگر آپکو شک ہے تو بتائیں اب تک اس نے شادی کیوں نہیں کی

فروہ

ازلان نے اپنے ہاتھ باندھتے ہوئے اسے پکارا۔

نہیں بتائیں نا!۔۔۔۔ وہ آپسے محبت کرتی ہے۔۔ بس وہ آپکی تمنا کر کر کے تھک گیٔ ہے ۔۔ وہ خود کو بے وقوف بنا رہی ہے کہ وہ آپسے نفرت کرتی ہے حالانکہ وہ خود بھی جانتی ہے کہ وہ آپسے شدید قسم کی محبت کرتی ہے

۔ ازلان نے اپنا سر جھٹکا تھا

اچھا آپ میرے کہنے پہ صرف ایک بار میرے پلان پہ عمل کرلیں !۔۔۔۔ آپ کو خودی پتا چل جائے گا کہ وہ آپسے کتنی محبت کرتی ہے۔

میں۔۔۔ میں اس سے بہت دور چلی جاؤنگی

عزہ دل میں پختہ ارادہ کرتے ہوئے بولی۔

وہ جانتی تھی کہ اگر وہ ازلان کے ساتھ رہی تو یقینا اسکا دل نا چاہتے ہوئے

بھی اسکی طرف مائل ہو جائے گا۔

وہ اس کمپنی کی وجہ سے مجھسے رابطے میں ہے میں وہاں کام کرنا چھوڑ دونگی۔

میں آج ہی ریزائن کرونگی۔

عزہ نے دل میں فیصلہ کیا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باب:سحر قربت

۔ عزہ صبح اٹھ کے تیار ہوئی

فروہ میں آج ریسیگنیشن لیٹر سر بلال کو دے دونگی

عزہ نے فروہ کو ناشتے کے دوران اطلاع دی۔

ہیں مگر کیوں

فروہ حیرانی سے عزہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولی

آئی تھنک مجھے کسی بہتر کمپنی میں جاب کرنی چاہیے ۔۔اس سے بہتر سٹینڈرڈ کی

عزہ نے بڑی صفائی سے جھوٹ بولا تھا۔

اوہ!

فروہ نے اپنی ایک ابرو اوپر اٹھائی۔

چلو ٹھیک ہے۔

فروہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

عزہ نے اپنے آج کے کام نمٹائے اور فائلز اٹھا کہ بلال کی آفس کی جانب چل دی۔

اس نے دروازہ ناک کیا اور اجازت ملنے پر اندر چلی گئ۔

مگر جیسی ہی وہ اندر داخل ہوئ اس کے قدم زمین پر ہے گڑھ گئے۔

ازلان بلال کے سامنے والی نشست پہ بیٹھا اسکی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔

عزہ نے ہمت کر کے قدم آگے بڑھائے اور فائلز ٹیبل پہ رکھ دیں۔

بلال نے اسے ہاتھ سے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

عزہ پہلے تو ہچکچای مگر پھر خود کو کمپوز کر کے ازلان کے ساتھ والی کرسی پہ پہ بیٹھ گی۔

سر مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی

عزہ بلال کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

اسنے ازلان کو بلکل نظر انداز کیا تھا۔

مجھے بھی آپسے ایک بات کرنی تھی۔ ہم نے ازلان سر سے لون لیا تھا ۔ جس کے بدلے وہ کمپنی کے 50 % پارٹنر ہیں۔۔۔ تو ایک حساب سے یہ بھی آپکے اونر ہیں

عزہ کو سن کہ دھچکا لگا۔

عزہ نے ایک نظر ساتھ بیٹھے ازلان ہر ڈالی جو اپنے آپ کو موبائل کے ساتھ مصروف کیے ہوئے تھا۔

سر میں اس کمپنی سے ریزائن کرنا چاہتی ہوں

بلال ایک پل کے لیے حیران ہوا۔

اس سے پہلے کہ بلال کچھ بولتا ماحول میں ازلان کی آواز گونجی۔

بلال آپ نے انہیں کمپنی کی پالیسی کے بارے میں نہیں بتایا

ک۔۔کیسی پالیسی؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عزہ پریشان ہوتے ہوئے بولی۔

مس عزہ ! یہ پالیسی ہے ہماری کمپنی کی کی اگر اپکو ریزائن کرنا ہے تو اپکو 2 ماہ پہلے ہمیں بتانا ہوگا تاکہ ویکنسی کے کیے کوئ قابل امپلائ ڈھونڈھ سکیں

۔ بلال نے اپنی بات مکمل کی

کیا

بے اختیار عزہ کے منہ سے نکلا۔

جی ۔۔۔ یہ تو آپکے انٹرویو کے وقت بھی اپکو بتایا تھا شاید آپ بھول گئیں۔

بائ دا وے ! اب آپ کو دو ماہ مزید کام کرنا ہوگا اسکے بعد آپ ریزائن کر سکتی ہیں

اوکے سر

عزہ بجھے دل سے کہتی ایک نظر دشمن جان پہ ڈالتی آفس سے نکل گئ

وہ ابھی اپنے ٹیبل پہ آکے بیٹھی ہی تھی کہ فروہ کی کال آگئ۔

کیسا گزر رہا ہے تمہارا آج کا دن

عزہ پہلے تو حیران ہوئ کہ آج فروہ نے کیسا سوال پوچھا تھا پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا۔

کیا مطلب۔۔ جیسا گزرتا ہے

عزہ نے اپنی جان چھڑائ تھی۔

اچھا بلکل ویسا

فروہ نے معنی خیزی سے پوچھا۔

ہاں کیا تکلیف ہے تمہیں

عزہ نے ازلان کا غصہ فروہ پہ اتارا تھا۔

لے ناراض کیوں ہو رہی ہو میں نے کیا کہا ہے

عزہ نے غصے سے کال کٹ کردی

جبکہ دوسری جانب فروہ مسکرادی تھی۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

عزہ آج صبح بے دلی سے اٹھی اور آفس کے لیے تیار ہوئی۔

یا اللہ ! آج مجھے ازلان کہیں نا نظر آئے ۔۔۔ عزہ نے دل میں دعا کی۔ اور قریبان آدھے گھنٹے بعد وہ آفس میں موجود تھی۔

وہ اپنا کام کر رہی تھی کہ اچانک اس کے کانوں میں آواز سنائی دی۔

! یار سر ازلان کتنے ہینڈسم ہیں اوہ گوڈ لائیک سیریسلی

اس نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو اسکی دو کولیگز آپس میں بات کر رہی تھی۔

ویسے کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو ۔۔۔ انکی جو وائف ہوگی وہ کتنی خوش نصیب ہو گی

۔ عزہ کو اسکی بات سن کہ غصہ آیا تھا

ہنہہ اب ایسے بھی ہیرے نہیں جھڑے اس ازلان میں

عزہ نے سوچا۔

اے اللہ نا کرے انکی کوئی وائف ہو ۔۔۔ ایسا ظلم تو مت کرو یار

دوسری لڑکی نے دہائی دی تھی۔

ہاہاہا ۔۔۔ یار انکی کوئی وائف ہو یا نا ہو ۔۔۔ ہمارا چانس کسی بھی صورت میں نہیں بننا

وہ لڑکی غمزدہ ہوتے ہوئے بولی تھی۔

کاش کوئی معجزہ ہو جائے اور میری اس سے شادی ہو جائے

۔ پہلی لڑکی مسکراتے ہوئے بولی تھی

اسکی مسکراہٹ عزہ کا دل جلا گئ تھی۔

وہ غصے سے اٹھی اور بلال کے آفس میں چلے گئ۔ اسے بلال کو کچھ فائلز دینی تھی۔

اس نے آفس میں داخل ہونے کی اجازت مانگی مگر دوسری طرف سے کوئ ۔ جواب نہیں آیا

وہ آفس میں داخل ہوئ تو آفس بلکل خالی تھا۔

وہ کرسی پہ جا کہ بیٹھ گئ۔ تبھی ازلان سکندر آفس میں داخل ہوا۔

اسے دیکھتے ہی عزہ کھڑی ہو گئ۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو

عزہ نے اس سے سوال پوچھا۔

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں مس عزہ

ازلان باس کی کرسی پہ بیٹھتا ہوا اس سے بولا۔

وایٹ کلر کی شرٹ اور بلیک پینٹ پہنے وہ خوابوں کا شہزادہ لگ رہا تھا۔ وہ لڑکیاں ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھیں۔ ہے تو ہینڈسم ۔۔۔ عزہ نے خود ہی اپنی سوچ پہ لعنت بھیجی۔

وہ میں بلال سر کو فائلز دینے آئی تھی

عزہ نے آنکھوں سے فائل کی طرف اشارہ کیا۔

ازلان نے اسے ہاتھ کے اشارے سے فائلز ٹیبل پہ رکھنے کا کہا۔

عزہ نے ویسا ہی کیا۔

اور باہر کی جانب اپنا رخ کیا۔

آئندہ مجھے تم کے بجائے آپ کہنا۔۔۔ یہ زرا اخلاقی ہوگا

ازلان کے الفاظ پہ وہ رکی اور پھر مڑ کر وہ اسکے قریب گئی۔

اس نے ازلان کی چیئر کا رخ اپنی طرف کیا اور اسکی چیئر کی پشت پہ ہاتھ ٹکا دیے۔

تم نے جان بوجھ کر کیا ہے نا یہ۔۔۔

۔ عزہ آنکھیں سکیڑتے ہوئے بولی

آپ!

۔ ازلان نے اسکی اصلاح کی

بھاڑ میں جائے تمہارا آپ۔۔۔ انتہائ دو نمبر انسان پائے گئے ہو ازلان سکندر

اسکی اس بات پہ ازلان سکندر مسکرا دیا تھا۔

اسکی مسکراہٹ دیکھ کہ تو اس کے تن من میں آگ لگ گئ تھی۔

اچھا طریقہ ہے ویسے یہ اٹینشن گین کرنے کا

ازلان اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

! ہو ہی تم گھٹیا انسان

عزہ اپنے دانت پیستے ہوئے بولی تھی۔

جبکہ ازلان نے اپنی کرسی کی پشت سے اسکا ہاتھ ہٹا کہ اپنے ہاتھ میں پکڑا۔
اور اسے خود کی طرف جھٹکا دیا ۔ عزہ اس پر جھک گئ تھی مگر ابھی اس پر
گری نہیں تھی۔

سوری بولو

ازلان اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

چھوڑو میرا ہاتھ

عزہ نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی بھر پور کوشش کی۔ لیکن ازلان نے اپنی گرفت
۔ اور مضبوط کردی

say sorry

ازلان کا چہرا بلکل سنجیدہ تھا۔

چھوڑو

عزہ نے اپنے دوسرے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی۔ مگر وہ بھی
ایک سابقہ ایجنٹ کا ہاتھ تھا۔

جیسے جیسے عزہ اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی اسکے ہاتھ پہ ازلان کی
گرفت اتنی مضبوط ہوتی جا رہی تھی۔

آہ

۔ بے اختیار عزہ کے منہ سے چیخ نکلی

اسکئ ہاتھ میں درد ہو رہا تھا۔

سوری بولو

اس بار ازلان نے اپنے الفاظ دہرائے۔

س۔۔سوری

عزہ سسکتے ہوئے بولی تھی ۔ اسکا بولنا تھا کہ ازلان نے ایک جھٹکے سے اسکا ہاتھ ۔ آزاد کردیا

عزہ نے اپنا ہاتھ دیکھا جو کہ بلکل سرخ ہو چکا تھا۔ وہ اپنے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے دباتے ہوئے ایک نظر اس دشمن جان پر ڈالتے ہوئے باہر نکل گئ۔ جبکہ ازلان سکندر اوپر کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا دیا۔

عجیب انسان ہے وہ ۔۔۔ میں جانتی ہوں جان بوجھ کہ کر رہا ہے یہ سب

عزہ غصے سے اپنے ٹیبل پہ آکے بیٹھ گئ تھی۔

اسکا کام کرنے کو زرا دل نہیں نہیں کر رہا تھا۔ عزہ کا دیہان بھٹک بھٹک کہ اپنے ہاتھ پہ جا رہا تھا۔ جہاں پر وہ اب بھی ازلان کا لمس محسوس کر سکتی تھی۔

تبھی اسکا موبائل بجا۔

Farwah calling-----

عزہ نے بے زاری سے فون اٹھایا۔

کیا ہے اب تمہیں

اتنی بےزار کیوں ہو کسی نے آفس میں کچھ کہا ہے کیا

فروہ معنی خیزی سے بولی تھی۔

نہیں ! کچھ نہیں کہا کسی نے

عزہ نے اپنے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے اسے جواب دیا۔

اچھا چلو پھر اللہ حافظ

فروہ نے اتنا کہہ کہ کال ڈسکنیکٹ کردی۔

عزہ نے حیرانی سے اپنے موبائل کی طرف دیکھا۔

عجیب پاگل عورت ہے یہ

عزہ نے اپنا سر جھٹکا اور کوفی پینے کی غرض سے کینٹین کی طرف چلی گئ۔

جو بھی تھا ازلان سکندر ایک بار پھر سے اسکے اعصاب پہ حاوی ہو رہا تھا۔

رات کے 2 بج رہے تھے ۔ نیند ازلان کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔

وہ سویمنگ پول میں اپنے پیر ڈبوئے بیٹھا تھا۔

تبھی کچھ سوچتے ہوئے اس نے اپنا موبائل نکالا اور عزہ کا نمبر ڈائل کیا۔

(کمپنی کی امپلائی ہونے کے ناطے سے عزہ کا نمبر ازلان کے پاس موجود تھا۔)

ٹوں۔۔۔۔ٹوں

۔ عزہ نے با مشکل اپنی آنکھیں کھولتے ہوئے سائیڈ ٹیبل پہ ہاتھ مارا

Unknown number calling----

کچھ سوچتے ہوئے اس نے کال اٹینڈ کی۔

جی کون جناب بات کر رہے ہیں

عزہ کی آواز سن کر ازلان کے دل میں سکون سا پیدا ہوا تھا

سوری

ازلان کو جب کچھ نا سوجا تو اس نے یہ لفظ بول دیا۔

کس لیے

عزہ نے نا سمجھی سے پوچھا۔

Wrong number

ازلان نے اتنا کہہ کہ فون بند کردیا۔

عزہ نے حیرانی سے فون کی طرف دیکھا اور موبائل سائیڈ پہ رکھ کہ دوبارہ لیٹ گئ۔

الو کا پٹھا ہوں میں۔۔۔ کیوں فون کیا میں نے اسے ۔۔۔ صبح تک انتظار بھی تو کر سکتا تھا

ازلان کا عزہ کو اس وقت فون کرنا اسے بہت بے معنی اور تھرڈ کلاس لگا تھا۔
اور اس وقت وہ خود کی کلاس لے رہا تھا۔

جبکہ دوسری جانب عزہ کی نیند اڑ چکی تھی۔

آواز تو جانی پہچانی تھی

ازلان!

نہیں وہ بھلا مجھے کال کیوں کرے گا

عزہ نے اپنی سوچوں کو جھٹکا اور سونے کے ارادے سے آنکھیں بند کردیں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اٹھ جا میری ماں ! آفس نہیں جانا کیا

فروہ کب سے عزہ کو اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔ جبکہ عزہ گھوڑے گدھے بیچ کہ اب تک رہی تھی۔

سونے دو نا یار

عزہ نیند میں ہی بڑبڑائی تھی دل تو کر رہا تھا کہ وہ اٹھ کہ دو تین فروہ کے

منہ پہ لگائے تاکہ وہ اسے چین سے سونے دے مگر پھر وہی ازل کی سستی اور ہڈ حرامی آڑے آ جاتی تھی۔

تمھارے باس کی کال آئی تھی۔ یار ارجنٹ کام ہے

فروہ کی بات پہ چونک کہ عزہ نے آنکھیں کھولی۔

ازلان کی

عزہ نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

نہیں بلال کی ۔۔۔کیوں ازلان کی کال آنی تھی کیا

فروہ نے ہنسی دباتے ہوئے اس سے پوچھا۔

ں۔۔۔نہیں مجھے کیوں آئے گی اس کی کال ۔۔۔ میں تو منہ بھی نا لگائوں اسے

عزہ اتنا کہتے ہی اٹھ کہ تیار ہو نے چلے گئ۔

تھوڑی دیر بعد وہ ریڈ کلر کا اونچا فراک پہنے ساتھ میں بلیک کیپری پہنے ، لال ہی ڈوپٹہ لیے ، وہ بلکل تیار تھی

عزہ نے فروہ کو خدا حافظ کہا اور گھر سے نکل گئ۔

عزہ آفس پہنچی تو سیدھا آفس گئ۔

دروازہ کھٹکھاتے بنا ہی کمرے میں داخل ہوئ ازلان سکندر کسی سے موبائل پہ بات کرنے میں مصروف تھا۔

عزہ کو دیکھتے ہی اسنے بات مختصر کی اور فون بند کر دیا۔

کیا ضروری کام تھا آج آفس میں

ازلان نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے عزہ کی طرف دیکھا۔

لال رنگ یقینا اس پہ بہت جچ رہا تھا۔

ازلان اپنی کرسی سے اٹھ کہ کھڑا ہوا اور عزہ کے مقابل آیا۔

ازلان اسے گہری نظروں سے دیکھتا ہوا مسکرایا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عزہ نے اپنا سر جھٹکا۔۔۔کیا ہے

ازلان نے اپنا ہاتھ عزہ کے چہرے کی طرف بڑھایا اور اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے اس کے بال کان کے پیچھے کیے۔

جبکہ عزہ حیران سی کھڑی اس کی کاروائ کو دیکھ رہی تھی۔

! یہ ضروری کام تھا

عزہ کچھ کہنا نہیں چاہتی تھی وہ بس اس لمحے کو محسوس کرنا چاہتی تھی مگر دماغ نے اس کے دل کو سمجھایا ۔ عزہ پر ازلان کا جادو چل رہا تھا مگر بے اختیار

عزہ بول اٹھی۔ وہ پھر سے کمزور نہیں ہونا چاہتی تھی ۔ وہ ازلان سکندر کے سامنے تو ہر گز کمزور نہیں ہو سکتی تھی۔

آج ہماری میٹنگ ہے تمہیں میرے ساتھ چلنا ہوگا

ازلان نے اس سے دور ہٹتے ہوئے اسے آگاہ کیا۔

میں کیوں

عزہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے سوال داغا۔

۔ یہ تم بلال سے پوچھ لینا

ازلان نے سارا معاملہ بلال پہ ڈالا۔

کہاں ہے میٹنگ

عزہ نے مزید پوچھا۔

مطلوبہ جگہ پہ ہم پہنچ جائیں گے تم اس کی فکر مت کرو ایک بار سب کچھ چیک کرلو ۔۔ ابھی ہمارے پاس 1 گھنٹہ ہے

ازلان کی بتائی گئی تفصیل سن کہ عزہ باہر چلی گئی۔۔۔

دوپہر 3 بجے عزہ ، بلال اور ازلان اپنے کلائینٹ کے ساتھ میٹنگ کر رہے تھے

۔ بلال اور عزہ ساری ڈیٹیلز اپنے کلائینٹ کو دے رہے تھے۔

جبکہ ازلان ہنوز عزہ کو دیکھ رہا تھا۔

ان دونوں کے درمیان عجیب سا اجنبی پن تھا۔ جسے ازلان مٹانے کی بھر پور کوشش کر رہا تھا مگر عزہ ہمیشہ اس کے اور اپنے درمیان ایک لکیر کھینچ دیتی۔

اوکے گائیز مجھے تو ایک ضروری کام سے کہیں جانا ہے تو ازلان تم عزہ کو انکے گھر ڈراپ کر دینا

۔ ازلان نے بلال کی بات پہ ہاں میں سر ہلایا

۔ بلال انہیں اکیلا چھوڑتا باہر چلا گیا

میں خودی چلی جاؤنگی

عزہ یہ کہتے ہی اٹھ کے ہوٹل سے باہر آ گئ۔

ازلان اسکے پیچھے گیا اور اس کی کلائی تھام لی۔

نہیں میں تمھیں ڈراپ کردونگا

ازلان اسکی کلائی تھامے اپنی کار کی طرف بڑھنے لگا۔

میں نے کہا۔۔۔

بے جا کی ضد مت کرو ۔۔ شاید تمھیں آج کل کے حالات کا اندازہ نہیں ہے

۔۔ تم اکیلی کیسے جاؤگی

ازلان نے عزہ کی بات کاٹی اور کار کا دروازہ کھولا۔

عزہ نے بیچ سڑک میں اس سے بحث کرنا مناسب نا سمجھا۔ اسی لیے وہ چپ کر کے کار میں بیٹھ گئ۔

ازلان نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔

اور کار سٹارٹ کردی۔

مجھے چھوڑنے سے پہلے تمہیں حالات کا خیال کیوں نہیں آیا تھا

عزہ نے نا چاہتے ہوئے بھی یہ بول دیا تھا۔

اس کے لہجے میں درد تھا، کرب تھا ، تکلیف تھی۔

ازلان نے نظر اٹھا کہ اس کی طرف دیکھا ۔ وہ واقعی قصوروار تھا۔

وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی کیا ہوتا اگر عزہ اس دن کسی حیوان کی ہوس کا نشانہ بن جاتی۔

ازلان نے شرمندگی سے اپنا چہرہ سامنے کی طرف موڑ دیا۔

!میں شرمندہ ہوں عزہ

ازلان نے مختصر سا جواب دیا۔

جبکہ عزہ نے آنکھوں میں آنسو لیے سر جھٹکا اور اپنا چہرہ ونڈ سکرین کی طرف کر کے آنسو ضبط کرنے لگی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

ازلان اور عزہ کے درمیان خاموشی طاری رہی۔ ازلان نے دوبارہ مڑ کے عزہ کو نہیں دیکھا تھا جبکہ عزہ سکرین سے باہر دیکھتی رہی۔ اگر کوئی بھولا بھٹکا آنسو آنکھ سے بہہ نکلتا تو عزہ اسے بے دردی سے پونچھ دیتی۔

موسم کافی خراب ہو گیا تھا۔ بارش کے ساتھ ساتھ تیز ہوا بھی چل رہی تھی ۔ جس کی وجہ سے ڈرائیونگ کرنے میں ازلان کو کافی دشواری ہو رہی تھی۔

کچھ دیر بعد عزہ اپنے گھر کے سامنے کھڑی تھی جبکہ ازلان کار میں بیٹھا اسکے اندر جانے کا انتظار کر رہا تھا۔

دو تین مرتبہ دستک دینے ہر فروہ نے دروازہ کھولا ۔ عزہ اندر داخل ہو گئ۔

فروہ نے ازلان کا چہرہ دیکھ لیا تھا۔ ازلان نے ابھی کار سٹارٹ کی ہی تھی کہ فروہ نے ضد کی

بھائ آپ بھی اندر آجائیں۔

عزہ نے پلٹ کے فروہ کو آنکھیں دکھائ تھی۔

دیکھیں نا کتنی بارش ہو رہی ہے ۔ ابھی ڈرائیونگ بھی ٹھیک سے نہیں ہو گی

آپ سے

فروہ نے ازلان کو اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔ازلان نے سر نفی میں ہلایا۔

صحیح کہہ رہی ہے فروہ ۔۔۔ تھوری دیر ویٹ کر لیں ، بارش کم ہو گی تو چلے جانا

عزہ نے اپنی پیٹھ ازلان کی طرف کیے ہوئے کہا اور خود اوپر چلی گئ۔

ازلان اس کی بات پہ چونکا تھا۔ فروہ نے مسکراتے ہوئے اسے اندر آنے کا اشارہ کیا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

ازلان اندر آکہ لاؤنج میں صوفے پہ بیٹھ گیا تھا۔ جبکہ فروہ اس کے ساتھ بیٹھی اسے اپنی کبھی نا ختم ہونے والی باتیں سنانے لگی۔ ازلان کو عزہ اسکے بعد نظر نہیں آئ تھی۔

تھوڑی دیر بعد عزہ سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی ۔ اس نے اپنے کپڑے چینج کیے تھے ۔

ارے عزہ ! آئو تم ازلان بھائ کو کمپنی دو میں چائے بنا کر لاتی ہوں

فروہ اٹھتے ہوئے بولی۔

نہیں میں بنا لاتی ہوں

یہ کہتے ہوئے عزہ کچن کی طرف بڑھ گئ۔

تھوڑی دیر بعد عزہ ٹرے میں تین کافی کے مگ لیے لائونج میں آئ۔

ازلان مگ میں کافی دیکھتے ہوئے مسکرا دیا۔ اس نے عزہ کی طرف دیکھا جو رخ مورے باہر صحن میں گرتی بارش کو دیکھ رہی تھی۔

ازلان ہمیشہ اس سے کافی کی فرمائش ہی کرتا تھا۔ وہ چائے کا شوقین نہیں تھا۔ وہ کافی کو پریفر کرتا تھا۔ اور اب عزہ نے اسکی فرمائش بن کہے پوری کی تھی۔

جبکہ فروہ ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

عجیب پاگل انسان ہیں یہ دونوں

فروہ نے دل ہی دل میں تبصرہ کیا تھا۔

ایک گھنٹے بعد بارش رک گئ تھی ازلان نے اپنی کار کی چابی اٹھائ اور سب کو خدا حافظ کہہ کے اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

اس 1 گھنٹے میں عزہ اور ازلان کے درمیان کوئ گفتگو نہیں ہوئ تھی۔

مگر عزہ کا اسکے لیے بن کہے کافی بنا کر لانا اور اسے اندر آنے کا کہنا ازلان کو بہت کچھ باور کرواگیا تھا۔

عزہ ازلان کو آج صبح فائلز دینے آئی تھی۔

عزہ ازلان کو سب کچھ سمجھا رہی رہیتھی جبکہ ازلان اس کے چہرے کو دیکھے جا رہا تھا ۔ وہ جو کچھ کہہ رہی تھی وہ نہیں سن رہا تھا۔

تو کیا خیال ہے

عزہ تقریبا ساری تفصیل سمجھانے کے بعد ازلان سے مخاطب ہوئی۔

ہاں؟؟کیسا خیال؟؟

عزہ نے حیرانی سے اسکی طرف دیکھا۔

میں جو کچھ کہہ رہی تھی تم نے وہ نہیں سنا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عزہ آنکھیں سکیڑتے ہوئے بولی۔

نہیں

عزہ نے اس بے نیاز بادشاہ کو دیکھا جو اسے مسکرا کے دیکھتے ہوئے انتہائی ڈیٹھ پن کا مظاہرہ کر رہا تھا اور تو اور وہ شرمندہ بھی نہیں ہو رہا تھا۔

اگر تمہیں اس فیلڈ کے بارے میں کچھ پتا ہی نہیں تھا تو تم نے کمپنی خریدی ہی کیوں

عزہ ساری فائلز بند کرتے ہوئے بولی۔

تمہارے لیے !

ازلان نے جواب دیا۔ عزہ کو اس وقت ایک چھوٹا بچہ لگا تھا جو اپنی فیورٹ چیز حاصل کرنے کے لئے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا۔

تم ایجنٹ ہی ٹھیک تھے۔

عزہ نے اپنی رائے دی تھی۔

۔۔۔۔ مجھے راس نہیں آئ وہ نوکری

ازلان اسکی طرف دیکھتا ہوا بولا۔

نتاشا کیسی ہے

عزہ اپنی ایک اچھی دوست کو نہیں بھولی تھی۔

ٹھیک ہے۔اس کی شادی ہو گئ تھی اور اس وقت اسکا ایک بچہ بھی ہے 1 سال کا ۔

ازلان نے اپنی بات مکمل کی تھی۔

عزہ نے جواب دینے کے بجائے مسکرانے پہ ہی اکتفا کیا تھا۔

کچھ دیر دونوں کے درمیان خاموشی طاری رہی۔

اس وقت ہمارا بھی ایک ننھا بچہ ہوتا۔۔

ازلان نے ٹیبل کو گھورتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

عزہ کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔

۔۔۔ یہ زندگی بھی کتنی ظالم ہے نا ! سوچو اگر وہ حادثہ پیش نا آتا تو

تم اگر چھوڑ بھی دیتے تب بھی ایسا ممکن تھا مگر تمہارا غم اسے کھا گیا۔

عزہ کے لہجے میں حد درجے کی کرواہٹ تھی۔

ازلان اس کی اس بات پہ چونکا۔

عزہ کھڑی ہوئی اور اپنے قدم باہر کی جانب موڑے۔

ازلان تیزی سے اٹھا اور عزہ کی کلائی تھامی۔

کیا مطلب

ازلان نے اس سے پوچھا۔

کچھ نہیں۔۔۔ چھوڑو مجھے

عزہ نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی اپنی سی کوشش کی۔

اس بات کا کیا مطلب تھا عزہ!

ازلان نے اسکی کلائی پہ اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ازلان ! چھوڑو

عزہ نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا تھا۔ وہ ازلان کو یہ بات نہیں بتانا چاہتی تھی۔

جب تک بتائو گی نہیں تب تک نہیں چھوڑونگا

ازلان کے تیور کڑے تھے۔

یقینا وہ اپنی بات پہ عمل کرنے والا تھا۔

جب تم نے مجھے گھر سے نکالا اس وقت میں۔۔۔پریگنینٹ تھی۔۔

what??

تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں

ازلان کا چہرا حیرانگی و بے یقینی سے اٹا پڑا تھا۔

تم نے مجھے بتانے کا موقع ہی کب دیا تھا

عزہ نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا۔

وہ صحیح کہہ رہی تھی اسے ازلان نے یا پھر حالات نے موقع ہی کہاں دیا تھا۔

اب۔۔۔ اب کہاں ہے میرا بچہ

ازلان نے بے صبری سے پوچھا۔

قبرستان میں دفن ہے وہ

۔ عزہ کی اس بات پہ ازلان کی جان نکلی تھی۔ اسنے عزہ کا ہاتھ چھوڑا

شاید اسکا وجود بے جان ہو گیا تھا۔ کم از کم ازلان کو تو ایسا ہی لگا تھا۔

تمہاری جدائ نے مار دیا اسے اور شاید مجھے بھی

عزہ اپنے آنسو ضبط نا کر پائ اور آفس سے باہر نکل گئ۔

جبکہ ازلان سکندر صدمے کی کھائ میں کود چکا تھا۔

♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆

عزہ اور فروہ ٹیبل پہ بیٹھے رات کا کھانا کھا رہے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عزہ ! ازلان بھائ کیسے ہیں

فروہ بس کسی بھی طرح عزہ کی بدگمانی دور کرنا چاہتی تھی۔

اسکا بنایا پلان کام نہیں کر رہا تھا۔

عزہ نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

تم انہیں معاف کیوں نہیں کر دیتی

فروہ نے اسے ایک مخلصانہ رائے دی۔

وسوسے مجھے ایسا کرنے سے روکتے ہیں

عزہ نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

فروہ نے نا سمجھی سے آنکھیں سکیڑتے ہوئے اپنے سر کو جنبش دی۔

یہ جزبات بھی کتنے عجیب ہوتے ہیں نا فروہ !ایک عرصے سے حسرت رہی میری کہ وہ رابطہ کرے اور اب جو حسرت پوری ہو رہی ہے تو اسکے رابطے نے دل و دماغ کے درمیان ایک جنگ چھیڑ دی ہے۔

عزہ اپنا ہاتھ اپنی ٹھوڑی کی نیچے رکھتے ہوئے بولی۔

تو تم ان دونوں میں سے کسکی سنو گی

فروہ جواب جاننے کے لیے متجسس ہوئی۔

جو جنگ جیت گیا اسکی

عزہ مسکرادی اور وہ دونوں اپنے اپنے کھانے سے انصاف کرنے لگی۔

. عزہ صبح آفس پہنچی

دو گھنٹے میں سارا ڈیٹا اکٹھا کر کے اسنے فائلز اٹھائ اور آفس کی جانب رخ کیا۔

. اسنے دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر داخل ہو گئ

وہ جانتی تھی کہ اسے اندر جانے کے لیے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے

۔ جب سے ازلان نے وہ آفس سنبھالا تھا وہ کسی مہارانی کی طرح آفس کے سارے اصول توڑتے ہوئے اس کے آفس چلے جایا کرتی تھی۔

مگر آج جب وہ اندر داخل ہوئی تو ازلان کی جگہ پہ بلال کو بیٹھا دیکھ کر ٹھٹھکی
۔

کسی وجود کے اندر آنے پر بلال نے سر اٹھا کر دیکھا تو اپنے سامنے عزہ کو پایا۔

مس عزہ کیا آپ بھول چکی ہیں کہ داخل ہونے سے پہلا نوک کرنا ایک اخلاقی عمل ہے

بلال کو اس کا یوں آنا ناگوار گزرا تھا۔

اسی لیے اس نے اسے شرم دلانا چاہی۔

سوری سر ! دماغ سے نکل گیا تھا۔

عزہ چلتے ہوئے ٹیبل کے پاس آئی ۔ اور فائلز اس کے سامنے رکھ دیں۔

ان فائلز پہ سائن کردیں

بلال فائلز کھول کر انکا جائزہ لینے لگا۔

عزہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی ۔اسکی نظریں ازلان کو ڈھونڈھ رہی تھی۔

یہ لیں

بلال نے فائلز اسکو تھمائی۔

میں ان سے ازلان کے بارے میں پوچھوں یا نا ہوچھوں

عزہ ابھی اسی کشمکش کا شکار تھی کہ وہ بلال کی آواز پہ چونکی۔

کچھ اور کام بھی ہے آپکو

سر ازلان کیوں نہیں آئے

آخر کار عزہ نے ہمت اکٹھی کر کے سوال پوچھ ہی لیا۔

انہوں نے اپنا کونٹریکٹ واپس لے لیا ہے ۔ اب وہ یہاں کام نہیں کریں گے

۔۔۔! عزہ تو آنکھیں پھاڑے بلال کو دیکھنے لگی۔ اس قدر اچانک

اور بھی کچھ پوچھنا ہے آپکو

ن۔۔۔نہیں

۔ عزہ بامشکل بول پائی تھی

آفس سے باہر آکر اسے وسوسوں نے گھیڑ لیا تھا۔ نا جانے کیوں اسے خوف محسوس ہو رہا تھا۔

کیا اب ہم دوبارہ نہیں ملے گے

عزہ نے گھرا سانس لیا۔

اسکا دل آفس کے کام میں نہیں لگ رہا تھا۔ وہ بس کسی بھی طرح گھر جانا چاہتی تھی ۔

بے صبری سے وہ آفس کی ٹائمنگ ختم ہونے کا انتظار کرنے لگی۔

آفس اسے کسی جیل کی مانند لگ رہا تھا۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

عزہ گھر پہنچی ۔

عزہ کا دل کر رہا تھا وہ اپنے کمرے میں جا کہ پھوٹ پھوٹ کہ روئے ۔

شطرنج میں پھر سے چال چلی گئی تھی ۔

اس چال نے پردہ اٹھایا تھا۔

عزہ کے وجود میں چھڑی ہوئی جنگ میں دل جیت گیا تھا اور شکست دماغ کے حصے میں آئی تھی۔

فروہ نے دوازہ کھولا ۔

عزہ کچھ بھی کہے بنا لائونج میں آئی ۔ اور اپنی چادر اتار کہ صوفے پہ پھینکتے ہوئے اوپر اپنے کمرے کی جانب بھاگی۔

فروہ اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ چکی تھی۔ مگر وہ اس بارے میں کچھ نہیں

کر سکتی تھی ۔ آنسو پونچھنا کسی اور کی ذمہ داری تھی۔

با مشکل عزہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر آئ ۔ لرزتے ہاتھوں سے اسنے دروازہ کھولا اور کمرے کی لائٹس اون کیے بنا ہی بیڈ پر اوندھے منہ گر گئ۔

آنسوؤں کا سیلاب تھا جو بڑی شدت سے بہا تھا۔

وہ روتی جا رہی تھی کوئ گلہ کوئ شکوہ اسے تھا ہی نہیں خدا سے ۔ جو کچھ بھی بویا گیا تھا وہ اسکے اپنے ہاتھ سے بویا گیا تھا۔

اچانک کمرے کی لائٹس آن ہوئ۔

عزہ نے سر اٹھا کہ اپنا چہرہ سوچ بورڈ کی طرف کیا اور وہ سانس لینا بھول گئ تھی۔

ازلان سکندر اپنے سینے پہ اپنے بازو باندھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

وہ کمرے میں پہلے سے ہی موجود تھا اس بات کا ندازہ نا تو وہ اندھیرے میں کر پائ تھی اور نا ہی ایسا کچھ اسے فروہ نے بتایا تھا۔

ازلان!

وہ بے یقینی کی کیفیت سے اسے دیکھ رہی تھی ۔ ازلان سکندر دھیرے سے چلتا ہوا بیڈ کی طرف آیا اور اس کے قریب بیٹھ گیا۔

درد ہوا تھا نا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ازلان اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے بولا۔

ہمیشہ ہوتا ہے

۔ عزہ نے اپنا چہرہ اس کی مخالف سمت میں مورا تھا

ہاں جانتا ہوں

ازلان چھت کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

تم نے میرے ساتھ بہت ظلم کیا ہے ازلان سکندر ! تم اسکا ازالہ کبھی نہیں کر سکتے

عزہ سسکیوں سے روتے ہوئے بولی تھی۔

تمہیں کیوں لگتا ہے کہ ظلم صرف تمہارے ساتھ ہی ہوا ہے۔۔۔ کبھی سوچا ہے کہ میں نے 4 سال تمہارے بغیر کیسے گزارے۔ کبھی سوچا ہے کہ کتنی راتیں میں نے جاگ کہ تمہاری تصویر کو دیکھتے ہوئے گزاری ہیں!۔۔۔ تم کہتی ہو کہ میں ازالہ نہیں کر سکتا۔۔۔تم بتائو عزہ ازلان ! کیا تم ازالہ کر سکتی ہو میرے ہر اس لمحے کا جس میں تمہاری سوچوں اور یادوں نے مجھ پہ قیامت ڈھائی ہے

ازلان اسکی انکھوں میں دیکھتے ہوئے بول رہا تھا ۔ عزہ اسکی آنکھوں میں وہ درد دیکھ سکتی تھی جو دنیا کو نظر نہیں آتا تھا۔

عزہ خاموش تھی اسکے پاس ازلان کے سوالوں کا جواب نہیں تھا۔

ازلان اٹھا اور اسکے قدموں کے نزدیک گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اسنے عزہ کا ہاتھ تھاما۔

چلو میرے ساتھ۔۔۔۔ ہم دونوں ایک دوسرے کی گنہگار ہیں۔۔ اکٹھے بیٹھ کہ ایک دوسرے کی سزا سوچیں گے۔۔ ہو سکا تو معاف کردیں گے نہیں تو تم میرے سامنے بار بار آکے کہنا کہ ازلان سکندر تم میرے مجرم ہو، مجھے بار بار میرا جرم یاد دلانا

ازلان کی آنکھوں میں التجا تھی۔

ڈر لگتا ہے ! اگر تم نے پھر سے ویسا کیا تو۔۔۔

عزہ ایک ننھے بچے کی طرح ازلان سے مخاطب ہوئی تھی۔

تو تم میرا گریبان پکڑ کے زور سے چلانا کہ ازلان سکندر ۔۔۔ تم پر میرا حق ہے میں عزہ ازلان ہوں کوئی عام عورت نہیں جسے جب تمہارا دل چاہے گا اٹھا پھینکو گے ۔۔۔ اور اگر زیادہ غصہ آئے تو جان لے لینا

ازلان مسکراتے ہوئے اسے کہہ رہا تھا۔

اس کی اس بات پہ عزہ بھی مسکرا دی تھی۔

ایک اور چال چلی گئ تھی شطرنج میں اور اس چال نے راجا کو رانی کے قریب

لا کھڑا کیا تھا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

فروہ صوفے پہ بیٹھی ان دونوں کے حق میں دعا کر رہی تھی۔

تبھی عزہ اور ازلان ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے نیچے اترے۔

بے اختیار فروہ مسکرا اٹھی۔

ہہہ فروہ ان دونوں کے قریب آئ اور عزہ سے لپٹ گئ۔

اب تم دونوں ہمیشہ ایسے رہنا اور ہاں جب گھر پہنچ جاؤ تو مجھے کال ضرور کرنا
۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

3 سال بعد

ازلان ! ازلان

عزہ کمرے کی دہلیز پہ کھڑی اسے آوازیں دے رہی تھی۔

مگر ازلان پہ تو کوئ اثر ہی نہیں ہوا تھا۔

وہ تو جوں کہ توں سویا پڑا تھا۔

عزہ اسکے قریب گئ اور اسکے کان میں سرگوشی کی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ازلان سکندر !۔۔۔ اٹھ جائو ورنہ ناشتہ نہیں ملے گا

اسنے آخری جملہ چیختے ہوئے کہا تھا۔

ازلان ہڑبڑا کہ اٹھ بیٹھا۔

اس طرح اٹھاتے ہیں

ازلان ماتھے پہ بل سجاتے ہوئے بولا۔

ازلان سکندر نامی شخص کو تو اسی طرح اٹھاتے ہیں

عزہ معصوم سا منہ بناتے ہوئے بولی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوہ اچھا

ازلان نے عزہ کا بازو پکڑ کے اسے جھٹکا دیا اور یہ عزہ پوری کی پوری اس سے جا لگی۔

لگتا ہے تمہیں بتانا پڑے گا کہ ایک بیوی اپنے شوہر کو کیسے پیار والے طریقے سے اٹھا سکتی ہے۔

ازلان شوخ لہجے میں کہتا ہوا اپنا چہرہ اسکے چہرے کے قریب لایا۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ

دو سال کا بچہ کمرے کہ دہلیز پہ کھڑا ان دونوں کو عجیب سی نظروں سے دیکھ

۔ رہا تھا

جبکہ ازلان نے اپنا چہرہ التمش کی طرف موڑا۔

بیٹا اس کو پیار کہتے ہیں

ازلان نے ڈھٹائی سے جواب دیا جبکہ عزہ نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔

بس کرو ! جلدی سے تیار ہو جائو آج ہمیں بلال بھائی کی طرف جانا ہے

عزہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے التمش کی طرف بڑھی۔

کیوں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔ ازلان بھی بیڈ سے اٹھتا ہوا بولا

بھول گئے نا ! آج بلال بھائی کی اور فروہ کی اینی ورسری ہے وہاں ہم بھی انوائیٹڈ ہیں

عزہ نے اسے تفصیل سے آگاہ کیا۔

یار ہمیں انہیں پرائویسی دینی چاہیے

ازلان کپڑے نکالتا ہوا بولا۔

التمش آئو ہم ناشتہ کریں

عزہ ازلان کی بات کو مکمل اگنور کرتے ہوئے التمش کو لے کے نیچے چلی گئ۔

جبکہ ازلان مسکراتا ہوا واشروم میں چلا گیا۔

زندگی ایک قسم کا کھیل ہے ۔ شطرنج کا کھیل۔ آپکا ایک ایک عمل آپکی چال ہے۔ ایک غلط چال آپکی جیت کو ناکامی میں بدل دیتی ہے۔ اس لیے ہر وقت چوکنا رہیں، جہاں غلطی ہو ازالہ کردیں ، ازالہ ممکن نا ہو تو سزا بھگت لیں۔ انسان ہیں انسان رہیں، خدا بننے کی کوشش نا کریں۔

❤ختم شدہ❤

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ ناولٹ۔ افسانہ۔ کالم۔ آرٹیکل۔ شاعری۔ پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews